





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ، والصلاة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین ، وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعہم الی یوم الدین ، رضی اللہ عنہم اجمعین ، اما بعد : نبی رحمت ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کیلئے منتخب فرمایا ، اپنی دعوت کا مرکز بنایا ، اسے اپنا حرم قرار دیا ، اس کیلئے برکت کی دعا مانگی ، زندگی کے آخری دس سال یہاں گزارے ، آپ ﷺ کی قبر مبارک یہیں ہے ۔ اس شہر میں فوت ہونے والے کو اپنی شفاعت کی خوشخبری دی ، ایمان منٹ کر یہیں آئیگا ، دجال یہاں داخل نہ ہو سکیگا اور طاعون کی بیماری اس میں نہ پھیلے گی ، یہ شہر آنکھوں کا نور ہے ، دلوں کا سرور ہے ، جہاں ہر قدم جائے عبرت ہے ، اسکے اہم مقامات میں سے مسجد نبوی شریف مسجد قباء مسجد جمعہ اور تمام وہ مسجدیں ہیں جہاں آپ ﷺ کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نمازیں ادا کیں ، ان مقامات سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں ، اہل نظر کو یہاں آیات و احادیث کی تشریح ، غزوات کی تاریخ اور معجزات کی تفصیل ملتی ہے ، انصاری قبائل کی جگہوں کا تعین ہوتا ہے ۔ یہاں فکری معلومات اور مشاہداتی مطالعہ کا باہمی ربط چودہ صدیوں سے جاری ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد نے مدینہ منورہ میں تاریخی اہمیت کی حامل مساجد کی نئی تعمیر و توسیع اور مرمت کا خصوصی حکم دیا ، تاکہ امت اسلامیہ میں موجودہ دور کی عظمت اور اسکے تابناک ماضی کی یاد تازہ ہو سکے ۔

خالق کائنات نے فرشتوں کے سردار کو ایک مقدس پیغام دے کر اپنے آخری نبی ﷺ کے پاس بھیجا جس میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمتوں کا اعتراف ہے ۔ ارشادِ باری ہے : اور جو لوگ ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا

جائے اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔

اس کتاب میں مدینہ منورہ کے فضائل، اسکی حدود، تاریخی مساجد، بعض تاریخی پہاڑ، کنوؤں اور وادیوں کا تذکرہ ہے، نیز غزوات کے محل وقوع اور قبائل انصار کے مقامات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید وضاحت کیلئے تصاویر اور نقشوں کو شامل کتاب کر دیا ہے جنہیں کمپیوٹر ڈیزائننگ کے اعلیٰ معیار پر تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں مندرجہ بالا تاریخی مقامات کا مختصر تعارف اور ان کے بارے میں وارد شدہ آیات و احادیث میں سے بعض کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے جس سے ہر مضمون کا اجمالی خاکہ سامنے آئیگا، اور تفصیلات کے لئے بڑی کتابوں کی طرف رجوع کرنا آسان ہوگا اور مطالعہ کا شوق بڑھے گا۔ نیز اس مضمون سے متعلق آیات و احادیث کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

میں نے یہ معلومات عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ علمی گلدستہ ان حضرات کی خدمت میں پیش ہے جو مدینہ منورہ کی تاریخ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جسے میں نے تفسیر، حدیث، تاریخ، انساب اور قبائل کے باغیچوں سے چن کر گلہائے رنگارنگ سے مزین کیا ہے۔ یہ میری عاجزانہ کاوش ہے۔ اس میں جو کچھ صحیح ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اگر کوئی غلطی ہو تو میری کم علمی ہے۔ جو اس پر مطلع ہو وہ میری رہنمائی کر دے۔

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھے یہ علمی خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا کی۔ دعا ہے کہ یہ کوشش قبول ہو جائے، اور آخرت کے لئے ذخیرہ بن جائے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا وحبیبنا وشفیعنا محمد ﷺ و آلہ واصحابہ
ومن تبعہم الی یوم الدین۔

محمد الیاس عبدالغنی
عفا اللہ عنہ

The Names
of Madinah

مدینہ منورہ کے نام
أَسْمَاءُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

أَرْضُ اللَّهِ	الإِيمَان	الْبَارَّة	الْبَرَّة
الْبُحَيْرَة	الْبَحِيرَة	الْجَابِرَة	الْجَنَّةُ الْحَصِينَة
الْحَبِيبَة	الْحَرَم	حَرَمُ رَسُولِ اللَّهِ	حَسَنَة
الْخَيْرَة	الْدَار	دَار الْأَبْرَار	دَار الْإِيمَان
دَار السَّنَة	دَار السَّلَام	دَار الْفَتْح	دَار الْمَهْجَرَة
الدَّرْعُ الْحَصِينَة	ذَاتُ الْحَرَار	ذَاتُ النَّخْل	سَيِّدَة الْبُلْدَان
الشَّافِيَة	طَابَة	طَائِب	طَيْبَة
ظَبَابَا	العَاصِمَة	العِذْرَاء	الْغُرَّاء
غَلِيَة	الْقَاضِحَة	الْقَاصِمَة	قُبَة الْإِسْلَام
قَرْيَة الْأَنْصَار	قَلْبُ الْإِيمَان	الْمُؤْمِنَة	الْمُبَارَكَة
الْمَجْبُورَة	الْمَحَبَّة	الْمُحِبَّة	الْمَحْبُوبَة
الْمَجْبُورَة	الْمَحْرَمَة	الْمَحْرُوسَة	الْمَحْفُوفَة
الْمَخْتَارَة	مُدْخَلُ صَدَق	الْمَدِينَة	الْمَرْحُومَة
الْمَرْزُوقَة	الْمَسْكِينَة	الْمَسْلَمَة	الْمَطِيْبَة
الْمَقْدَسَة	الْمَقَرَّ	الْمَكِينَة	الْمَوْفِيَة
النَّاجِيَة	نَبَلَاء	النَّحْر	يَنْدَد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدودِ مدینہ منورہ

ارشاد نبوی ہے: ”جبلِ غیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرمِ مدینہ ہے۔ جو شخص یہاں بدعات اور خلافِ شریعت کام کا ارتکاب کرے یا کسی بدعتی اور بے دین شخص کو پناہ دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔“ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۰)

جبلِ غیر اور ثور کے درمیان تقریباً پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ دونوں پہاڑ جنوب و شمال میں مدینہ منورہ کی حد ہیں۔ مشرق و مغرب کی جانب حدودِ حرم کا تعین کرتے ہوئے نبی خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے دونوں محلوں (حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ) کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۶۳)۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: فرشتوں اور لوگوں کی لعنت کا مقصد رحمتِ الہی سے دوری کے مفہوم کی تاکید ہے۔ اور یہاں لعنت سے مراد اس گناہ کی سزا ہے جو کافر پر لعنت سے مختلف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا اور گنہگار کو پناہ دینا برابر ہے۔ (فتح الباری ۸/۴)۔

واضح رہے کہ سعودی وزارتِ داخلہ کی ایک کمیٹی نے حرمِ مدینہ منورہ کی حدود کی نشاندہی کا کام مکمل کر لیا ہے اور مختلف مقامات پر ۱۶۱ برج نصب کیے گئے ہیں، جسکے بعد فضائی اور بری راستوں سے حدودِ حرم کا تعین آسان ہو گیا ہے۔



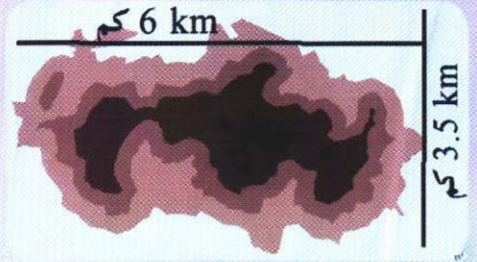
حرہ شرقیہ: (قدیم نام حرہ واقم) حرہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کالے نوکیلے پتھر ہوں، وہ دیکھنے میں یوں محسوس ہوتے ہیں کہ آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ حرہ شرقیہ (مشرقی محلہ) حرم مدینہ منورہ کی مشرقی حد ہے اس میں پانچ قبائل آباد تھے۔ قباء کی مشرقی جانب زہرہ مقام پر بنو نضیر یہودی آباد تھے۔ اُنکی شمالی جانب بنو قریظ یہودیوں کی بستی تھی اُنکی شمالی طرف بنو نظف کا علاقہ تھا اور اُن کے شمال مشرق میں بنو عبدالاشہل کا قبیلہ آباد تھا۔ اور اُن کے شمال میں بنو حارثہ کی بستی تھی۔

حرہ غربیہ: (قدیم نام حرہ وبرہ) حرم مدینہ منورہ کی مغربی حد ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے۔ اس کے شمال مشرقی حصے میں بنو سلمہ کی بستی تھی، اس میں مسجد قبلتین ہے اور اس کے مغربی حصہ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا قلعہ نمائل، اُنکا مشہور کنواں اور زرعی زمین تھی۔ اور اس کے جنوبی علاقہ میں کھجوروں کے باغات ہیں اور قبا کا قلعہ ہے۔ یہودیوں کا قبیلہ بنو قنیقاع اسی قلعہ کے قریب وجوار میں آباد تھا۔

جبلِ عیر: یہ پہاڑ حرم مدینہ کی جنوبی حد ہے۔ مدینہ منورہ میں جبل احد کے بعد یہ دوسرا بڑا پہاڑ ہے۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں تو یہ پہاڑ واضح نظر آتا ہے۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں۔

مسجد نبوی سے فاصلہ	پہاڑ کی لمبائی	چوڑائی	سطح زمین سے بلندی	سطح سمندر سے بلندی	جبل احد سے فاصلہ
۸،۵	۶ - ۵،۴	۳،۵ - ۲	۳۰۰	۱	۱۵
کیلومیٹر	کیلومیٹر	کیلومیٹر	میٹر	کیلومیٹر	کیلومیٹر

جبل عير
مدينة منورة
شور



جبل عير

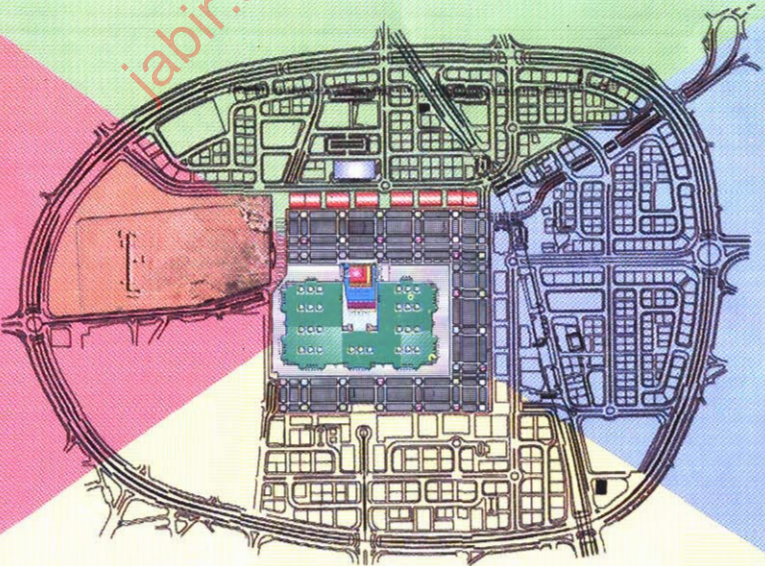
مدينة منورة کے چار محلے

جبل عير

الجهات الأربع للمدينة المنورة

العوالي Awali

الحرة الشرقية Eastern Harra



الحرة الغربية Western Harra

الشامية Shameia

Ahmad

مدینہ منورہ میں رہنے کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ اس کا علم رکھتے ہوں۔ جو کوئی مدینے سے اعراض کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر شخص کو مدینے لے آئے گا۔ اور جو شخص مدینے کی بھوک اور سختی کے باوجود یہیں ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سیسہ کی طرح یا پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آسکتی ہو اُسے چاہیے کہ وہ یہ سعادت حاصل کرے چونکہ میں یہاں مرنے والوں کی گواہی دوں گا (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۲)

☆ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے اپنے رستے میں شہادت عطا کر اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطا کر۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۹۰)

بقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جس میں دس ہزار کے قریب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم دفن ہیں۔ جن میں آپؐ کی بیویاں اور بیٹیاں بھی ہیں۔ دیگر بہت سے تابعین و صالحین بھی یہاں دفن ہیں، نبی رحمت ﷺ بقیع والوں کیلئے دُعا مغفرت کیا کرتے تھے، آپ کی دُعاؤں میں سے یہ بھی ہے: اے مومن قوم تم پر سلامتی ہو، تمہارے پاس وہ چیز آگئی جس کا وعدہ



توسیع کے بعد بقیع کا فضائی منظر

منظر جوی للبقیع بعد التوسعة

بقیع سے متصل تجہیز و تکفین کا شعبہ

إدارة تجهيز الموتى بجانب البقیع



تھا۔ کل تم اٹھائے جاؤ گے، اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آملینگے۔ اے اللہ بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۹۷۳:۱۱) لہذا انکی زیارت کرنا سنت ہے۔
اس قبرستان کی آخری توسیع شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی، اب اس کا رقبہ ۱۷۴۹۶۲ مربع میٹر ہے جس کے گرد چار میٹر اونچی اور ۱۷۲۶ میٹر لمبی دیوار ہے۔

طیبہ اور طابہ: مدینہ منورہ کے مختلف نام ہیں۔ ان میں سے طیبہ اور طابہ بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طیبہ ہے۔ یہ گندگی کو نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۸۴)
☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو مدینے کو یثرب کہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے۔ یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے۔ (صحیح الزوائد ۳۰۰/۳)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ یثرب کے لفظ میں ملامت اور فساد کا معنی موجود ہے۔ اور آقائے مدنی رحمہم علیہم اچھے نام کو پسند کرتے اور بُرے نام کو ناپسند کرتے تھے۔ اور طیبہ اور طابہ کے الفاظ میں پاکیزگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور یہ مدینے کا نام ہے چونکہ یہ شہر اپنے باسیوں کے لئے پاکیزہ ہے، اور اسکی مٹی اور ہوا میں اس کا واضح اثر محسوس ہوتا ہے۔ یہاں رہنے والے اسکے درود دیوار میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کرتے ہیں جو کہیں اور نہیں ہوتی۔

مدنی کھجور کی فضیلت: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اُسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۷) اس حدیث میں کسی خاص قسم کا تعین نہیں۔ البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعین کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائیں



اُسے اس روز کوئی زہریا جادو نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۷۶۹) نیز ارشاد نبوی ہے: (مدینہ منورہ کے جنوبی محلے) عوالی کی عجوہ کھجور میں شفا ہے۔ اُسے صبح سویرے کھانا تریاق ہے (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۸) صبح سویرے کھانے سے مراد نہار منہ کھانا ہے۔

مدینہ منورہ کی مٹی: (خاکِ شفاء) اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اُسے پھوڑا بھنسی یا زخم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر لگا کر اُٹھاتے اور پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے لعابِ دہن کے ساتھ بیماری سے شفا کا سبب ہے ہمارے رب کے حکم سے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴)

واضح رہے کہ اس حدیث میں مدینہ منورہ کی کسی خاص جگہ کا تعین نہیں۔ اور بطحان کی مٹی کے تعین والی روایت ضعیف ہے۔ نیز مدنی مٹی کو جلد پر لگانا ثابت ہے اسکو کھانا جائز نہیں۔

اہل مدینہ پر ظلم کرنے کی سخت سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جو مدینہ میں رہنے والوں پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے دھمکائے تو اُسے ڈرا، دھمکا۔ اور اس پر اللہ، فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اور اُس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اہل مدینہ کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا تو اُس نے میرے دل کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

ایمان سمٹ کر مدینے آئے گا: نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۶)



دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شہر میں دجال آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ اس کے ہر درے پر فرشتے صف باندھے ہوئے حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینے میں زلزلہ کے تین جھکے محسوس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینے سے نکال دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ پر قبضہ کرنا چاہے گا، اور جبل احد کے عقب میں پڑاؤ ڈالے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جرف میں آ کر ٹھہرے گا تو فرشتے اُس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۹، ۲۹۴۳)

اور مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ دجال اس شوزمین میں وادی قنات کی گذرگاہ تک آئے گا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۵۳۵۳)۔

دجال کی بابت حدیث: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی، میں عورتوں کی صف میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد مسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، البتہ اسلئے جمع کیا ہے کہ ایک عیسائی شخص تمیم داری نے آ کر اسلام قبول کیا ہے اور اُس نے دجال کی بابت وہی بات بتائی ہے جو میں تمہیں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار تھا جو ایک مہینہ

تک سمندری موجوں میں گھری رہی پھر مغربی جانب ایک جزیرہ پر جارکی، وہ اس میں داخل ہوئے تو ایک جاندار کو دیکھا جسکے جسم پر اتنے بال تھے کہ اسکے آگے پیچھے کی تمیز نہ ہوتی تھی، انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جتاسہ ہوں، انہوں نے پوچھا کہ جتاسہ کا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ تم لوگ دیر میں بیٹھے ہوئے شخص کے پاس جاؤ وہ تم جیسے لوگوں سے ملنے کا مشتاق ہے۔ حضرت تمیم کہتے ہیں کہ جب اس نے دوسرے شخص کا ذکر کیا تو ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ شیطان ہے۔ بہر حال ہم جلدی سے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک عظیم الجثہ انسان ہے جسکے ہاتھ گردن کے ساتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ تمہیں میری خبر تو ہوگئی ذرہ یہ تو بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم عرب ہیں کشتی میں سوار تھے ایک ماہ کی مسلسل سمندری موجوں نے ہمیں اس جزیرہ میں لا پھینکا، ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہمیں بہت بالوں والا ایک جاندار ملا جس نے ہمیں اپنا نام جتاسہ بتایا اور تیری طرف بھیج دیا، ہم جلدی سے تیری طرف آئے اور گھبرائے کہ وہ شیطان ہے۔ اس نے پوچھا کہ میمان (اردنی شہر) کی کھجوروں کی کیا خبر ہے؟ ہم نے کہا کہ اُنکی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے، اس نے کہا کہ وہاں کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اُس نے کہا ایک وقت آئے گا کہ وہ پھل نہیں دیں گی۔ پھر اُس نے کہا کہ بخیرہ طبریہ کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ اُسکی کوئی خبر؟ اُس نے کہا کہ کیا اُس میں پانی ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اس میں بہت پانی ہے؟ اُس نے کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ پانی خشک ہو جائے گا، پھر اُس نے چشمہ زغر کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ اُسکی کیا بات پوچھنا چاہتا ہے؟ اس نے

پوچھا کہ اس میں پانی ہے اور کیا لوگ اسے زراعت کیلئے استعمال کرتے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ چشمہ میں پانی ہے اور زراعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اُس نے کہا کہ امانت دار نبی کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور یثرب منتقل ہو گئے ہیں، اُس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اُن سے جنگ کی؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ اس نبی نے اُن سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے قریب والے عربوں پر غالب آئے ہیں اور ان سب نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسے ہو چکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ یقیناً انکے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ آپ کی اطاعت قبول کرتے۔ اور اب میں تمہیں اپنی خبر بتاتا ہوں میں مسیح (دجال) ہوں، عنقریب مجھے نمودار ہونے کی اجازت ملے گی پھر میں نکلوں گا اور زمین کا دورہ کروں گا اور چالیس دنوں کے اندر ہر بستی میں جاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ میں انہیں داخلہ سے محروم کر دیا گیا ہوں، اور جب بھی میں کسی ایک میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روک دے گا اور اُنکی ہر گھائی پر فرشتے محافظ بن کر کھڑے ہوں گے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ یعنی مدینہ۔ کیا میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہیں یہ بات پسند آئی کہ یہ اس بات کے مطابق ہے جو میں نے تم کو دجال کے بارے میں اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتائی تھی... (صحیح مسلم، کتاب القنن وأثر الطائفة)



مسجد نبوی شریف کے فضائل و آداب

نبی خاتم النبیین ﷺ نے اسکی بنیاد رکھی اور فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۱۱۹۰)

زائر مسجد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا خیال رکھے، دایاں پاؤں پہلے داخل کرے اور یہ دعا پڑھے: ”بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اور مسجد میں سکون و ادب سے چلے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، دروازوں اور گزرگاہوں میں نہ بیٹھے، ریاض الجنہ میں یا جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر رسول رحمت ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر صلاۃ و سلام عرض کرے، مسجد میں داخل ہوتے، نکلتے وقت اور صلاۃ و سلام پیش کرتے ہوئے خیال رکھے کہ دوسروں کو دھکا نہ لگے، رش کے دنوں میں سلام عرض کرنے کے لئے مناسب وقت کا انتخاب کرے، سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں مانگے۔

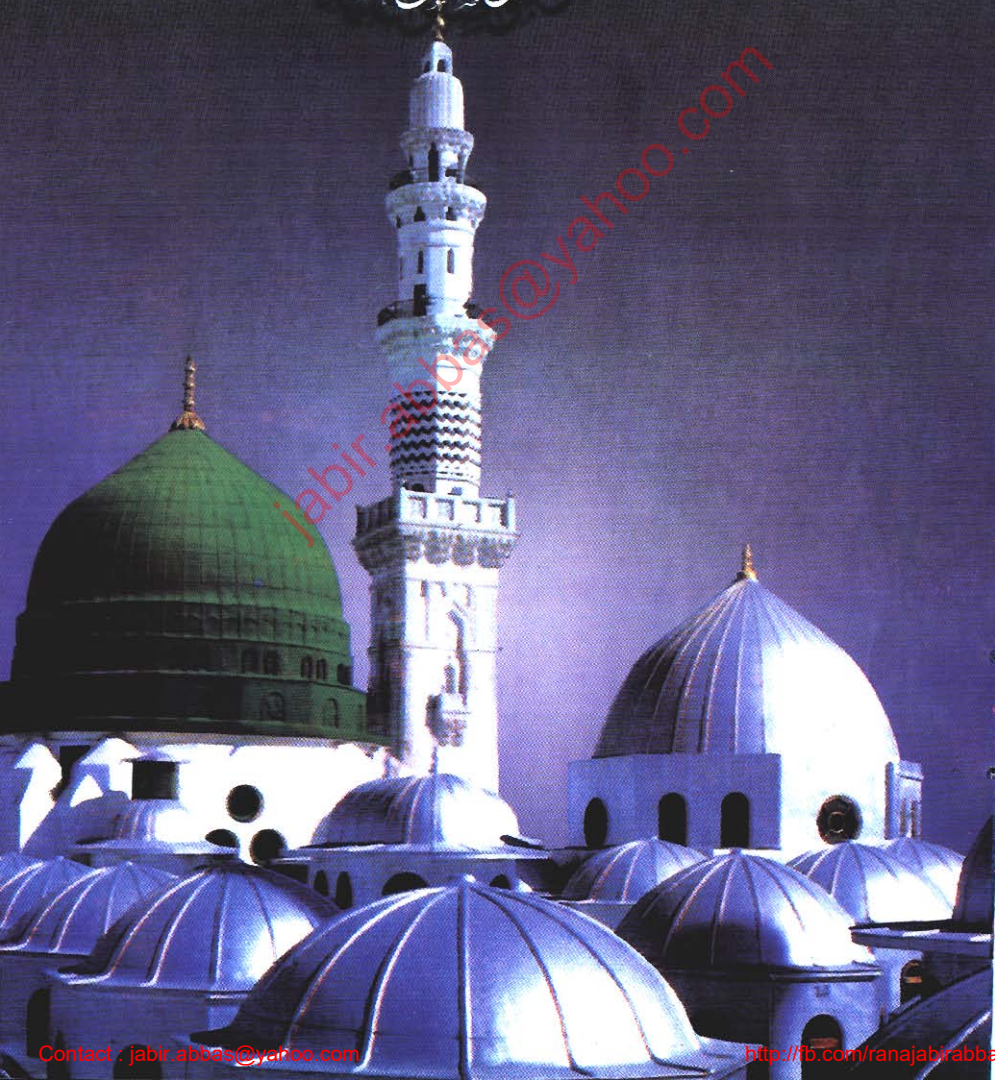
واضح رہے کہ حجرہ شریفہ کی جالیوں کو چومنا، ان سے چمٹنا، فہر شریفہ کو سجدہ کرنا یا اُنکے گرد طواف کرنا ہرگز جائز نہیں چونکہ شریعت اسلامیہ اسکی اجازت نہیں دیتی۔

مسجد نبوی شریف کی تعمیر و توسیع: جب آنحضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف

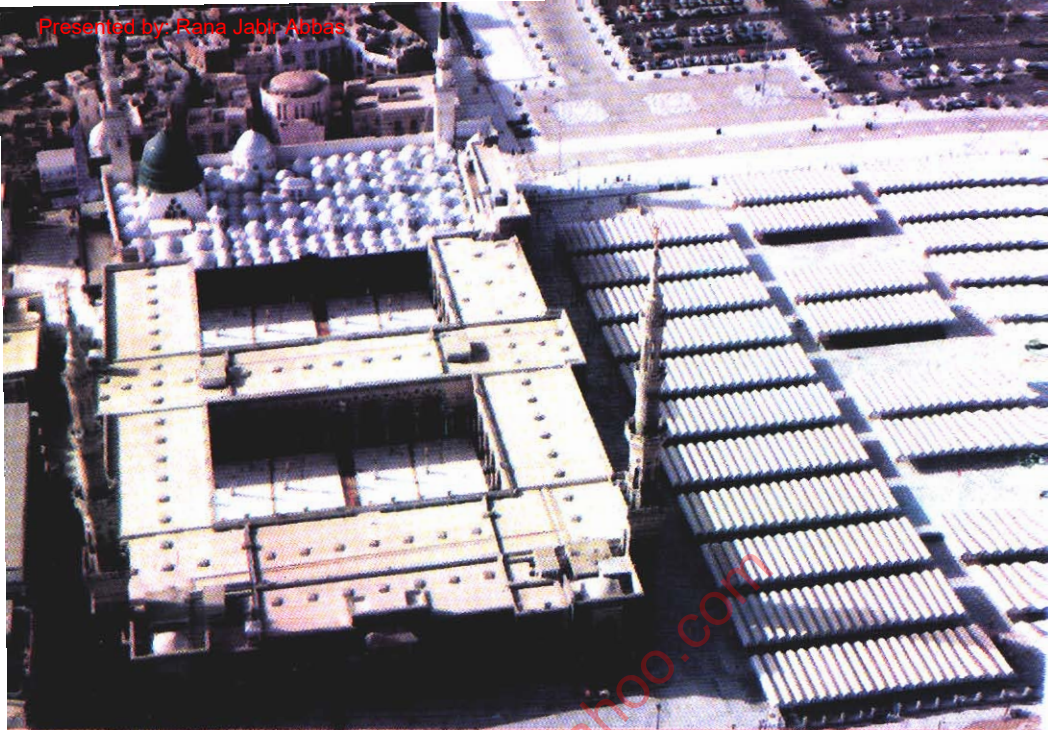
لائے تو آپ نے یہ مسجد بنائی پھر مختلف اوقات میں اسکی تعمیر و توسیع ہوتی رہی، ذیل میں ان توسیعات کے اہم خد و خال کا بیان ہے۔

۱	توسیع نبوی	اس توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ ۵۰ × ۵۰ میٹر اور چھت کی بلندی ۳،۵ میٹر ہو گئی
---	------------	--

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



۲	عہد فاروقی میں توسیع ۱۷ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب دورو = ۱۰ میٹر اور شمالی جانب ۱۵ میٹر توسیع کی اور باب السلام و باب النساء کا اضافہ کیا اور چھت کی بلندی ۵،۵ میٹر ہوگئی۔
۳	عہد عثمانی میں توسیع ۲۹ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب ایک رو = ۵ میٹر اور شمالی طرف ۵ میٹر کا اضافہ کیا، اور تعمیر میں بذات خود شرکت کی۔
۴	عہد اموی میں توسیع ۹۱ھ	مغربی جانب دورو = ۱۰ میٹر اور مشرقی جانب تین رو = ۱۵ میٹر اور شمالی جانب کچھ توسیع کی، مسجد پر ڈبل چھت بنوائی، مسجد کے ۲۰ دروازے، چار مینار اور محراب کا اضافہ کیا۔
۵	عہد عباسی میں توسیع ۱۶۵ھ	صرف شمالی جانب توسیع کی۔ مسجد کے بیس دروازوں کو باقی رکھا اور صف اول پر چھت ڈال کر بند چبوترہ بنوایا۔
۶	قایتبائی کی توسیع ۸۸۸ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۱۲، ۱۱ میٹر کا اضافہ کیا، ۱۱ میٹر بلند مسجد کی ایک ہی چھت بنائی اور حجرہ شریفہ پر دو گنبد بنائے۔
۷	عہد ترکی میں توسیع ۱۲۷۷ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۲، ۲۲ میٹر توسیع کی، چھت کو گنبدوں کی شکل میں بنایا جن پر سیسہ کی تختیاں نصب کیں۔
۸	ملک عبدالعزیز کی توسیع ۱۳۷۲ھ	مشرقی مغربی اور شمالی جانب ۶۰۲۳ مربع میٹر توسیع کی جسکی چھت کی بلندی ۱۲، ۵۵ میٹر ہے، اور تعمیر کا خرچہ ۷ ملین ریال ہے۔
۹	شاہ فہد کی توسیع ۱۴۱۴ھ	۸۲،۰۰۰ مربع میٹر توسیع کی اور مسجد میں نمازیوں کے گنجائش ۹ گنا بڑھ گئی۔ مسجد نبوی شریف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی توسیع ہے جس پر ۲،۲۷۷ ملین ریال لاگت آئی۔



1st Saudi Extension

سعودى توسيع I

I التوسعة السعودية

2nd Saudi Extension

سعودى توسيع II

II التوسعة السعودية



ریاض الجنۃ: نبی اکرم ﷺ کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری: ۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچے کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر و اذکار سے جو نزولِ رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچے میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر

کیا عطر میں ڈوبی روح فضا پر کیف بہاریں ہوتی ہیں

منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے

دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد ۹/۴)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔ (سنن نسائی)

☆ ارشاد نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا، خواہ سبز

مسواک سے متعلق ہی ہو اُس کا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ: ۲۲۲۵)

کہاں میں اور کہاں اس منبر اقدس کا نظارہ

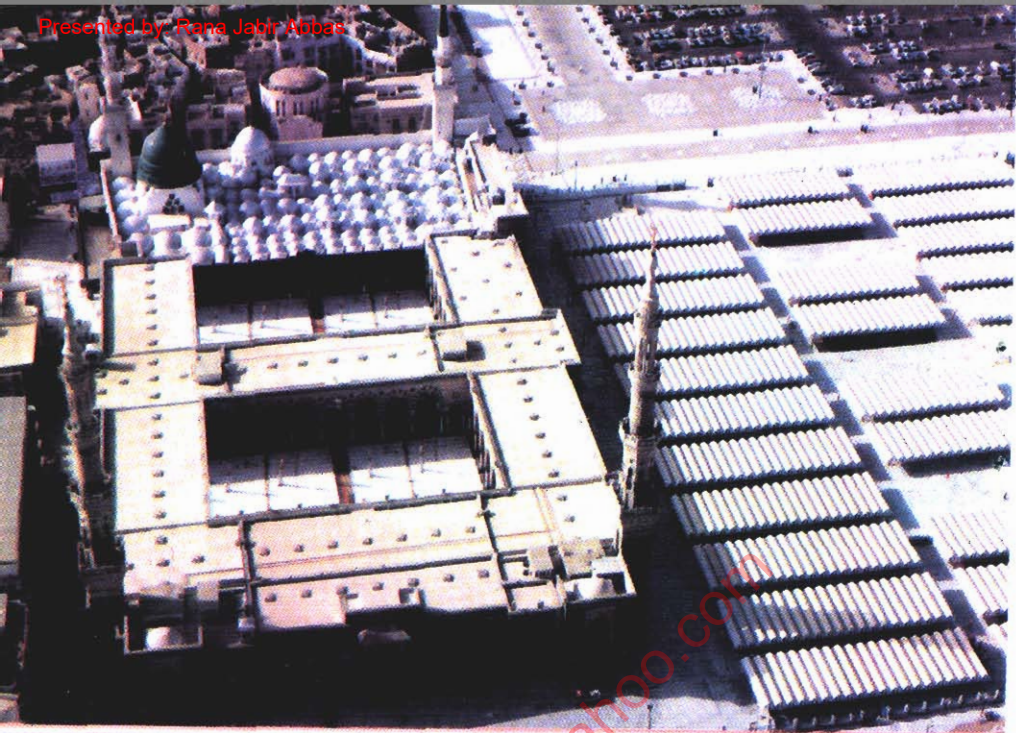
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

ستون حنانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس

رسول خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اس کا

سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آقا پسند فرمائیں تو آپ کے لئے منبر بنا دیں

جس پر آنجناب جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کریں تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور



1st Saudi Extension

سعودي توسيع I

I التوسعة السعودية

2nd Saudi Extension

سعودي توسيع II

II التوسعة السعودية



مسجد نبوی شریف کا رقبہ اور گنجائش

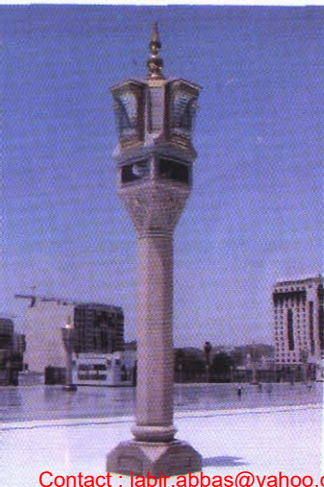
پہلی توسیع مع ترکی عمارت	دوسری سعودی توسیع گراؤنڈ فلور	دوسری سعودی توسیع کی چھت	نمازیوں کے لئے تیار شدہ صحن	کل تعداد
۱۶۳۲۶ مربع میٹر، ۲۸،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۸۲۰۰۰ مربع میٹر، ۱۶۷،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۶۷،۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۳۵،۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۵۳۵،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش

مسجد نبوی شریف کے مینار: رسول رحمت ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

کے زمانہ میں مسجد نبوی شریف کے مینار نہ تھے، ۹۳ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے تعمیر مسجد کے دوران چار مینار بنوائے جنکی بلندی تقریباً ۲۷،۵ میٹر تھی پھر نویں صدی ہجری میں قایتباہی نے باب رحمت کے باہر پانچواں مینار بنوایا، پہلی سعودی توسیع کے دوران تین مینار گرا کر شمالی جانب دو مینار بنوائے گئے جنکی بلندی ۷۲ میٹر ہے، دوسری سعودی توسیع کے دوران مزید چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا جنکی بلندی ۱۰۴ میٹر ہے، انکے چاندکی بلندی ۶ میٹر اور وزن ۴۵ ٹن ہے۔ اس طرح مسجد نبوی شریف کے کل دس مینار ہیں واضح رہے کہ مینار گنبد خضراء کی بلندی ۴۴،۵۳ میٹر اور مینار باب السلام کی بلندی ۳۸،۸۵ میٹر ہے۔

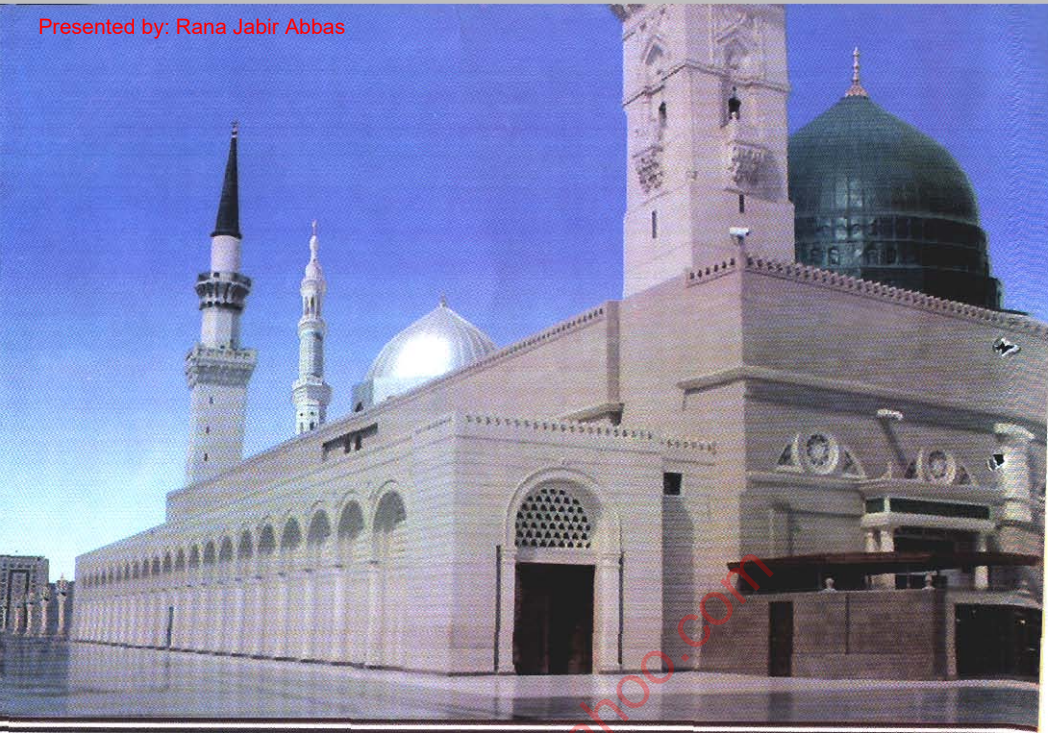
گاڑیوں کی پارکنگ: مسجد نبوی شریف کی جنوبی شمالی اور مغربی جانب زیر

زمین دو منزلوں پر مشتمل پارکنگ کا رقبہ ۲۹۰،۰۰۰ مربع میٹر ہے جس میں ۴،۴۴۴ گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ یہاں چار منزلہ وضو خانوں میں ۶،۰۰۰ وضو کی ٹوٹیاں نصب ہیں اور ۲،۰۰۰ بیت الخلاء ہیں۔ واضح رہے کہ مشرقی جانب بھی اسی انداز کی پارکنگ اور وضو خانے بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔



دوسری سعودی توسیع کی بابت مختصر معلومات

۲۷ گنبد	متحرک گنبدوں کی تعداد
۶۸ کلوگرام	گنبدوں کی ترتیب میں استعمال شدہ سونا
۲,۱۷۴ عدد	گراؤنڈ فلور کے ستون
۱,۶۰۰ ٹن	ستونوں کی ترتیب میں استعمال شدہ پیتل
۲,۵۵۴ عدد	تہہ خانہ کے ستون
۷۹,۰۰۰ مربع میٹر	تہہ خانہ کا رقبہ
۵۵۰ عدد	چھت کے ستون
۴ عدد	متحرک سیڑھیاں
۱۸ عدد	عام سیڑھیاں
۲,۵ ٹن	ایک دروازہ کا وزن
۵۴۳	نگران کیمروں کی تعداد
۲۳۵,۰۰۰ مربع میٹر	مسجد کے گرد صحن کا رقبہ
۲۵,۰۰۰ مربع میٹر	گرینائیٹ پتھر سے مزین رقبہ
۱۹۰,۰۰۰ مربع میٹر	سفید ٹھنڈے پتھر والا رقبہ
۵,۴ میٹر	بنیادوں کی گہرائی
۱۰۰ × ۵ میٹر	جنوبی ہال کا رقبہ
۷ کیلو میٹر	ارکنڈیشننگ کیلئے سرنگ کی لمبائی
۶,۱۰ میٹر	سرنگ کی چوڑائی
۴,۱۰ میٹر	سرنگ کی بلندی
۷۰,۰۰۰ مربع میٹر	بجلی گھر اور ارکنڈیشننگ پلانٹ کا رقبہ

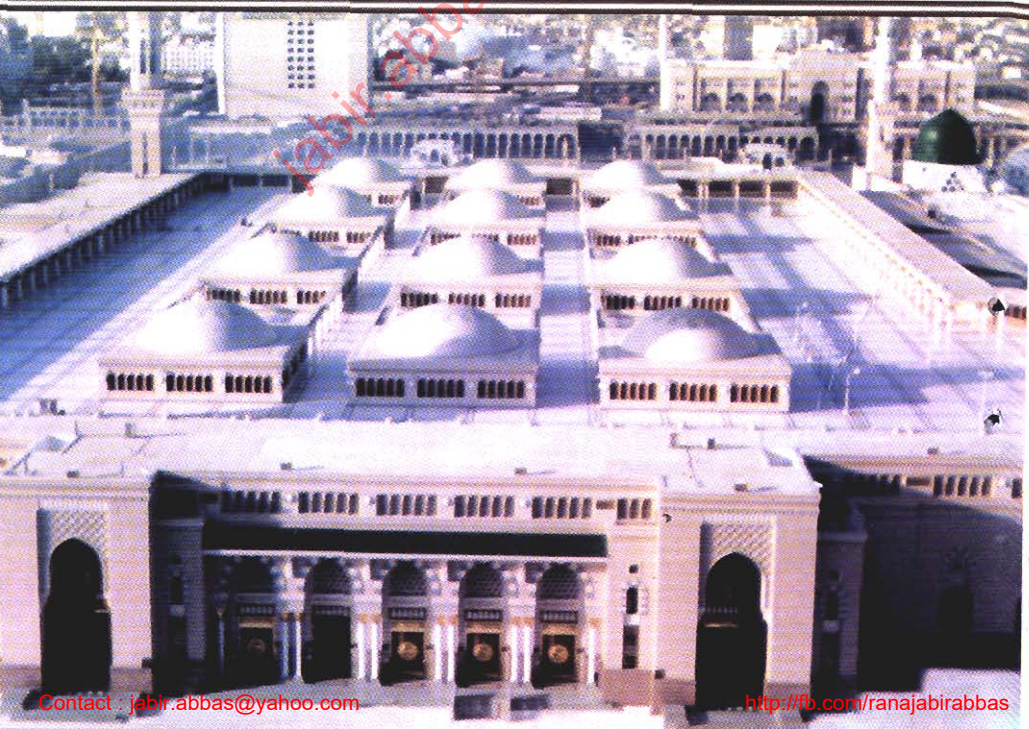


جنوبی ہال

المقصورة الجنوبية

دروازے اور متحرک گنبد

القباب المتحركة والأبواب



ریاض الجنۃ: نبی اکرم ﷺ کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری: ۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچہ کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر و اذکار سے جو نزول رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

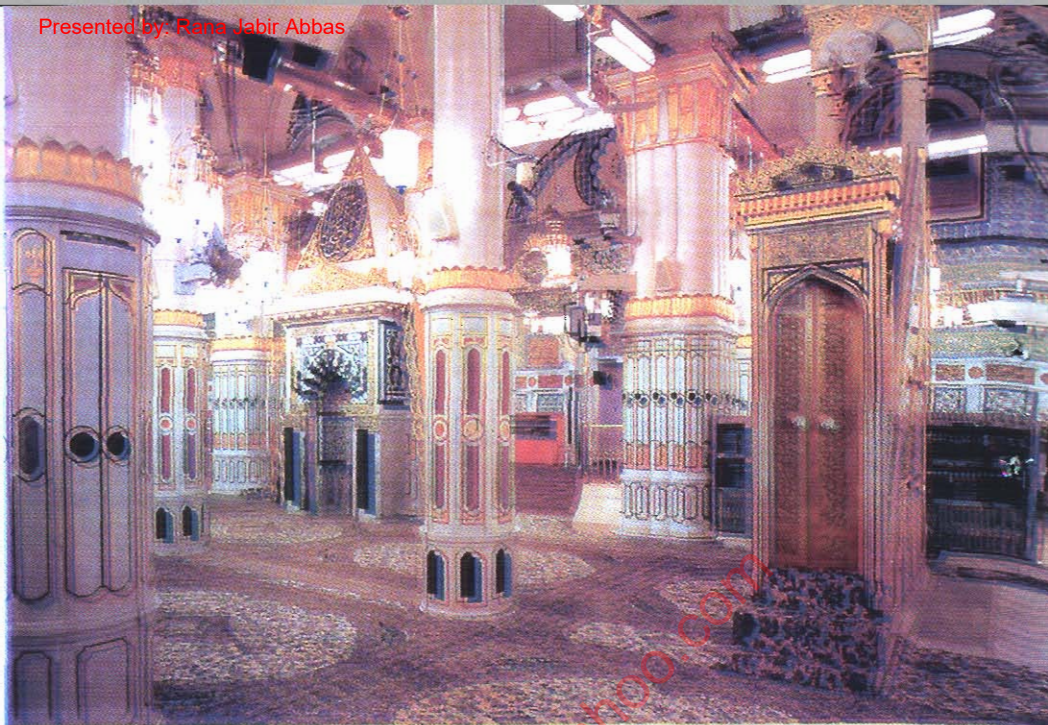
دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈولی روح فضا پر کیف بہاریں ہوتی ہیں

منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد ۹/۴)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔ (سنن نسائی)
☆ ارشاد نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا، خواہ سبز مسواک سے متعلق ہی ہو اُس کا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۳۲۵)

کہاں میں اور کہاں اس منبر اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

ستون حنّانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس رسول خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اس کا سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آپ پسند فرمائیں تو آپ کے لئے منبر بنا دیں جس پر آجنا ب جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کریں تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور



Minber & Sacred Garden

منبر و رياض الجنة

المنبر والروضة الشريفة

Mehrab Tahajjud

محراب تهجد

محراب التهجد

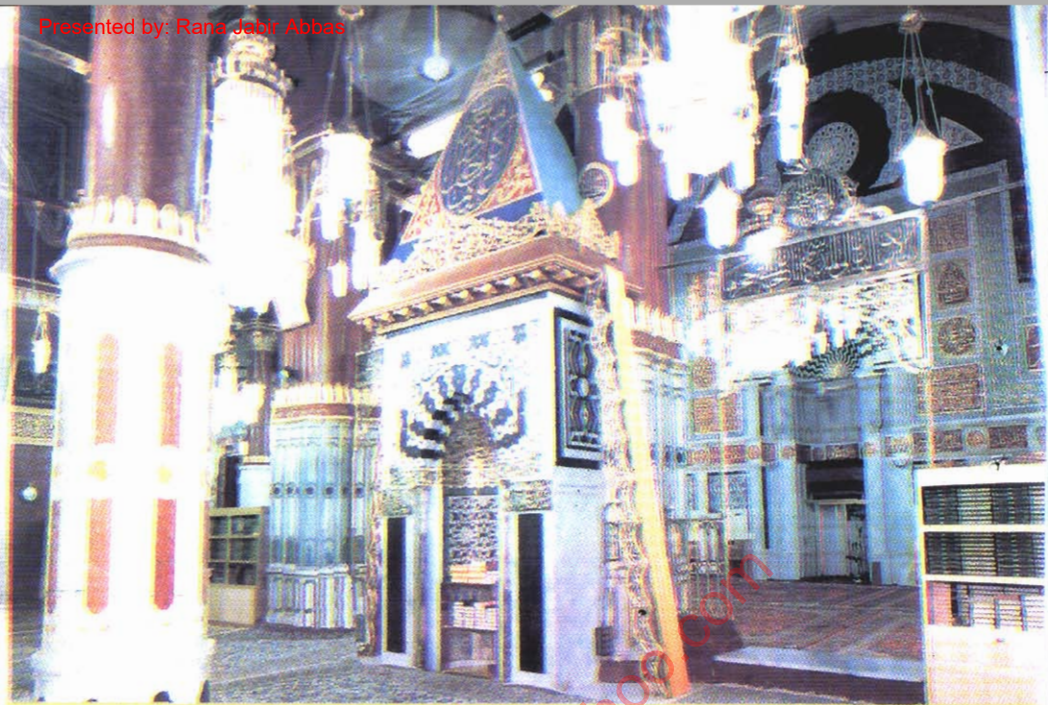


آپ کی آواز سنیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا تو تین سیڑھیاں بنا دی گئیں اور انہیں اس جگہ رکھا گیا جہاں آج منبر ہے، جمعہ کے روز جب آپ ﷺ اُس تہ سے آگے بڑھے کہ منبر پر کھڑے ہوں تو اُس تہ نے چلا نا شروع کر دیا تا آنکہ وہ پھٹ گیا، اُسکی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ منبر سے اترے اور اُس پر ہاتھ پھیرا تو امیں سکون آ گیا پھر آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لائے، لیکن نماز اسی ستون کے پاس ادا فرماتے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب آنجناب ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو ہم نے اس تہ سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۳۔ صحیح بخاری: ۳۵۸۵)

حضرت حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اللہ کے بندویہ سوکھی لکڑی نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تڑپتی تھی تم کو آپ ﷺ کی زیارت اور آخرت میں ملاقات کا شوق اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ (شرح الشفا: ۱۳/۲۳)

ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت: اس کا یہ نام اسلئے ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسکی جگہ متعین کر کے بتلائی جبکہ رسول خاتم ﷺ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اسکی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لئے آپس میں قرعہ اندازی کریں، صحابہ کرامؓ کے بچوں کی ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ ام المؤمنین وہ جگہ کونسی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں، چنداں بیٹھنے کے بعد وہ چلے گئے، صرف انکے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ بیٹھے رہے، ان حضرات نے آپس میں کہا کہ ہو سکتا ہے ام المؤمنین عبداللہ کو بتا دیں، خیال رکھو کہ وہ آج نماز کہاں ادا کرتے ہیں، کچھ دیر بعد وہ نکلے اور اس ستون کے پاس نماز ادا کی، اُنکے ساتھی سمجھ گئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ جگہ متعین کر کے بتا دی ہے۔ یوں ستون قرعہ کی جگہ متعین ہو گئی۔ (مجمع الزوائد: ۱۰/۴) اور وہ ستون عائشہ کے نام سے متعارف ہوا۔

ستون ابی لبابہ رضی اللہ عنہ: یہ منبر سے چوتھا ستون ہے اس نام کا قصہ یہ ہے کہ



Mehrab Nabavi & Uthmani

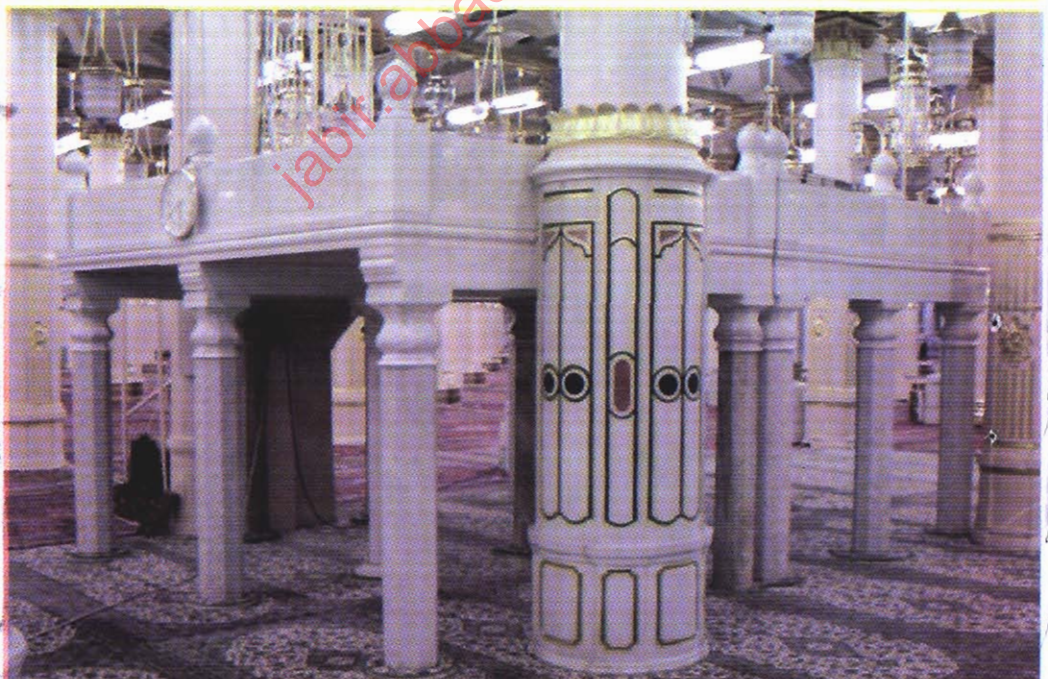
محراب نبوی و عثمانی

المحراب النبوي والعثماني

Plate for Moazin

چوبرہ مؤذن

دكة المؤذن



جب نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ یہودیوں کی غداری کی وجہ سے اُنکا محاصرہ کیا تو یہودیوں نے آنحضور ﷺ کو عرض کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیج دیں ہم اُن سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ گئے تو یہودیوں نے پوچھا: ابولبابہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم محمد - ﷺ - کا فیصلہ تسلیم کر لیں حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: قبول کر لو اور ساتھ ہی گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ ذبح کیے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہی ابولبابہؓ کو احساس ہوا کہ بخدا اس راز کو فاش کر کے میں تو اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کیساتھ خیانت کا مرتکب ہو گیا ہوں، یہ سوچ کر آقا ﷺ کی خدمت اقدس میں آنے کی ہمت نہ ہوئی اور سیدھے آکر اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے اس ستون سے باندھ لیا اور فیصلہ کیا کہ اب اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا اور کھانا نہیں کھاؤں گا تا آنکہ یہیں مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کر لیں، وہ نو دن اسی حالت میں رہے اور بار بار بیہوش ہو جاتے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ پر اُنکی توبہ قبول ہو جانے کی وحی نازل کی تو آپ ﷺ مسکرائے، حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپکو ہلستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آقا ﷺ نے فرمایا: ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہو گئی، ام المؤمنینؓ نے عرض کیا کہ ابو لبابہؓ کو خوشخبری سنا دوں؟ ارشاد ہوا کہ جی چاہے تو سنا دو۔ جب انہوں نے خوشخبری سنائی تو لوگ انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے، حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: بخدا تم نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے دست مبارک سے مجھے کھولینگے پھر جب آپ ﷺ آئے تو انہیں کھولا، حضرت ابولبابہؓ نے عرض کیا: آقا میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیسرا حصہ صدقہ کر دو۔

(حجرہ شریفہ:) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا یہ حجرہ نو حجروں میں سے ایک ہے جہاں رحمت دو عالم ﷺ اور آپ کے دو جاں نثار، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ و خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔ وہیں چوٹی قبر کی جگہ باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔



Metalic Screens

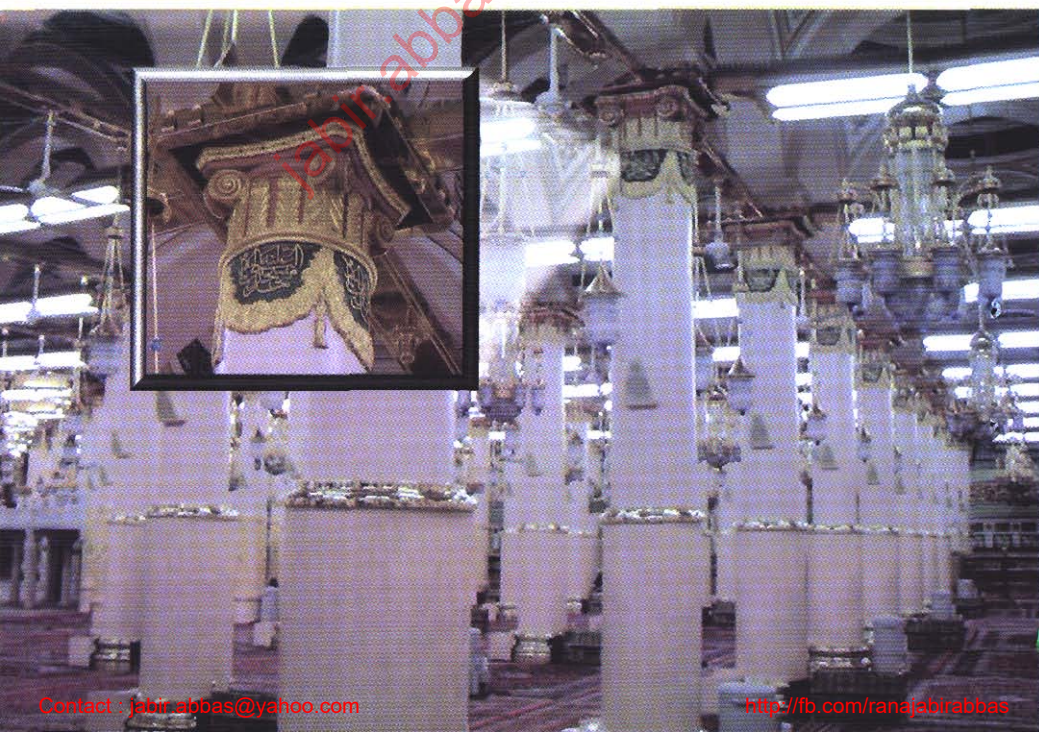
جالیاں

شبابیک المقصورة

Masjid's Boundary in 17 H

عہد نبوی میں مسجد کی حد

حد مسجد النبی ﷺ



تدفین کا قصہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب

دیکھا کہ تین چاند میری گود میں آکر گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خواب سنائی، جب اللہ کے رسول ﷺ میرے حجرہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ان تین چاندوں میں سے ایک ہے اور سب سے افضل ہے۔

آنحضور ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن تدفین ہوئی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکیلے اکیلے حاضر خدمت ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ آقا ﷺ کو منبر کے قریب دفن کیا جائے دیگر کا خیال یہ تھا کہ بقیع میں تدفین ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ارشاد نبوی سنا ہے کہ نبی جہاں بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرے اسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ لہذا حجرہ عائشہ میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ غسل کے لئے جب قیص اٹارنے کی کوشش کی گئی تو ایک آواز سنائی گئی کہ قیص نہ اٹارو، لہذا قیص پہنہ ہی آپ ﷺ کو غسل دیا گیا۔

☆ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وصیت کے مطابق انہیں حجرہ عائشہ میں آنحضور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور یہ ان تین چاندوں میں سے دوسرا تھا۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ نے اپنے صاحبزادہ عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام عرض کرو اور اپنے ساتھیوں کے قریب دفن کی اجازت مانگو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو فرمایا: اس پڑوس سے بہتر میرے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۳۹۲)

☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی صفت توراۃ میں موجود ہے اُمیں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ حجرہ شریفہ میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی: ۳۶۹۶)



العمارة التركية

قَبَابُ الْمَسْجِدِ





Southern Wall

جنوبی دیوار

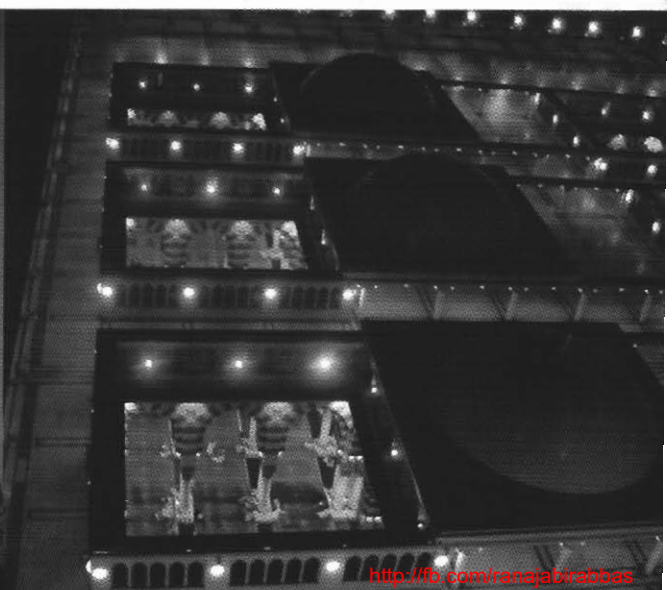
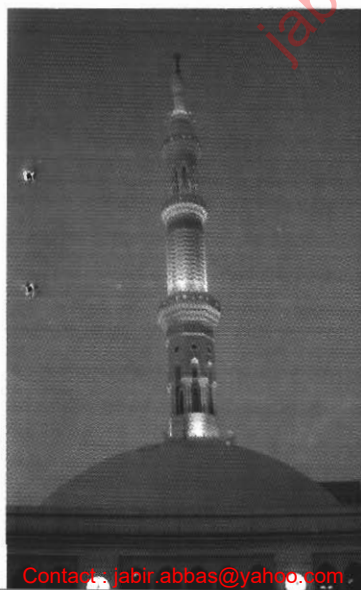
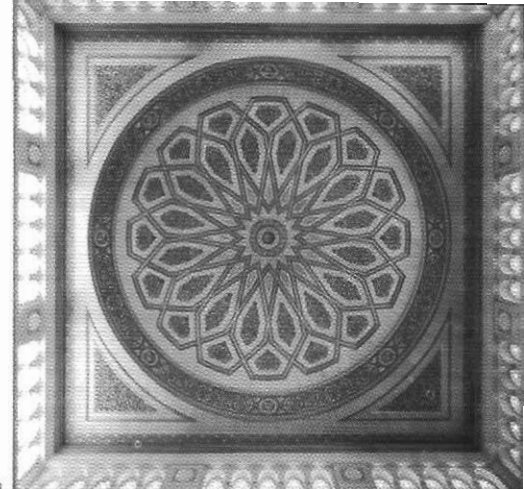
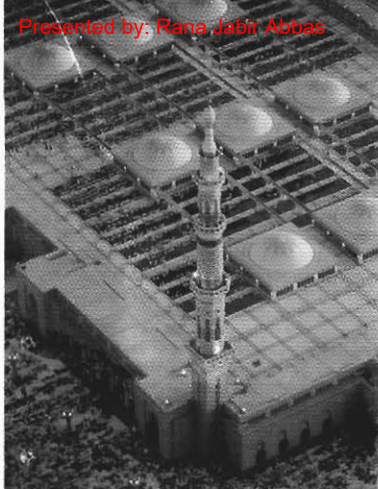
الجدار الجنوبي

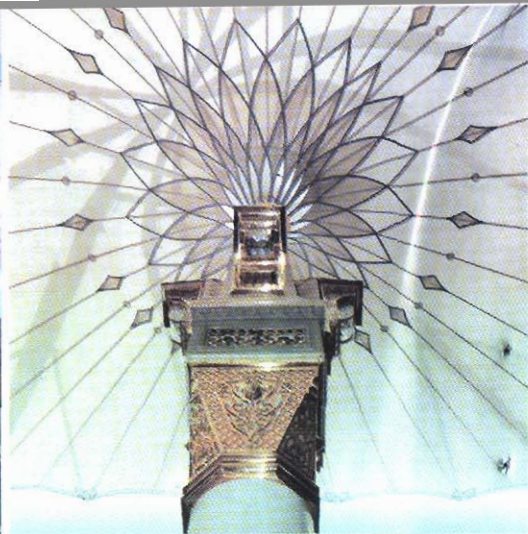
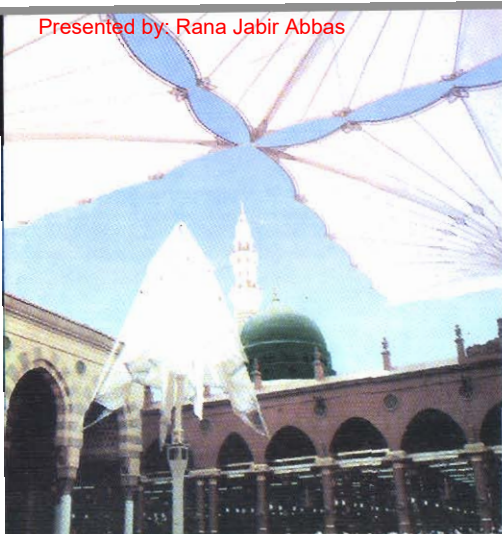
Wall of 2nd Extension

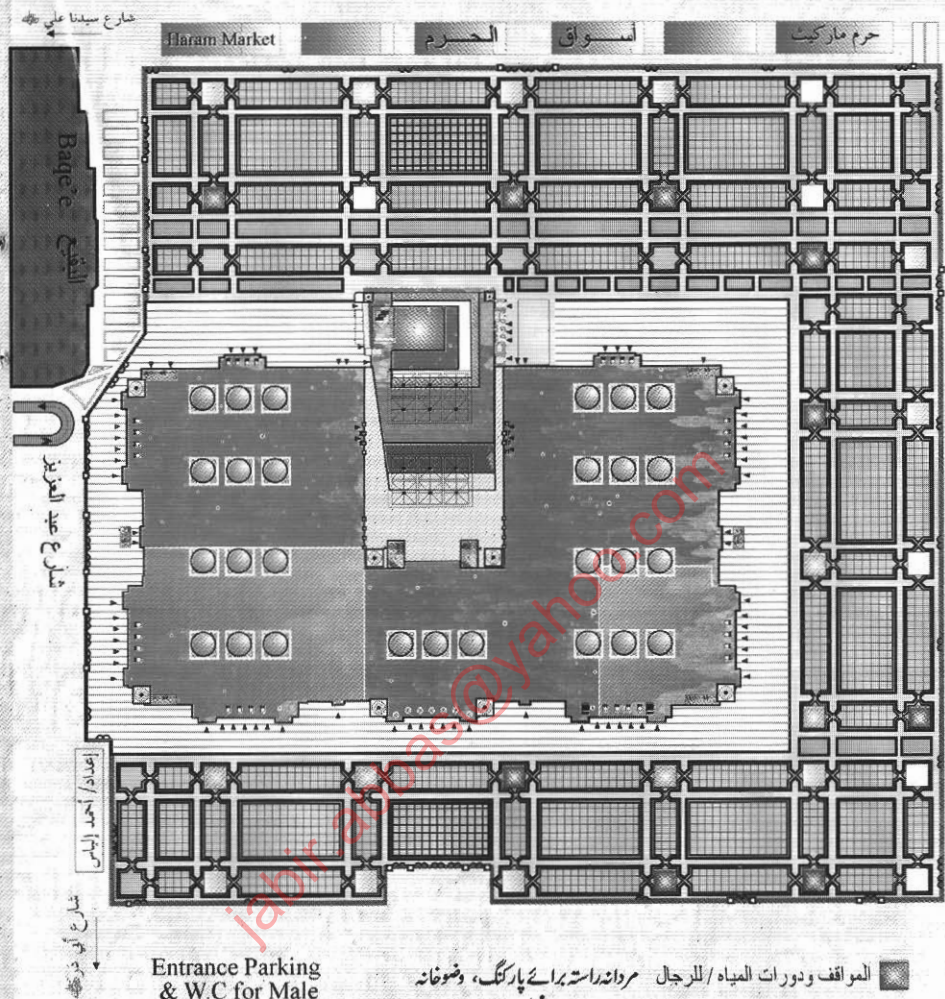
توسیعی دیوار

جدار التوسعة









Entrance Parking
& W.C for Male

المواقف ودورات المياه / للرجال مردانه راسته برائے پارکنگ، وضوخانہ

Entrance Parking for Family

مداخل إلى المواقف / للعائلات راسته برائے فیملی

Entrance W.C for Female

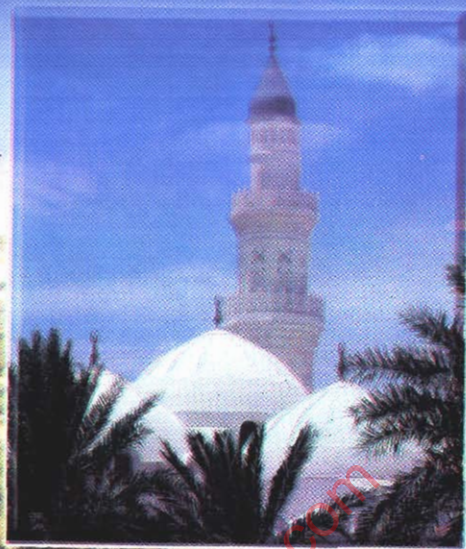
مداخل دورات المياه / للنساء زنانہ راسته برائے وضوخانہ

White cold Marble Yard

البلاط العازل للحرارة ٹھنڈے پتھر والا محکمہ

الساحات حول المسجد النبوي الشريف ، زخرفة البلاط ومداخل المواقف ودورات المياه
مسجد نبوی شریف کے گرد محکمہ ، فرش کا ڈیزائن ، پارکنگ اور وضوخانہ کے راستے

Yard around the Holy Mosque, Design pattern,
Entrance for parking & W.C



مسجد قباء

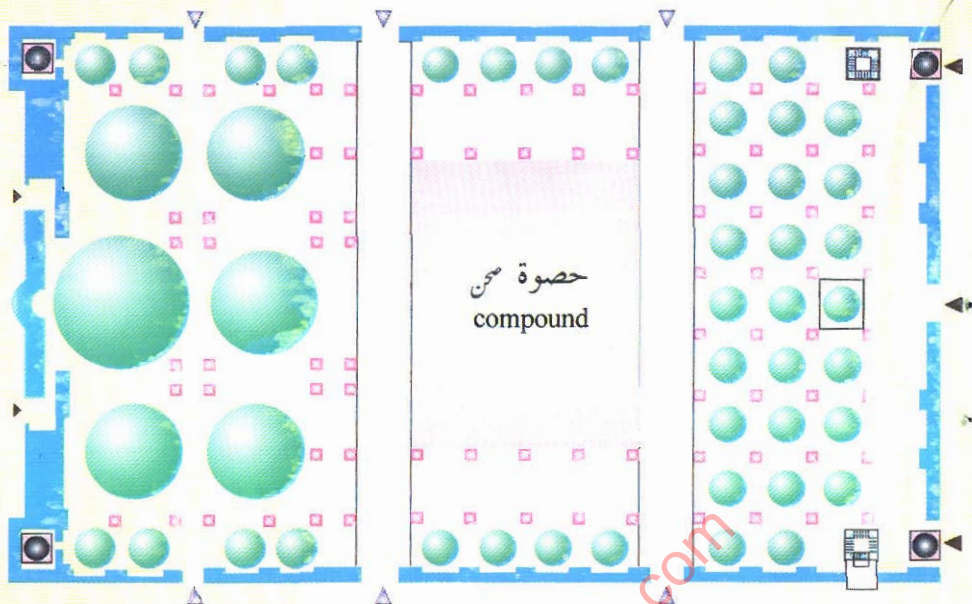
جب نبی اسلام ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو اس قبیلہ کی ایک شخصیت حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں کی زمین میں مسجد قباء تعمیر کی۔ جس کی فضیلت سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ہے کہ ”جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی ہے وہی زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہو۔“

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو شخص اپنے گھر وضو کر کے مسجد قباء میں آ کر نماز پڑھے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۱۲) یہ مسجد مسلمانوں کے اہتمام و توجہ کا مرکز رہی، بالآخر سنہ ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکی تعمیر و توسیع کی جسمیں بیس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

بنو عمرو بن عوف: (اوس) اُن کی آبادی مسجد قباء کے قریب تھی جو مسجد نبوی شریف سے ۳.۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔

☆ اس قبیلہ کی تعریف میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ارشاد ہوتا ہے ”اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔“

☆ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے بعض غزوات میں انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب بنو قریظہ یہودیوں کی غداری کے سبب آنحضور ﷺ نے اُن کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے حضرت ابولبابہؓ سے اپنے انجام کی بابت پوچھا تو انہوں نے گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ قتل کیے جاؤ گے۔ فوراً احساس ہوا کہ یہ راز فاش کر کے میں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے



(٤٧) قباب

مناثر (٤)

مداخل الرجال مداخل النساء

Ahmad

Layout of Masjid Quba

رسم مسجد قباء

Quba Mosque

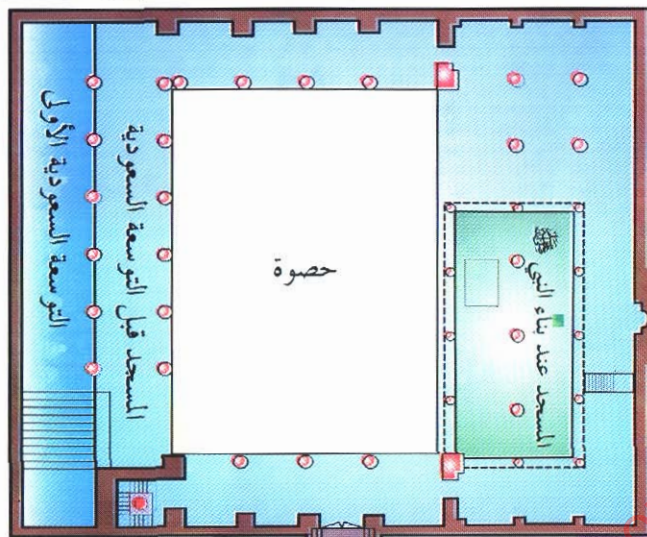
مسجد قباء

ساتھ خیانت کی ہے۔ تو قسم کھالی کہ اب کچھ نہ کھاؤں گا۔ مرجاؤں گا یا توبہ قبول ہو جائے گی، اور مسجد نبوی شریف میں آ کے اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اس دوران بے ہوش ہو کر گر جاتے، نو دن بعد توبہ قبول ہو گئی۔ سورہ انفال کی آیت نمبر ۲۷ انہیں کی بابت نازل ہوئی۔ مسجد نبوی میں ستون ابی لبابہؓ اسی واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔

مسجد دار سعد بن خیشمہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن خیشمہ رضی اللہ عنہ کا یہ گھر آنحضور ﷺ کی ہجرت سے قبل ہی اسلام کا مرکز بن گیا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی کبھی اس میں نماز جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے آئے تو حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا کے مکان میں قیام فرمایا، اور اس دوران آپ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر میں بھی تشریف لاتے جو مسجد قبا کے جنوب مغربی کونے میں تھا، اسی نسبت سے وہاں بعد میں مسجد بنا دی گئی جو خادم حریم شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں مسجد قبا کی توسیع میں شامل ہو گئی۔

قوت ایمانی کا حسین مظاہرہ: غزوہ بدر کے موقع پر حضرت سعد اور اُنکے والد حضرت خیشمہ رضی اللہ عنہم میں قرعہ اندازی کی گئی کہ دونوں میں سے کون جہاد پر جائیگا؟ صاحبزادہ سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا تو والد محترم کہنے لگے: بیٹا اپنی جگہ مجھے جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا محترم! اگر جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا معاملہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا۔ الغرض حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اور اُنکے والد حضرت خیشمہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور مقام شہادت پر سرفراز ہو کر اُنکی تمنا پوری ہوئی۔ (الاصابہ ۲/۲۳)



موقع دار كلثوم
ابن الهدم

Ahmad

موقع دار سعد بن خيشمة
بجانب مسجد قباء قبل التوسعة السعودية الثانية

موقع داري سعد بن خيشمة و كلثوم بن الهدم مسجد قباء و مری توسع سے قبل حضرت سعد بن خیشمہ و کلثوم کے مکانات کا محل وقوع

حضرت سعد بن خیشمہ کا مکان

دار سعد بن خيشمة



مسجد جمعہ

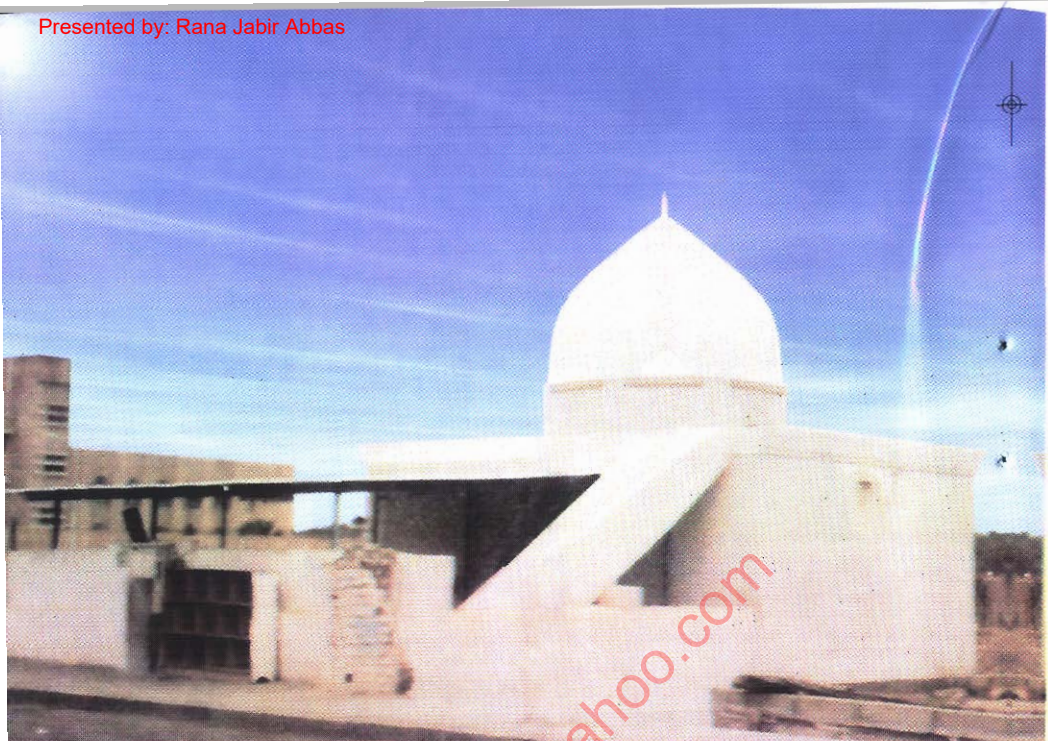
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں نماز جمعہ پڑھاتے تھے، جب نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آئے تو قباء میں قیام فرمایا، جمعہ کے دن وہاں سے مدینہ منورہ کیلئے روانگی ہوئی، مسجد قباء سے تقریباً ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر بنو سالم کی بستی میں نماز جمعہ ادا فرمائی، بنو سالم نے اُس جگہ مسجد بنالی، جو مسجد جمعہ اور مسجد بنی سالم کہلائی، اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی تعمیر و توسیع کا اہتمام کیا گیا، اس میں ۶۵۰ نمازیوں کی گنجائش ہے، مینار کی بلندی ۲۵ میٹر ہے۔

(بنو سالم: (خرزرجی) ان کی آبادی مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ۸۰۰ میٹر کے فاصلہ پر اور مسجد نبوی شریف سے تقریباً اڑھائی کیلومیٹر دور تھی۔

☆ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم قباء سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم نے عرض کیا: آقا آپ نے ہمارے چچا زاد بنو عمرو بن عوف کو چند روزہ قیام کے شرف سے نوازا، ہمیں بھی کچھ شرف بخشیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی بستی میں جلوہ افروز ہوئے اور جمعہ کی نماز ادا کی۔ وہاں جو مسجد بنی وہ مسجد جمعہ کہلائی۔

☆ اسی قبیلہ میں حضرت ابو حصین رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ آپ نے انہیں اسلام پر مجبور کیا تو آیت ﴿لَا اکْرَاهُ فِي الدِّينِ...﴾ (سورہ بقرہ: ۲۵۶) نازل ہوئی۔

☆ اسی قبیلہ کے حضرت ابو خثیمہ رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک سے رہ گئے۔ ایک دن سخت گرمی تھی، گھر پہنچے تو چھڑکاؤ کیا ہوا تھا۔ پانی ٹھنڈا اور کھانا تیار تھا۔ کہنے لگے: اللہ کے

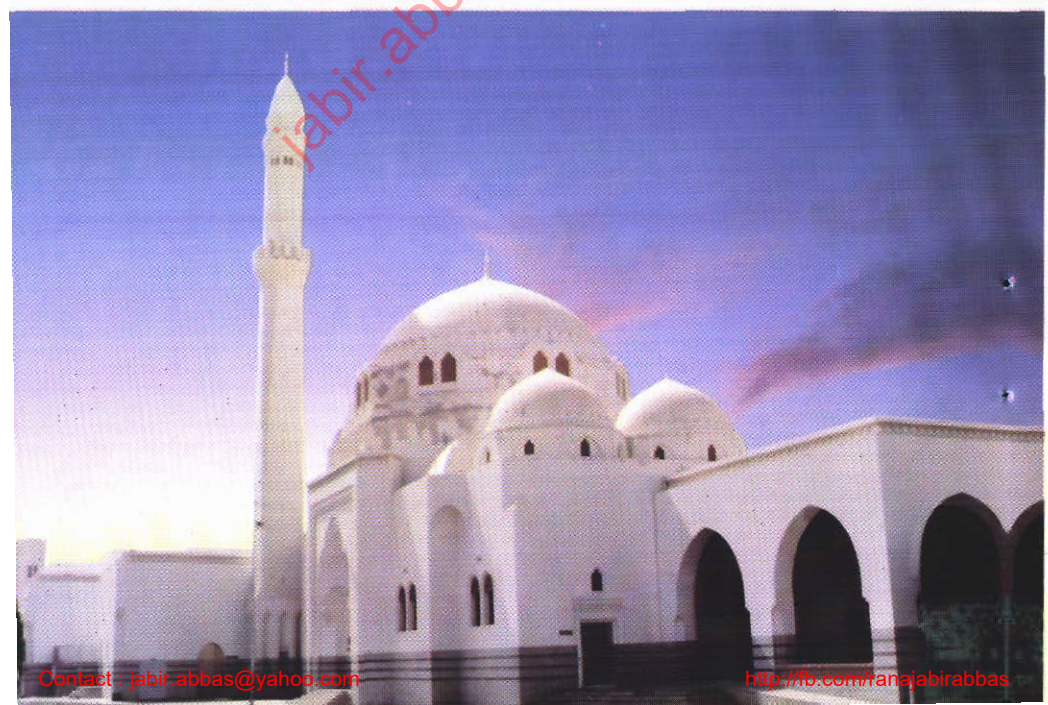


مسجد جمہ قديم

مسجد الجمعة قديماً

مسجد جمہ

مسجد الجمعة



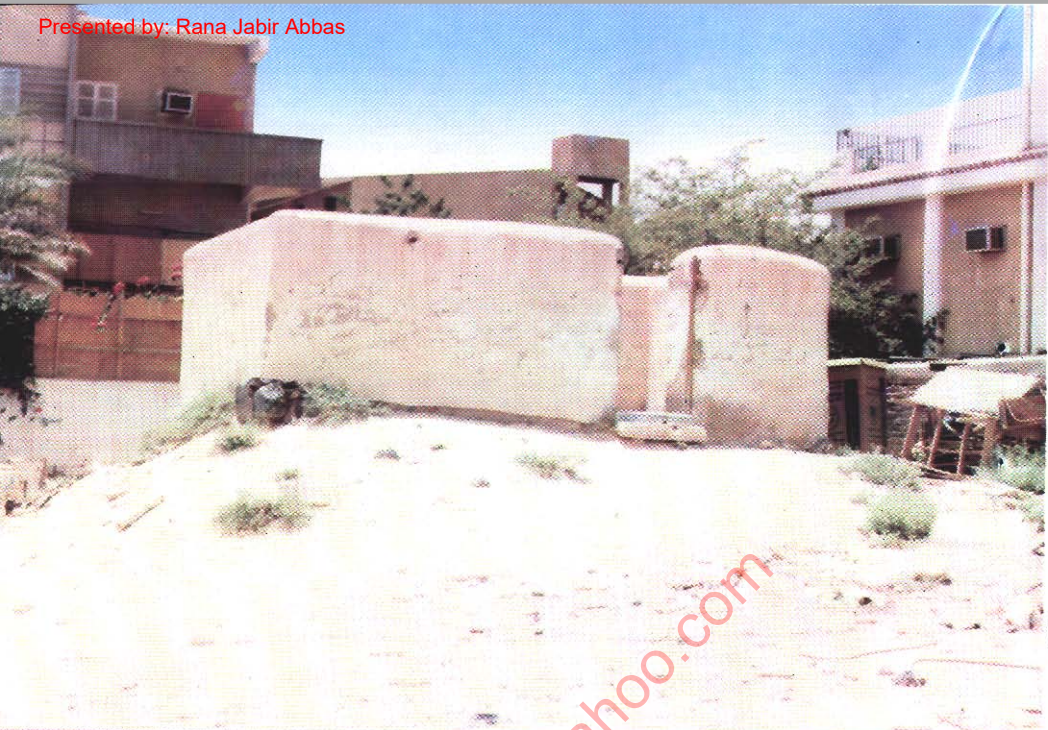
رسول ﷺ سخت دھوپ، لُؤ اور گرمی میں ہوں اور ابوخیثمہ ان نعمتوں میں! یہ انصاف نہیں ہے، اللہ کی قسم میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر تیاری کی اور سامان سفر لیکر روانہ ہو گئے۔ تبوک میں آنحضور ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آقا! وہی ہیں۔ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کر کے آپ بیتی سنائی۔ آپ ﷺ نے دعا دی۔

مسجد عتبان

انصار کے ایک سردار حضرت مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔ اور انہی کے صاحبزادے حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو گھر کی مسجد بنالوں تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا، ایک روز آنحضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم تمہارے گھر میں کہاں نماز پڑھیں؟ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنالی، آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (تفصیل کیلئے: صحیح بخاری: ۴۲۵) یہ مسجد مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہلائی۔ اس کی جگہ اب مسجد جمعہ کی شمالی جانب چار دیواری کے اندر ہے اور مسجد منہدم ہو چکی ہے۔

مسجد بنی اُنیف

مسجد قباء کے جنوب مغرب میں محلہ کے اندر واقع ہے، حضرت طلحہ البراء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رحمت کائنات ﷺ اپنے اس جاں نثار صحابی کی عیادت کیلئے تشریف لاتے رہے، اسی دوران جہاں آپ ﷺ نے نمازیں ادا کیں وہاں بنو اُنیف نے مسجد بنالی،



مسجد عتبان بن مالك ؓ

مسجد بني أنيف

مسجد عتبان بن مالك ؓ

مسجد بني أنيف



حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رحمت کائنات ﷺ نے ان کیلئے دعا کی:
 ”اے اللہ تو طلحہ کو مسکراتے ہوئے مل اور وہ تجھے مسکراتا ہوا ملے۔“

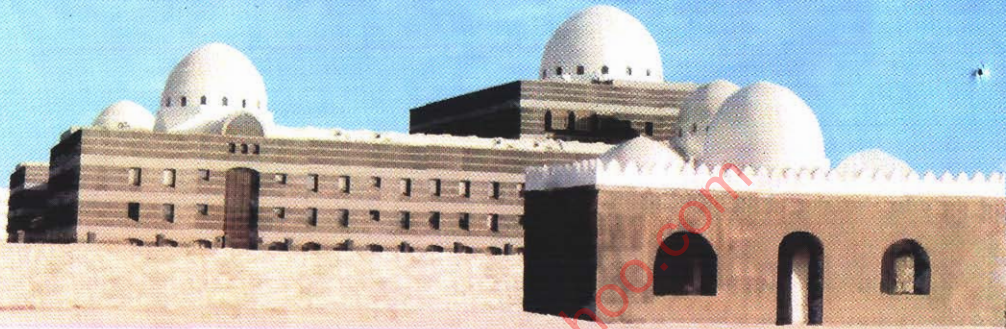
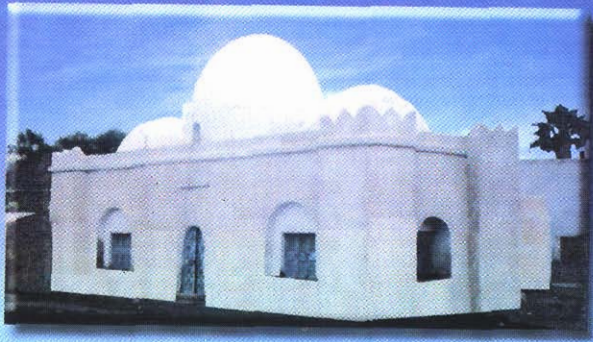
مسجد سقیا

عمریہ میں ایک جگہ کا نام سقیا ہے جو قدیم ترکی ریلوے اسٹیشن کے اندر اور باہر ہے یہ جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی، یہاں مسجد سقیا ہے جو ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری میں واقع ہے، اسکی تین گنبد والی موجودہ تعمیر ترکی دور کی ہے، اسکا رقبہ $13 \times 5 = 65$ مربع میٹر ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ / ۱۴۲۴ھ میں اسکی ترمیم و تجدید ہوئی۔

☆ جب آنحضور ﷺ غزوہ بدر کیلئے روانہ ہوئے تو اسی میدان میں ٹھہرے، وضوء کر کے نماز ادا کی۔ اہل مدینہ کیلئے برکت کی دعا مانگی اور لشکر کی تنظیم نو کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہاں آنحضور ﷺ کے محترم چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دعاء استسقاء کرائی گئی۔

☆ واضح رہے کہ اس ریلوے اسٹیشن کو مدینہ منورہ کا عجائب گھر بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے، اور اس مقصد کے لئے اس کی ترمیم و تجدید کا کام جاری ہے۔

(بئر سقیا): حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ کنواں سقیا مقام پر واقع تھا جو چودھویں صدی ہجری کے دوران سڑک کی توسیع کے پیش نظر دفن کر دیا گیا، اس کا تقریبی محل وقوع مسجد سقیا کی جنوبی طرف ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری سے باہر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر جاتے ہوئے اس کے پانی سے وضو کیا نیز آپ ﷺ اسکا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔



مسجد السقيا وخلفه أمانة المدينة المنورة

مسجد السقيا اور پس منظر میں بلدیہ مدینہ منورہ کا دفتر

مسجد العنبرية ومنطقة السقيا

مسجد عنبرية اور سقيا کا علاقہ



عید گاہ

یہ میدان مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ہے، رسول اکرم ﷺ نے اس میدان میں مختلف جگہوں پر عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی۔ نیز نجاشی کی نماز جنازہ اور بعض اوقات نماز استسقاء بھی یہیں ادا فرمائی۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن اس میدان میں تشریف لاتے، نماز عید ادا کر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو روانہ فرماتے، کسی اور چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم دیتے۔ (صحیح بخاری: ۹۵۶)

☆ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس میدان میں نماز استسقاء ادا فرمائی اور دعا کے بعد اپنی چادر کا رخ بدلا۔ (صحیح مسلم: ۸۹۴)

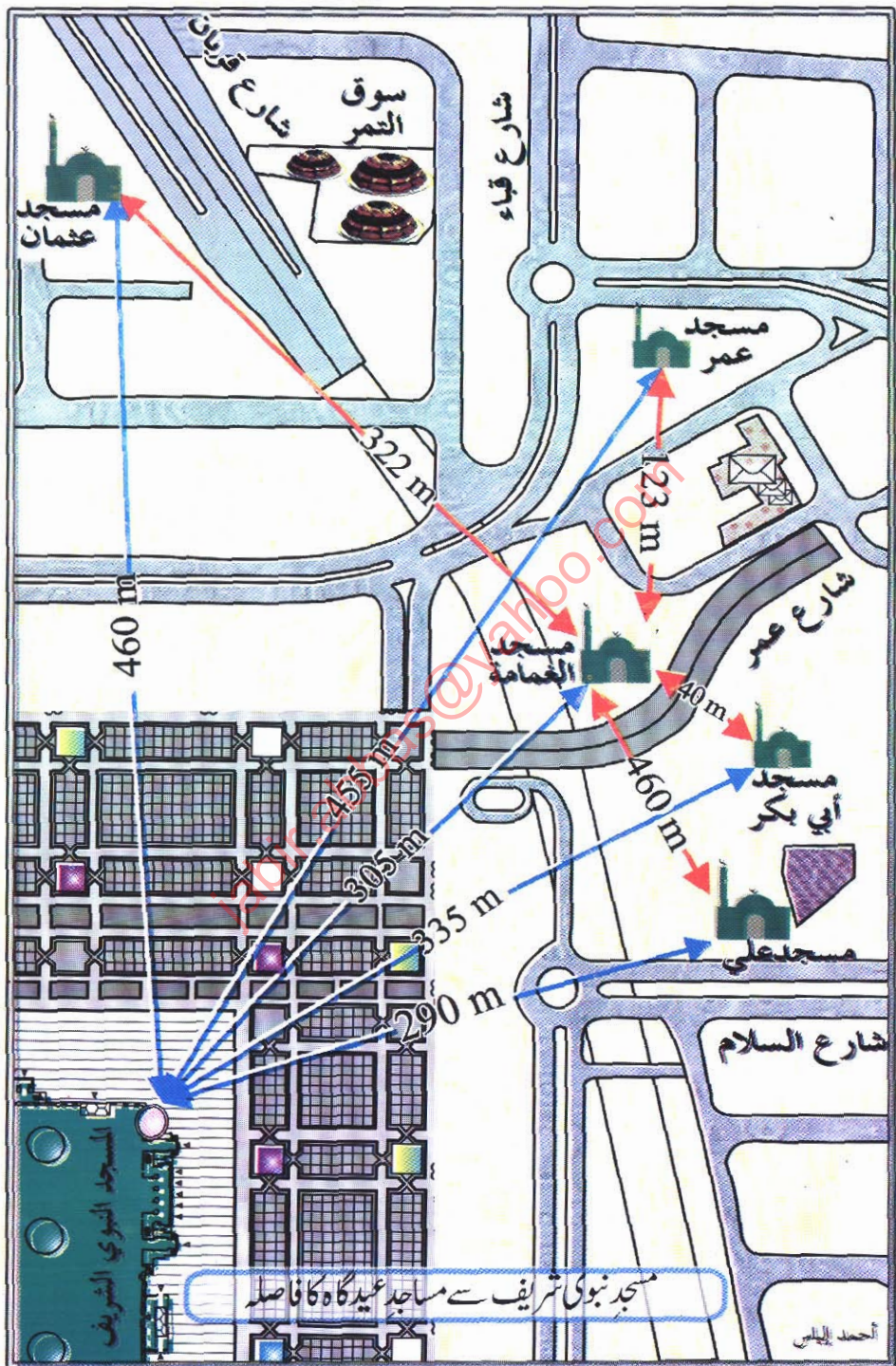
☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر اسی روز سنائی اور اس میدان میں آکر چار تکبیر سے نماز جنازہ ادا کی۔ (صحیح مسلم: ۹۵۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر اس عید گاہ سے گزرتے تو قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا فرماتے۔ (تاریخ مدینہ: ۳۲۸/۱)

☆ مدینہ منورہ میں یہودیوں کا اپنا بازار تھا۔ رسول خاتم ﷺ نے میدان عید گاہ کو مسلمانوں کا بازار قرار دیا تاکہ اسلامی تشخص قائم ہو اور مسلمان عزت نفس کے ساتھ اپنا کاروبار کریں، اسی پس منظر میں یہ جگہ مناخہ کہلائی کہ یہاں اونٹوں کے تجارتی قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔

☆ تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

۹۳ تا ۹۳ھ میں مدینہ منورہ کے گورنر بنے تو انہوں نے ان تاریخی جگہوں پر مسجدیں بنوا دیں۔ ذیل میں ان مساجد کا مختصر تعارف ہے:



مسجد غمامہ

مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ۳۰۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نبی اسلام ﷺ آخری سالوں میں یہاں عید کی نماز ادا فرماتے تھے، اسی لئے تاریخی کتب میں اس کا نام مسجد مصلیٰ (عید گاہ والی مسجد) ہے۔ اندازہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ مسجد بنوائی۔ موجودہ عمارت سلطان عبدالحمید ترکی کے زمانہ کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اس کی ترمیم و تجدید کی گئی۔ آجکل یہ مسجد غمامہ کے نام سے متعارف ہے۔ قدیم تاریخی کتب میں یہ نام مذکور نہیں ہے۔

مسجد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد غمامہ سے ۴۰ میٹر اور مسجد نبوی شریف سے ۳۳۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خاتم النبیین ﷺ نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عید کی نمازیں یہاں پڑھائیں، لہذا غالباً حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں اس جگہ بننے والی مسجد انہی کی طرف منسوب ہو گئی۔ اسکی موجودہ عمارت سلطان محمود خاں ترکی نے بنوائی، جسکی مرمت شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں کرائی۔ اسکی پیمائش ۱۹،۵ x ۱۵،۵ = ۲۹۲،۵ مربع میٹر ہے۔

مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۴۵۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۳۳ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نویں صدی ہجری میں اسکی ابتدائی تعمیر ہوئی۔ ۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد نے اسکی مرمت



مسجد غمامه

مسجد الغمامة

مسجد ابو بكر صديق

مسجد أبي بكر الصديق



کرائی۔ اس کا رقبہ ۳۳۵ مربع میٹر ہے اور گنبد کی اندرونی بلندی ۱۲ میٹر ہے۔

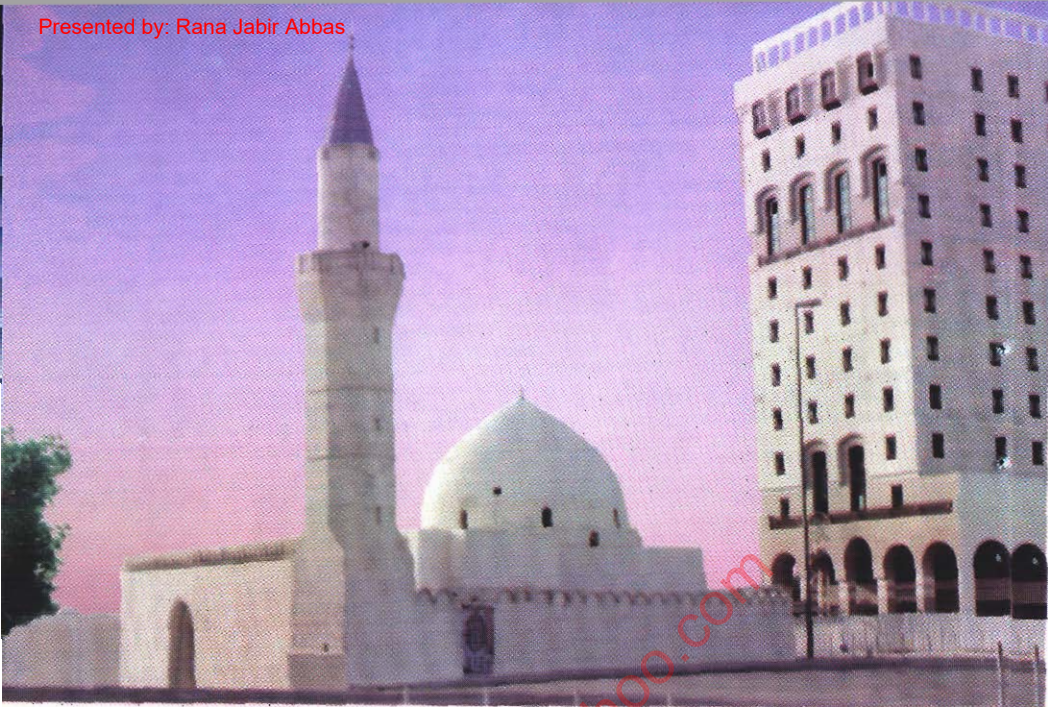
مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۲۹۰ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۲۲ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جگہ بھی نبی خاتم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی۔ شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں اس کی تعمیر نو اور توسیع کرائی۔ اس کا رقبہ ۳۱×۲۲=۸۸۲ مربع میٹر ہے اور مینار کی بلندی ۲۶ میٹر ہے۔

غزوہ بنی قینقاع (یہودی)

انکی آبادی مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں قبا کے قلعہ کے قریب تھی۔ یہ صنعتکار اور تاجر تھے۔ میثاق مدینہ کے مطابق مسلمانوں سے ان کا معاہدہ تھا۔ لیکن غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد انہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے کہا: اے محمد (ﷺ) آپ کچھ انارڈی قریشیوں کو قتل کر کے خوش نہ ہوں آپ ہم سے لڑینگے تو پتہ چلے گا کہ کسی جنگجو سے واسطہ پڑا ہے۔ ارشاد ربانی ہوا: آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے... (آل عمران ۱۶۰)

(ایک شرمناک واقعہ): ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون باپردہ حالت میں کچھ سامان تجارت بیچنے بازار گئی تو بنو قینقاع قبیلے کے بعض یہودیوں نے اسکو کہا کہ بے پردہ ہو کر سامان بیچو، اُس عزت مند خاتون نے اسلامی تعلیمات کا پاس رکھتے ہوئے انکار کر دیا جب وہ سامان بیچنے بیٹھی تو ایک شریر یہودی نے اُسکے دامن سے دھاگہ اٹکا کر کسی چیز سے باندھ دیا، خاتون کو اس کی خبر نہ ہوئی، کچھ دیر بعد جب وہ اٹھی تو اس کا دامن کھینچا اور وہ بے پردہ ہو گئی، بازار میں بیٹھے یہودی قہقہہ لگانے لگے۔ ایک مسلمان

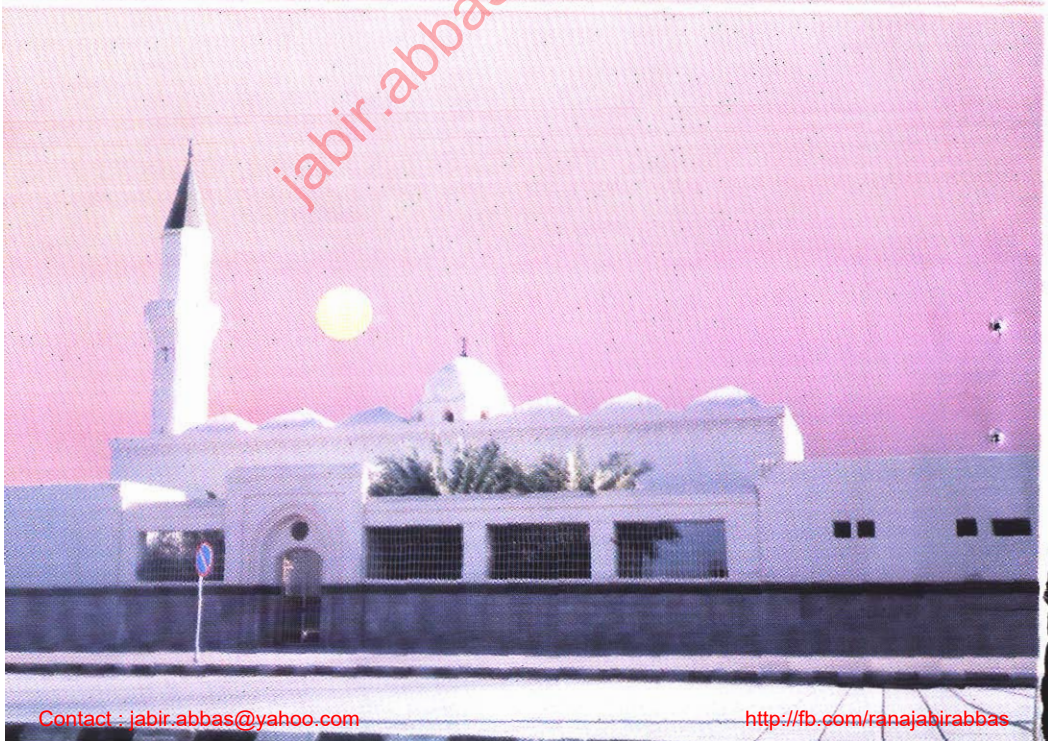


مسجد عمر فاروق ؓ

مسجد عمر بن الخطاب ؓ

مسجد علي بن ابي طالب ؓ

مسجد علي بن ابي طالب ؓ



نے مسلم خاتون کو بے بسی کی حالت میں دیکھا تو اس کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی اور اس نے عورت کا دفاع کرتے ہوئے شریر یہودی کو قتل کر دیا۔ باقی یہودیوں کو چاہیے تھا کہ مظلوم کی مدد کرنے والے کا ساتھ دیتے یا کم از کم غیر جانبدار رہتے لیکن انہوں نے ظالم یہودی کا ساتھ دیا اور اس غیر تمند مسلمان کو قتل کر دیا۔

مسلم خاتون کی آبرو کے تحفظ اور مسلمان بھائی کا انتقام لینے کیلئے مسلمانوں نے بنو قینقاع کا محاصرہ کیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے یہودیوں کی سفارش کی بالآخر انہیں شام کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔ مزید معلومات:

موقع محل	سال	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہودی تعداد	جنگ کا فوری سبب
قربان اور عوالی کا علاقہ	شوال ۲ھ = ۶۲۳ء	حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو اسلحہ اٹھا سکتے تھے	۷۰۰ جمہیں	معاہدے سے دستبرداری، مسلم خاتون کی توہین اور مسلمان کا قتل
مسلم علمبردار	شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ	-	-	۱۵ دن	یہودی کی جلا وطنی	سورہ آل عمران کی آیت ۱۲، ۱۳ مائدہ کی آیت ۵۱ تا ۵۶

نوٹ: مسجد عثمان اور مسجد بلال شارع قربان پر واقع ہیں، انکی ابتدائی تعمیر پندرہویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ یہ تاریخی مساجد میں سے نہیں ہیں۔



مسجد عثمان بن عفان ؓ

مسجد عثمان بن عفان ؓ

مسجد بلال ؓ

مسجد بلال ؓ



مسجد قبلتین

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز یہیں ادا کر رہے تھے کہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، ﴿فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطِيرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ آپ ﷺ قبلہ رو ہو گئے۔ اس لئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ یہ مسجد شارع خالد بن ولید ﷺ کے کنارے اور وادی عقیق کے قریب ہے۔

خادم حرین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۰۸ھ میں اس کی موجودہ تعمیر و توسیع کی، جسمیں دو ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اب خانہ کعبہ ہی ہمارا قبلہ ہے، لہذا مسجد قبلتین یا کہیں بھی خانہ کعبہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں، چاہے وہ فرض نماز ہو یا نفل۔

(بنو سلمہ): خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ ان کی آبادی حرہ غریبہ کی شمالی جانب وادی عقیق کے قریب اور جبل سلع کی مغربی جانب تھی۔ مسجد نبوی سے فاصلہ تقریباً ۳.۵ کلومیٹر تھا۔

☆ جب انہوں نے مسجد نبوی شریف کے قریب منتقل ہونا چاہا تو رسول اکرم ﷺ کی دوراندیش نظر نے اس علاقہ کے خالی ہو جانے کو دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے مناسب نہ سمجھا اور فرمایا: اے بنو سلمہ مسجد نبوی تک اٹھنے والے قدموں کے ثواب کا خیال کرو۔

☆ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ میں جن دو جماعتوں کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک جماعت بنو سلمہ کی ہے۔

☆ بنو سلمہ کے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیعت عقبہ کی۔ آنحضور ﷺ نے ان کے فرزند حضرت بشر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کا سربراہ مقرر کیا۔

☆ بنو سلمہ کے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بابت ارشاد نبوی ہوا: ہمارا بہترین شہسوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے۔

☆ بنو سلمہ رضی اللہ عنہ کا قبرستان مسجد قبلتین سے متصل مغربی جانب واقع ہے۔



مسجد قبلتين كاجديد و قديم منظر

مسجد القبليين قديماً وحديثاً

مسجد قبلتين كافضائى منظر

منظر جوي للمسجد ومنطقة بني سلمة



مسجد نبوی ذر علیہ السلام

مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب ۹۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، تاریخی نام مسجد سجدہ ہے جسکی بنیاد حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت المال کے ایک باغ میں تشریف لائے، اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور ایک لمبا سجدہ کیا، میرے دل میں خیال آنے لگا کہ کہیں آپ کی روح قبض نہ ہو گئی ہو۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا ہو آپ نے فرمایا: کہ جبریلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں: جو آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجے گا اللہ اس پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے گا، اس عنایت پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

بعد میں اس جگہ مسجد بنادی گئی جو مختلف تاریخی ادوار سے گزری تا آنکہ حکومت سعودیہ نے ۱۴۲۳ھ میں اسکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا جو ایک تہہ خانہ اور دو بالائی منزلوں پر مشتمل ہے، کل رقبہ ۱۸×۱۸م = ۳۲۴ مربع میٹر ہے۔

رسول اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبین اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں

مسجد بنی دینار

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک قبیلہ بنو دینار تھا۔ یہ انکی مسجد ہے، اسکو مسجد غسائین اور مسجد مغسلہ بھی کہتے ہیں، چونکہ اس محلہ کا نام مغسلہ ہے جو گورنر ہاؤس کی عمارت کے عقبی علاقہ میں محلہ کے اندر ہے۔

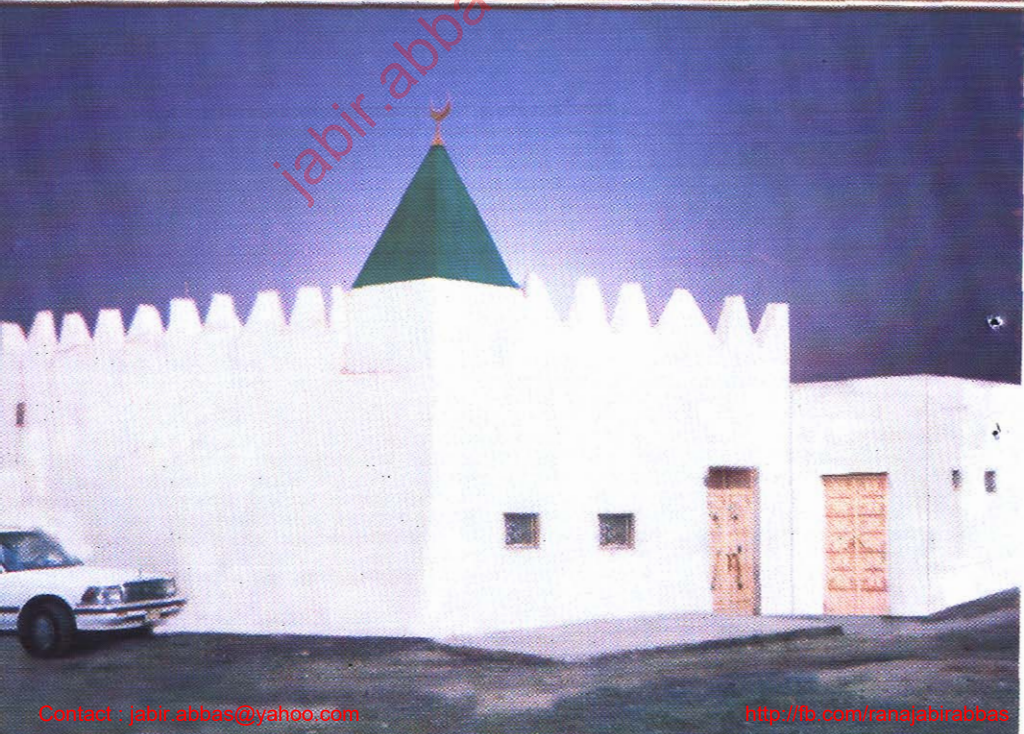


مسجد ابو ذرؓ قديماً وحديثاً

مسجد بنو دينار

مسجد ابو ذرؓ قديماً وحديثاً

مسجد بنو دينار

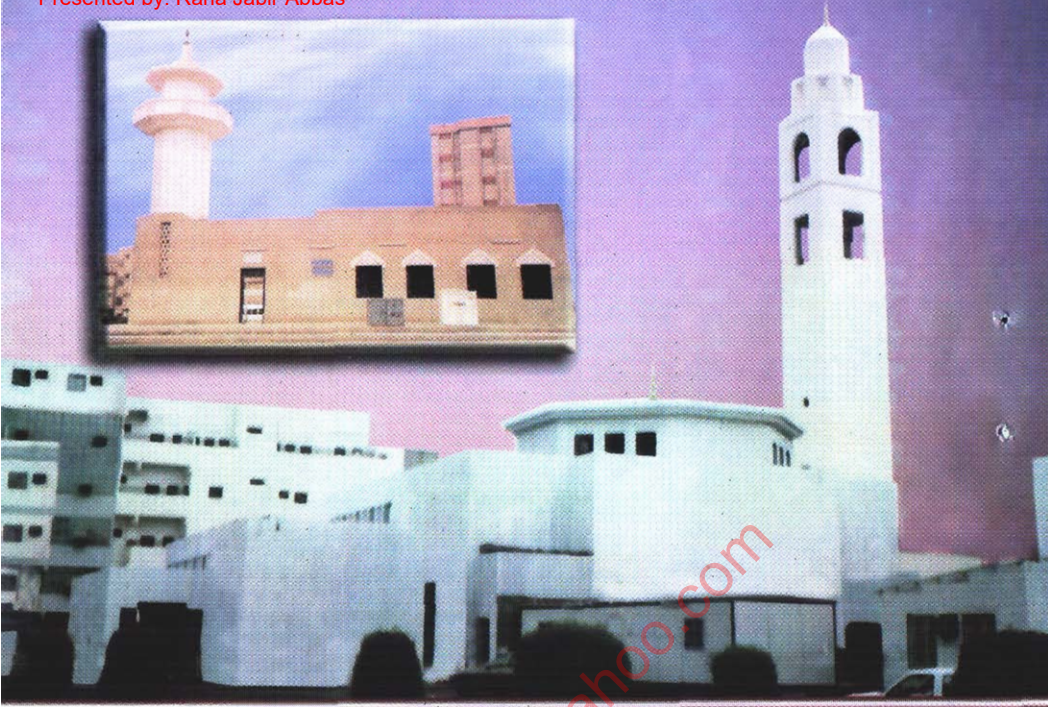


مسجد اجابہ

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن عوالی سے واپس آتے ہوئے بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو اس میں دو رکعت ادا کیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ نے اپنے رب کے حضور طویل دعا کی اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، جنہیں سے دو قبول ہو گئیں۔ میں نے دعا کی کہ میری امت خط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو۔ نیز میری امت غرق ہو کر تباہ نہ ہو۔ یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں۔ تیسری دعا یہ تھی کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (۲۸۹۰)

ان دعاؤں کے بعد بنو معاویہ کی یہ مسجد مسجد اجابہ کے نام سے مشہور ہو گئی۔ یہ مسجد بقیع سے ۳۸۵ میٹر دور شارع فیصل (شارع ستین) کے کنارے واقع ہے۔ شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی تعمیر و توسیع ہوئی۔ مسجد کے شمال مشرق میں عورتوں کی نماز گاہ ہے جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔ مسجد کے جنوبی حصہ میں ۷۰، ۱۱ میٹر بلند گنبد ہے جس کا قطر ۹، ۵ میٹر ہے اور جنوب مشرق میں ۳۶ میٹر بلند مینار ہے۔

(بنو معاویہ رضی اللہ عنہم): اوس کا قبیلہ ہے۔ اُن کی بستی بقیع کی شمالی جانب مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۶۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھی۔ مسجد بنی معاویہ انہی کی طرف منسوب تھی، رسول رحمت ﷺ نے اس میں نماز ادا کی اور دعا فرمائی تو اس کا نام مسجد اجابہ مشہور ہو گیا۔

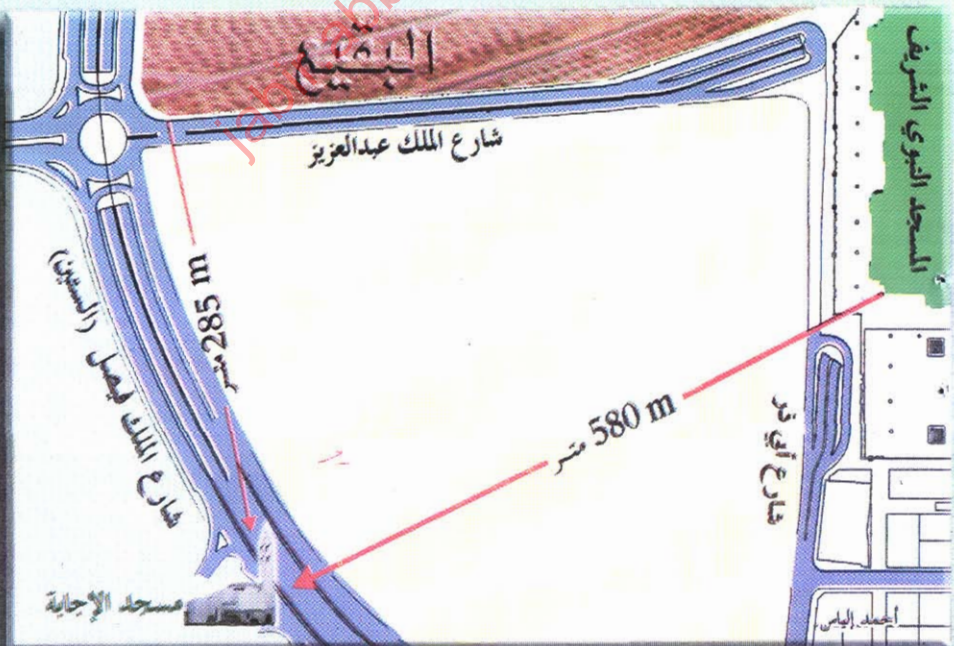


مسجد اجابة کا جدید و قدیم منظر

مسجد الإجابة قديماً وحديثاً

مسجد نبوی اور بقیع سے مسجد اجابة کا کل وقوع

موقع مسجد الإجابة من المسجد النبوي والبقيع



مسجد فضیخ (مسجد بنی نضیر)

بنو نضیر یہودی قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ آ کر آباد ہو گیا اور مقامی عربوں کی قبائلی جنگوں میں فریق بن گیا، انکی بستی مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے ۳،۵ کیلو میٹر اور مسجد قبا سے ایک کیلو میٹر کے فاصلہ پر تھی۔ جب نبی آخر الزماں ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک وسیع البیاد معاہدہ کا اہتمام کیا، اس میثاق مدینہ نے قیام امن میں مدد دی، لیکن بنو نضیر اپنی روایتی سازشوں سے باز نہ آئے، حتیٰ کہ انہوں نے سر تاج مدینہ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی، آنحضور ﷺ نے انکا محاصرہ کیا جو چھ روز جاری رہا، بالآخر انکو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا، اس دوران جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا فرمائی، وہاں مسجد بنادی گئی جو مسجد بنو نضیر کہلائی۔

☆ اسی دوران شراب کی حرمت نازل ہوئی تو جن حضرات کے پاس اسکی کچھ مقدار تھی انہوں نے سب انڈیل دی، کسی بھی نشہ آور چیز کی بابت معلومات رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ اقدام اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی کتنی اعلیٰ مثال ہے، اسی بناء پر اُسے مسجد فضیخ بھی کہتے ہیں (فضیخ وہ شراب تھی جو انڈیل دی گئی)

غزوہ بنی نضیر: ان یہودیوں کی مستقل سازشوں کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے انکو دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا، لیکن منافقین مدینہ کی شہ پر انہوں نے انکار کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے: ”کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے...“ (سورہ حشر ۱۱) یہودیوں نے نکلنے سے انکار کیا، بالآخر آپ ﷺ نے انکا محاصرہ کیا، اور

هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر

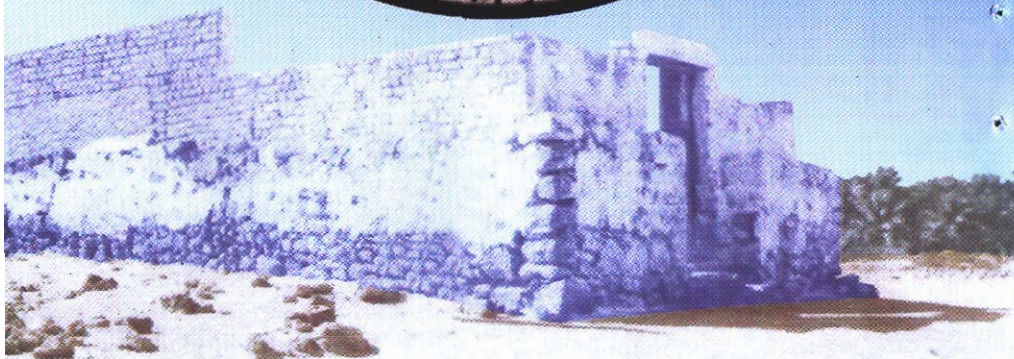


واوی مذنب کے کنارہ مسجد فصیح کی جگہ

موقع مسجد الفضیخ بجانب وادی مذنب

مسجد فصیح اور اسکی جگہ

مسجد الفضیخ قدیماً و موقعه



انہیں خیبر و شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قبا میں وادی مدینہ کے قریب	ربیع الاول ۳ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتوم <small>رضی اللہ عنہ</small>	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنو نضیر	سرکار مدینہ <small>ﷺ</small> کے قتل کی سازش
شہداء اسلام	کافر مقتول	مت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول	
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلا وطنی	سورہ حشر، اور شراب کی حرمت	

کعب بن اشرف اور اس کا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نبہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود و مشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلام دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و صحابیات رضی اللہ عنہن کے خلاف ہرزہ

هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر

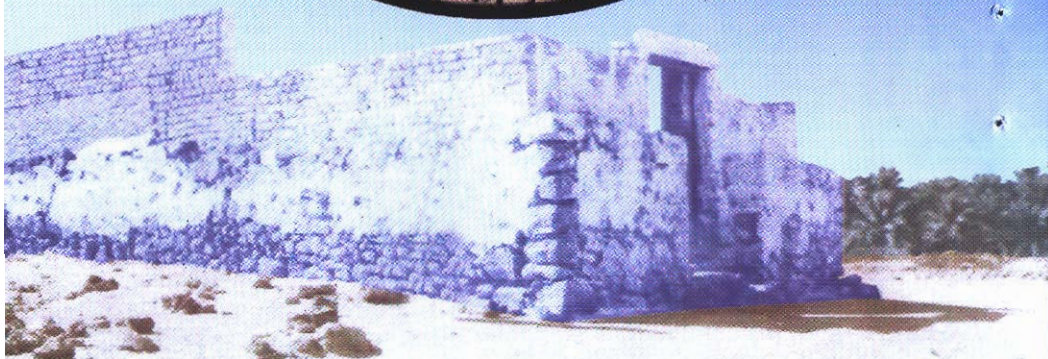


وادی مذینب کے کنارہ مسجد فضیخ کی جگہ

موقع مسجد الفضیخ بجانب وادی مذینب

مسجد فضیخ اور اسکی جگہ

مسجد الفضیخ قدیماً وموقعه



انہیں خیبر و شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قبا میں وادی مدینہ کے قریب	ربیع الاول ۳ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنو نضیر	سرکار مدینہ ﷺ کے قتل کی سازش
شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول	
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلا وطنی	سورہ حشر، اور شراب کی حرمت	

کعب بن اشرف اور اس کا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود و مشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلام دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و صحابیات رضی اللہ عنہن کے خلاف ہرزہ



کعب بن اشرف کا قلعہ اور کنواں

قلعة كعب الأشرف وبئرہ

کعب بن اشرف کے قلعہ کے کھنڈرات

قلعة كعب الأشرف



سرائی کرنے لگا۔ نتیجہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اسے قتل کر دیا گیا۔

اس کا قلعہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں بطحان ڈیم کے رستہ میں دائیں طرف واقع ہے۔ جو گریناٹ پتھروں کا بنا ہوا تھا، اس کے کھنڈرات اب بھی باقی ہیں اس کے جنوب مشرقی کونے میں ایک کنواں ہے۔

(قتل کا واقعہ): ارشاد نبوی ہوا: کعب بن اشرف نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے، اسے کون ٹھکانے لگائے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آقا میں حاضر ہوں۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسی مشن کی منصوبہ بندی اور تیاری میں تین دن تک کھانا بھی اہتمام سے نہ کھایا۔ بالآخر کعب کو ملے اور دونوں میں یہ گفتگو ہوئی: میں تم سے قرضہ لینے آیا ہوں۔ بس تم اپنی عورتیں بطور ضمانت میرے پاس رکھ دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم عرب کے خوبصورت شخص ہو۔ چلو اپنے بچے رہن رکھو۔ یوں لوگ انہیں طعنے دیں گے کہ تمہیں رہن رکھا گیا۔ البتہ ہمارا اسلحہ ضمانت رکھ لو۔ کعب مان گیا۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا میں اپنے چار ساتھیوں کو بھی لے آؤں۔

آقا ﷺ نے ان سب کو دعائیں دے کر روانہ کیا، رات کو کعب کے قلعے میں پہنچے تو محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں کو کہا: جب میں اس کو قابو کر لوں تو تم وار کر دینا۔ جب کعب آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ کیوں نہ بقیہ رات گھوم پھر کر خوش گپیوں میں گذاریں؟ کعب نے ہاں میں جواب دیا۔ تھوڑی دیر میرے بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سے کتنی اچھی خوشبو آ رہی ہے! کعب نے کہا: چونکہ میری فلاں بیوی عرب کی معطر عورت ہے۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے سر کی خوشبو سونگھ لوں۔ کعب نے اجازت دی۔ پھر تھوڑی دیر بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خوشبو سونگھنے کی اجازت لیکر اس کے سر کو قابو کر کے کہا: اللہ کے دشمن کو قتل کر دو۔ اور وہ قتل کر دیا گیا۔

جُرف

یہ علاقہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارہ پر واقع ہے، آبادی کے پھیلاؤ کے بعد وہ مدینہ منورہ کا محلہ بن گیا ہے اور جامعات روڈ اسکے درمیان سے گذرتی ہے، وہاں ایک تفریحی پارک بھی ہے جس کا نام ”حدیقۃ الخیل“ ہے۔

☆ آقائے مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر شام کے عیسائیوں کیساتھ جنگ کے لئے بھیجا، ابھی وہ جُرف میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا کہ انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسازی طبع کی اطلاع ملی، انہوں نے فیصلہ کیا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بحال ہو جانے کے بعد اگلا سفر طے کریں گے مگر اُس بے نیاز رب کی مرضی کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر آخرت شروع ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو روانہ کیا۔

☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مقام جُرف میں فوت ہوئے اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

☆ دجال جُرف میں آکر ٹھہرے گا لیکن اللہ کے فرشتے اُسے مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے آکر جبل اُحد کے پیچھے جُرف کی شور (نمکیلی) زمین میں ٹھہریگا تو فرشتے اس کو شام کی طرف بھگا دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (حدیث نمبر ۱۳۷۹ - ۲۹۴۳) مسند احمد کی روایت میں ہے کہ دجال وادی قناتہ کی شور زمین میں آئے گا۔ (حدیث نمبر ۵۲۵۳) تو مدینہ میں تین جھٹکے آئینگے جن سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۸۸۱) واضح رہے کہ وادی قناتہ کی گذرگاہ بھی جُرف کے قریب ہے۔

مسجد سبق

مسجد نبوی شریف کے شمال مغرب میں ۵۲۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، نویں صدی ہجری میں یہ مسجد اس میدان میں بنائی گئی جہاں آنحضور ﷺ کے زمانہ میں گھر سواری کی تربیت ہوتی تھی۔ مسجد کی موجودہ بلڈنگ شاہ فیصلؒ کے زمانہ میں تعمیر ہوئی اور اسکی مرمت شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی۔ واضح رہے کہ گھر سواری یہاں سے شروع ہو کر دو منزلوں پر مکمل ہوتی، پہلی منزل قبیلہ بنو زریق کی بستی اور دوسری منزل مقام حفیاء تھی۔

(حفیاء): مدینہ منورہ کے باہر جبل احد کی مغربی جانب غابہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ مسجد نبوی شریف سے تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں گھوڑوں کی ریہرسل یہاں تک ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھوڑوں کی ریہرسل کرائی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷) حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے درمیان تقریباً ۹ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

(بنو زریق): انصار کا مشہور قبیلہ ہے، انکی رہائش مسجد غمامہ اور مسجد نبوی شریف کی جنوبی طرف تھی جو کہ موجودہ شرعی عدالت کے قریب تھی۔

☆ انکی بستی میں ایک مسجد تھی جو مسجد بنی زریق کے نام سے معروف تھی۔ اسکی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت یہاں ہوئی چونکہ بنو زریق کے ایک شخص حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے دوران آنحضور ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ نے ان کو قرآن پڑھایا، جو انہوں نے مدینہ منورہ آ کر اپنے قبیلہ کو پڑھایا۔

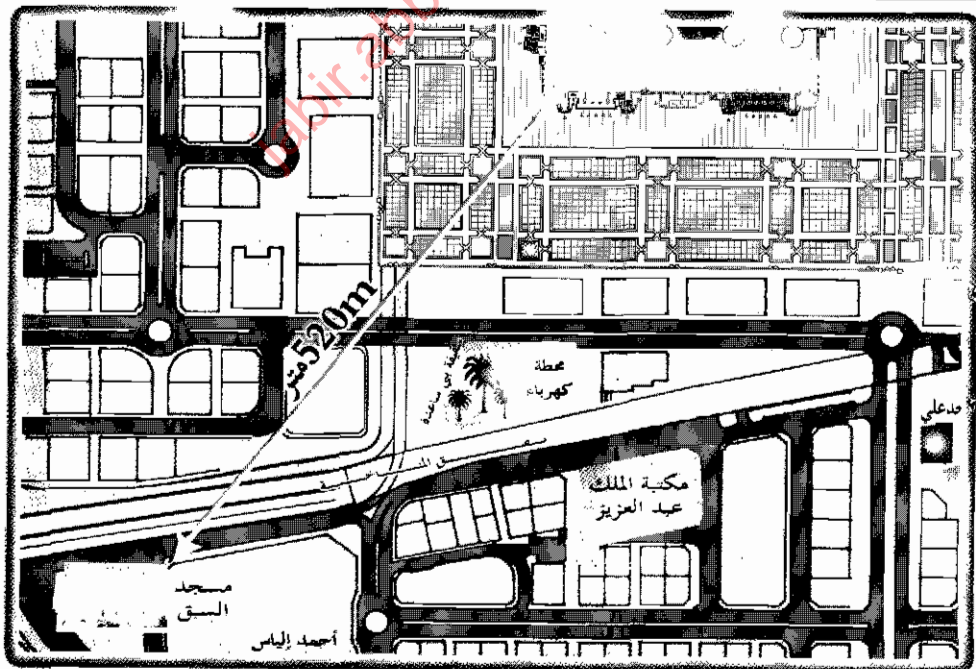


مسجد سبق

مسجد السابق

مسجد نبوی سے مسجد سبق کا محل وقوع

موقع مسجد السابق من المسجد النبوي



☆ اس بستی کا ایک تذکرہ گھڑسواری کی تربیت کے ذیل میں ملتا ہے کہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک گھڑسواری ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰)

☆ بُر ذروان بھی اسی بستی میں تھا جہاں ایک جادوگر منافق لبید بن اعصم نے آنحضور ﷺ پر جادو کر کے دفن کر دیا تھا اور حضرت جبریل علیہ السلام کے بتانے پر اُسے نکال دیا گیا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۷۶۵) اور اس جادو کے علاج کے طور پر حضرت جبریل علیہ السلام نے سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھی۔

ثنیۃ الوداع: لغت کے اعتبار سے پہاڑوں کے درمیان والے راستہ کو ثنیۃ کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں دو ثنیۃ مشہور ہیں ایک تو شمالی جانب ہے۔ خیبر ہوک اور شام جانے والے یہاں سے گزرتے ہیں، جو پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں سرک کی توسیع میں آ گیا۔ یہ ثنیۃ شارع سید الشہداء اور شارع ابو بکرؓ کے سنگم پر واقع تھا۔ جس کا فاصلہ مسجد نبوی شریف کے شمال مغربی کونے سے تقریباً سات سو پچاس میٹر ہے۔ اس پر ایک مسجد بھی بنی ہوئی تھی جو مسجد ثنیۃ الوداع کے نام سے مشہور تھی۔ دوسرا ثنیۃ قباء کی طرف تھا قبا کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے جانے والے وہاں سے گزرتے تھے اس کی تقریبی جگہ قباء کے قلعے اور مسجد جمعہ کے قریب ہے۔ آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے بنو نجار کی بچیوں نے طلع البدر علینا کا ترانہ یہاں پڑھا تھا۔

ثنیات و داعی پر پہنچ کر یاد آتے ہیں
طلوع بدر کے نغمے بنو نجار کی باتیں
زبان پر اشراق البدر علینا کی صدائیں تھیں
دلوں میں ما دعیٰ للہ داع کی دعائیں تھیں



شمالی ثنیۃ الوداع اور مسجد کا منظر

موقع ثنیۃ الوداع الشامیۃ والمسجد

مسجد الغمامہ اور بنو زریق کا علاقہ

مسجد الغمامۃ وموقع بنی زریق



مسجد شیخین

شارع سید الشہداءؑ کے قریب مسجد مستراح کے جنوب میں ۳۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غزوہ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ ﷺ اور حضرات صحابہؓ نے ایک رات یہاں قیام فرمایا، عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی، لشکر کی تنظیم نو کی، کم عمر صحابہؓ کو یہاں سے واپس بھیج دیا۔

اُحد کے دامنوں میں فوج باطل تھی قیام آراء

ہوا شیخین میں اللہ کا لشکر قیام آراء

موجودہ بلڈنگ ترکی دور کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور میں سنہ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء کے دوران اسکی مرمت ہوئی۔

مسجد مستراح

کہا جاتا ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے غزوہ احد سے واپسی پر یہاں آرام کیا، قریب ہی بنو حارثہؓ کا قبیلہ آباد تھا، غزوہ احزاب سے قبل جو خندق کھودی گئی وہ یہاں سے شروع ہو کر مساجد فتح تک چلی گئی تھی۔ یزید بن معاویہؓ کا لشکر اسی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز کے زمانہ میں مسجد مستراح کی موجودہ تعمیر و توسیع ہوئی۔ یہ مسجد سید الشہداءؑ روڈ پر واقع ہے۔

(بنو حارثہؓ): (اوس) انکی آبادی وادی قناتہ کے کنارے، مسجد شیخین کی شمالی

جانب، حرہ شرقیہ کے مغربی حصہ میں اور شارع سید الشہداءؑ کے قریب واقع تھی۔

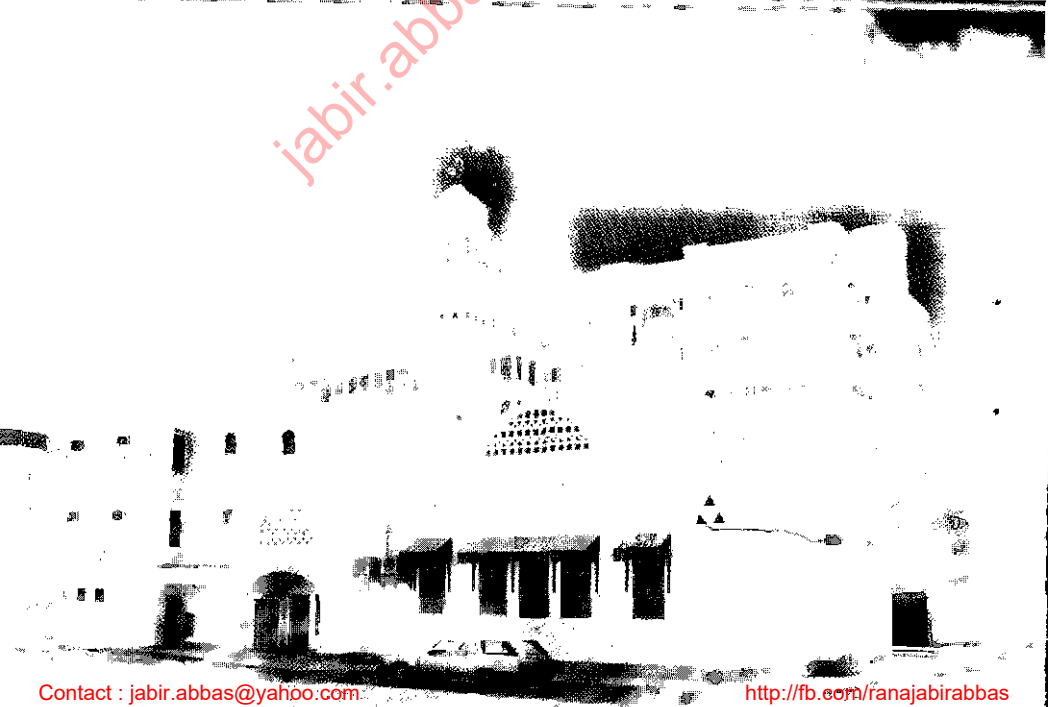


مسجد شيخين

مسجد الشيخين

مسجد مستراح كاچيدو وندیم منظر

مسجد المستراح



☆ یہ اُن دو قبیلوں میں سے ایک ہیں جنکی بابت سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ ﴿اِذْ هَمَّتْ طَافَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا...﴾ نازل ہوئی اور انہی کے بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۱۳ ﴿وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ النَّبِيَّ يَقُولُونَ اِنْ بَيَّوْتُنَا عُدُوَّةَ...﴾ نازل ہوئی۔

☆ انہیں نماز عصر کے دوران تحویل قبلہ کی اطلاع ملی تو باقی دو رکعتوں میں وہ قبلہ رو ہو گئے۔

☆ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ بنو حارثہ کے علاقے میں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ تم حدود حرم سے باہر ہو، پھر مڑ کر دیکھا تو فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۶۹)۔

☆ خندق کا آغاز انہی کے علاقے سے ہوا اور جبل سلع کے سامنے سے گذر کر جبل بنی عبید کے پاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ یزید بن معاویہؓ نے لشکر بھیجا تو اہل مدینہ نے خندق کو از سر نو تازہ کر لیا۔ جب لشکر کو راستہ نہ ملا تو بنو حارثہ کے علاقے سے مدینہ منورہ داخل ہوا، اور قریب ہی واقعہ حرہ پیش آیا۔

☆ انہی بنو حارثہ میں سے حضرت محمد بن مسلمہؓ بڑے عالم اور بہادر تھے، بعض غزوات میں آنحضور ﷺ نے انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب کعب بن اشرف یہودی نے مسلم خواتین کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا تو مسلمانوں کو گراں گذرا، آنحضور ﷺ نے فرمایا: کون اس یہودی کا کام تمام کرے گا؟ محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ اس ذمہ داری کے احساس میں تین دن تک کھانا پینا چھوڑے رکھا۔ بس اتنا کھاتے کہ جان بچی رہے، تا آنکہ اُسے قتل کر کے دم لیا۔

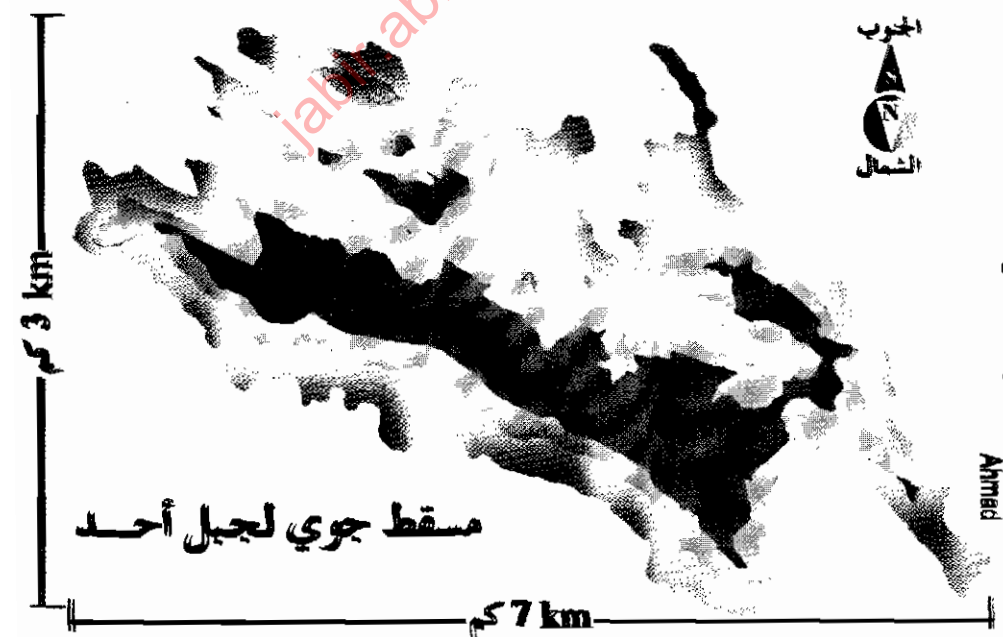


مسجد المستراح اور قلعہ کا قدیم منظر

مسجد المستراح قديماً وبجانبه القلعة

جبل احد کا فضائی نقشہ

مسقط جوي لجبل أحد



جبل احد

مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے۔ اسکی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے، اس کی مختلف چوٹیاں ہیں۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں:

مسجد نبوی سے فاصلہ	لمبائی	چوڑائی	محیط	سطح زمین سے	سطح سمندر سے
۴ کیلومیٹر	۴،۴ وے کیلو میٹر	۱،۴ وے کیلو میٹر	۱۹ کیلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کیلومیٹر

(اُحد کی فضیلت): آنحضور ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے

محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۹۳)

اُحد کا منظر سحر ہے کتنا جاذبِ نظر اُدھر بھی لالہ زار ہے اُدھر بھی لالہ زار ہے ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے، پہاڑ بلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۶۷۵)

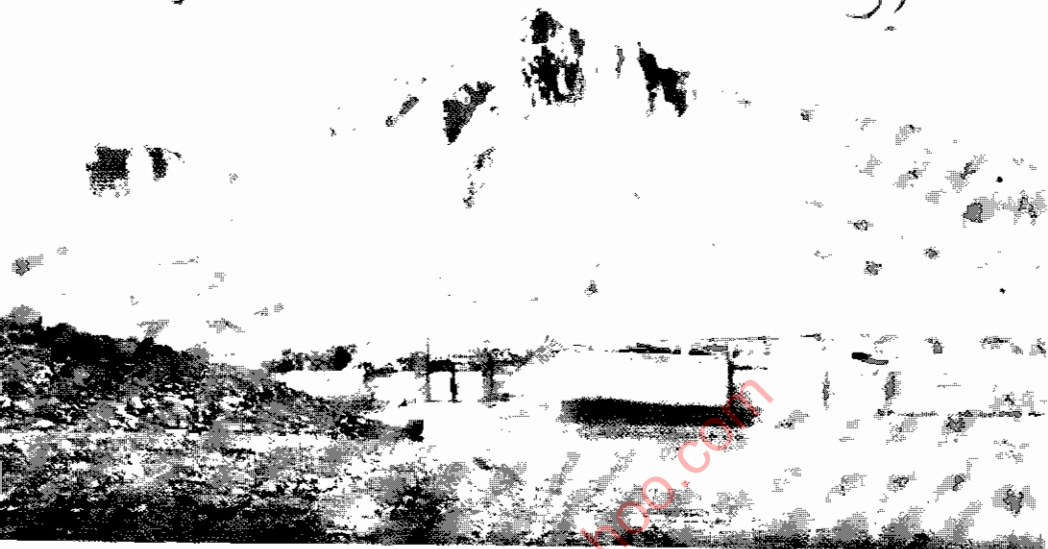
میدانِ اُحد کی صبح پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں اس کیف و سرور کے عالم میں جیسے تھے ہمیں، ہم کیا کیسے

(جبلِ رماۃ (تیر اندازوں کا پہاڑ): دادی قناتہ کے کنارے اور شہداء اُحد کی جنوبی

طرف چھوٹا سا پہاڑ ہے جنگِ اُحد کے روز نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کو اس پر کھڑا کیا اور فرمایا: دشمن کے سواروں کو ہمارے پیچھے سے حملہ آور ہونے سے روکنا، جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں تم یہاں ثابت قدم رہنا۔

فلک ٹوٹے زمیں پھٹ جائے موت آئے کہ دم نکلے مگر ہرگز نہ ہادی کی اطاعت سے قدم نکلے شکست و فتح کی اچھی بری کوئی بھی صورت ہو تمہاری رائے میں ہم کو مدد کی بھی ضرورت ہو جے رہنا اسی ٹیلے پہ ہر دم باخبر رہنا کوئی صورت ہو مضبوطی سے اپنے حال پر رہنا

ان شهداء جبل الرماة



شهداء احد کا قبرستان اور جبل احد

جبل الرماة

مقبرة شهداء احد

جبل الرماة

jabir.abbas@yahoo.com

مشرکین کو شکست ہوئی تو اکثر تیر اندازوں نے خیال کیا کہ جنگ ختم ہو گئی ہے لہذا وہ مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ مشرکین نے یہ محاذ خالی دیکھا تو مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ آور ہوئے نتیجہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے، رسول رحمت ﷺ بھی زخمی ہو گئے اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

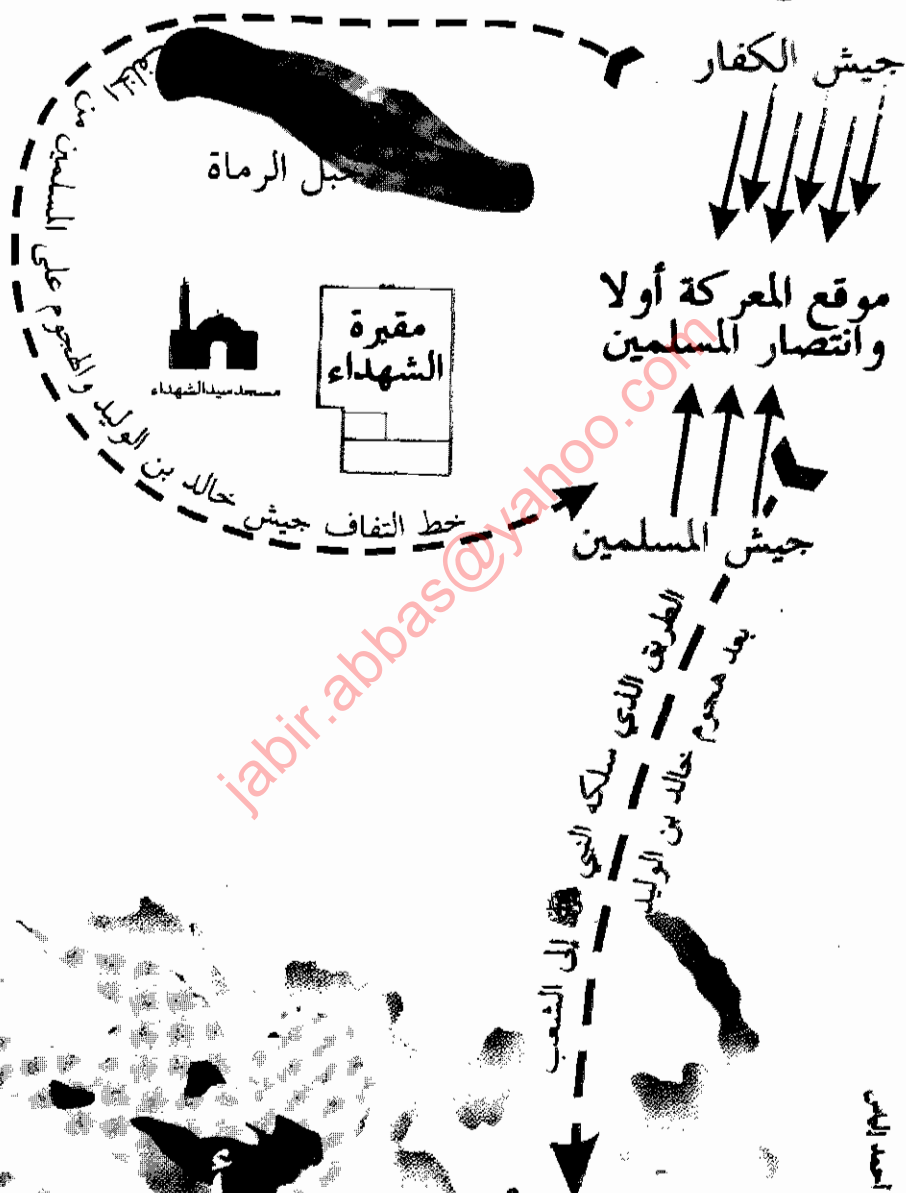
☆ اسی پہاڑ کے مشرقی دامن میں چھپ کر وحشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جنہیں آقائے مدنی ﷺ نے سید الشہداء کے لقب سے نوازا۔

☆ اس پہاڑ کے جنوب مشرقی کنارہ پر ایک تاریخی مسجد تھی جو مسجد صبح یا مسجد عینین کہلاتی تھی۔ اس پہاڑ کی بابت مزید معلومات:

جبل احد سے جبل رماۃ کا فاصلہ	مقبرہ شہداء احد سے فاصلہ	جبل رماۃ کی لمبائی	جبل رماۃ کی چوڑائی	محیط	بلندی
۸۱۵ میٹر	۵۷ میٹر	۷۷ میٹر	۵۵ میٹر	۳۸۱ میٹر	۲۰ میٹر

(غزوہ احد): مشرکین مکہ غزوہ بدر میں شکست کا انتقام لینے کیلئے مدینے پر حملہ آور ہوئے تو احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ آقائے مدنی ﷺ ایک ہزار مجاہد لیکر نکلے۔ جن میں سے تین سو افراد عبداللہ بن ابی منافق کے ہمراہ میدان جنگ سے واپس آ گئے۔ دغا بازی سے نامردوں نے آئین وفا توڑا صفیں کر کے مرتب لشکر اسلام کو چھوڑا خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے بروئے لشکر شیطان یہ آدم زاد باقی تھے آپ ﷺ نے اپنے لشکر کی پشت احد پہاڑ کی طرف کی اور پچاس تیر اندازوں کو قریبی پہاڑی پر کھڑا کیا، جب مسلمانوں کو فتح ہو گئی اور وہ مال غنیمت جمع کرنے کیلئے اپنی جگہ سے ہٹے تو مشرکین نے ادھر سے دوبارہ حملہ کر دیا، اور نبی رحمت ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ صحابہؓ نے بھرپور دفاع کیا۔ آپؐ نے احد کی ایک گھاٹی میں پناہ لی، مسلمان از سر نو وہاں اکٹھے ہو گئے اور آپؐ نے نماز ظہر بیٹھ کر پڑھی۔ مزید معلومات:

وادي قناة



موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	کفار کی تعداد	فوری سبب
جبل احد کا میدان	شوال ۳ھ ۶۲۵ء	حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	۷۰۰ جن میں ۵۰ سوار تھے	۳۰۰۰ جن میں ۲۰۰ سوار تھے	قریش کا حملہ اور اہل مدینہ کا دفاع
مسلم علمبر دار	کافر علمبر دار	مسلم شہداء	کافر مقتول	مدت جنگ	نتیجہ
حضرت مصعبؓ پھر حضرت علیؓ	ابوسفیان	۷۰ جن میں ۴۰	۲۲	چند گھنٹے	۱۲۱ء سے ۱۸۰ء تک آل عمران کی ۶۰ آیات

مسجد فصح

اُحد پہاڑ کے دامن میں غار کے نیچے واقع ہے، روایات میں ہے کہ جنگ احد کے دن آنحضور ﷺ نے یہاں ظہر کی نماز ادا کی۔ مسجد منہدم ہو چکی ہے، محراب اور دیواروں کے آثار باقی ہیں۔ اُس کے ارد گرد ایک حفاظتی جنگلہ نصب کیا گیا ہے۔

(شہداء اُحد کا قبرستان): رسول رحمت ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرات شہداء احد رضی اللہ عنہم کو میدان قتال میں دفن کیا گیا۔ اُنکی زیارت مسنون ہے۔ وہاں حاضری کے موقع پر یہ مسنون دعا پڑھیں: ”السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لللاحقون أسأل اللہ لنا ولکم العافیة“۔

زائر کو چاہیے کہ یہاں شرک و بدعت والا کوئی کام نہ کرے مثلاً حضرات شہداء رضی اللہ عنہم سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کرنا، وہاں نذرانے پیش کرنا، دھاگے

مسجد فتح

مسجد الفصح

جبل احد کا حسین منظر

منظر جمیل جبل احد

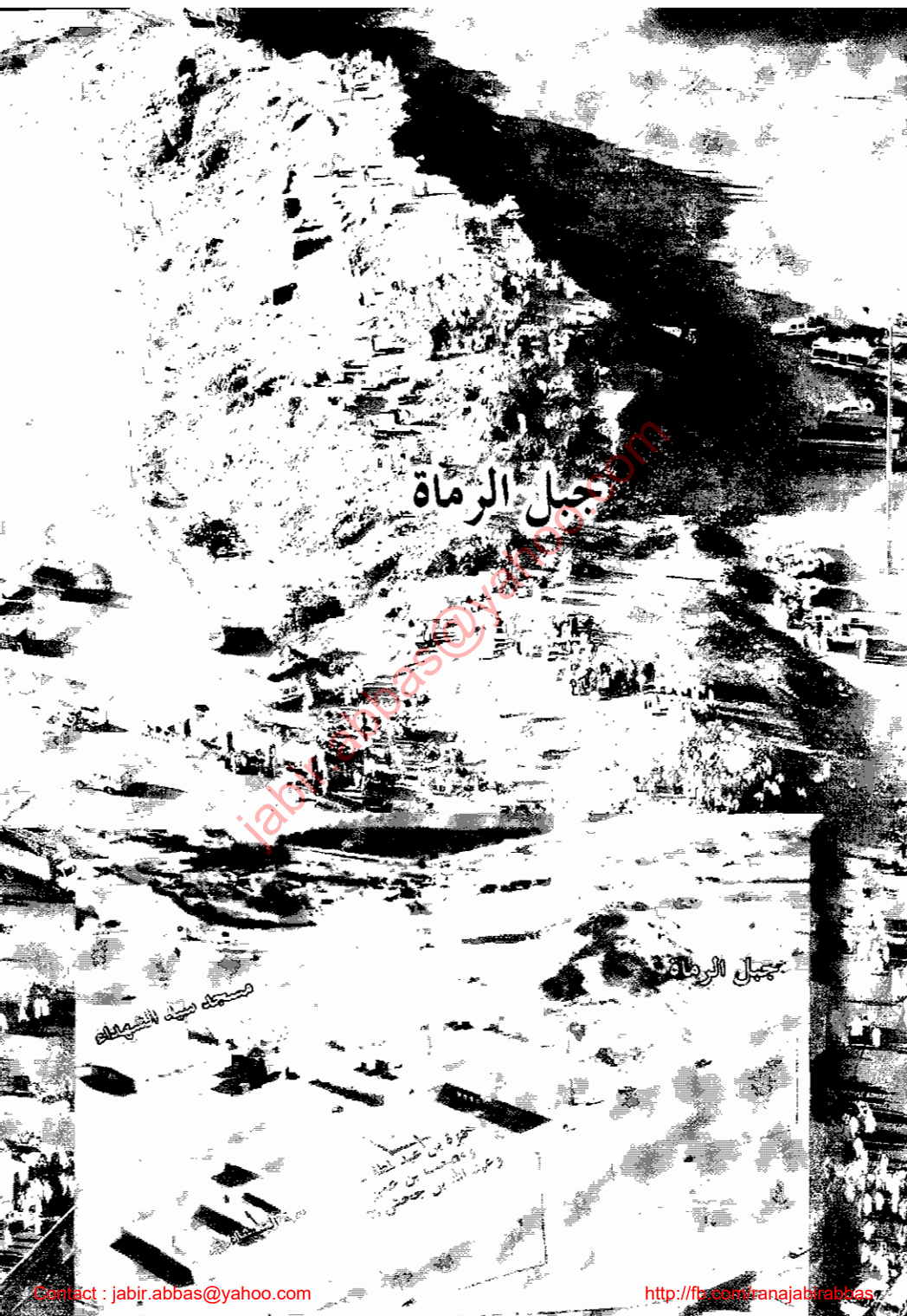


باندھنا، پیسے اور خطوط ڈالنا، دیواروں کو چومنا اُن سے چٹنایا طواف کرنا وغیرہ۔

غزوہ حمراء الاسد: حمراء الاسد ایک وسیع جگہ ہے جو جبل عیر کے قریب مدینہ منورہ کی جنوبی سمت تقریباً ۶۱ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ یہاں ایک پہاڑ بھی ہے جو جبل حمراء الاسد کے نام سے متعارف ہے اور ایسا علی میقات سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واضح نظر آتا ہے۔

اس غزوہ کا پس منظر یہ ہے کہ قریش میدان احد سے لوٹے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ جب تم نے مسلمانوں پر غلبہ پالیا تھا پھر ان کو چھوڑ کیوں دیا؟ واپس چلو تا کہ باقی لوگوں کو بھی ختم کر دیں۔ بارگاہ نبوت میں یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کفار کے تعاقب کا حکم دیا۔ زخمی صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے آقا ﷺ کے اشارہ پر حمراء الاسد روانہ ہو گئے، قرآن کریم کی یہ آیت اُنکی مدح سرائی میں نازل ہوئی ”ایسے مومن جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہا...“ (سورۃ آل عمران: ۱۷۲) بعض کفار نے مسلمانوں کو ڈرانا چاہا کہ قریش تو تمہیں واپس آ کر ختم کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو مسلمانوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ جب کفار کو مسلمانوں کی روانگی اور اپنے اللہ پر پختہ اعتماد کی اطلاع ملی تو وہ واپس مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

سنہ	مسلم تعداد	کفار کی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب	نتیجہ
شوال ۳ھ ۶۲۵ء	۵۳۰	۲۹۷۰	سیدنا علی رضی اللہ عنہ	قریش کا دوبارہ حملہ کا پروگرام	قریش مکہ واپس چلے گئے



جبل الرماة

جبل الرماة

مسجد سيد الشيماء

خزانة من عند الله
وعصبة من عند
وعبد الله من جحش

مسجد رایہ

خندق کی کھدائی کے دوران آپ ﷺ کا خیمہ ذباب پہاڑی پر نصب تھا، وہاں مسجد بنادی گئی شاہ فہد کے دور حکومت میں اسکی ترمیم و توسیع کی گئی۔

(جبل ذباب): اس کو جبل رایہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے سے تقریباً ۴۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور جبل سلح کی شمالی جانب ۱۵۰ میٹر دور شارع عثمان ؓ (شارع عیون) کے شروع میں واقع ہے۔ خندق کی کھدائی کے دوران آپ کا خیمہ اس پر نصب تھا تاکہ آپ کام کی نگرانی فرمائیں۔ پھر اس جگہ مسجد بنا دی گئی جو مسجد رایہ کے نام سے متعارف ہے۔ اس پہاڑ کی شمالی طرف وہ مشہور معجزہ رونما ہوا جس میں آپ کی ضرب سے سخت چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی اور ایک چمک نمودار ہوئی جس نے پورے مدینے کو روشن کر دیا نیز حضرت جبریلؑ نے خوشخبری دی کہ آپ کی امت قیصر و کسریٰ کے محلات اور صنعاء کو فتح کرے گی۔

زبان پاک سے اللہ اکبر کی صدا نکلی لگائی ایک ضرب ایسی کہ پتھر سے ضیاء نکلی ضیاء ایسی کہ چمکے جس سے دامن کو ہساروں کے کھلے اہل نظر پر باب کچھ رنگیں نظاروں کے اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ منافقین نے اس خبر کو جھٹلایا۔ اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں: آپ کہیں: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ [آل عمران: ۲۶]

خندق کی کھدائی

جب مشرکین کے قبائل اکٹھے ہوئے کہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑیں

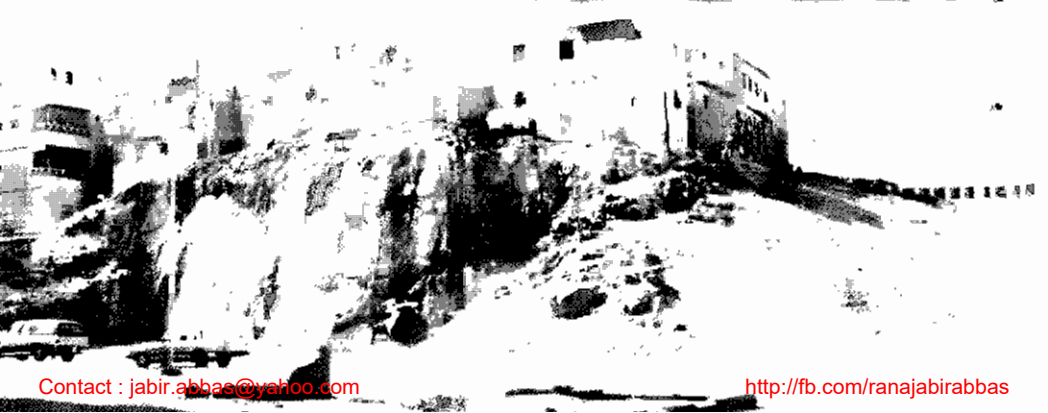


مسجد رایہ

جیل ذباب

مسجد الراية

جیل ذباب



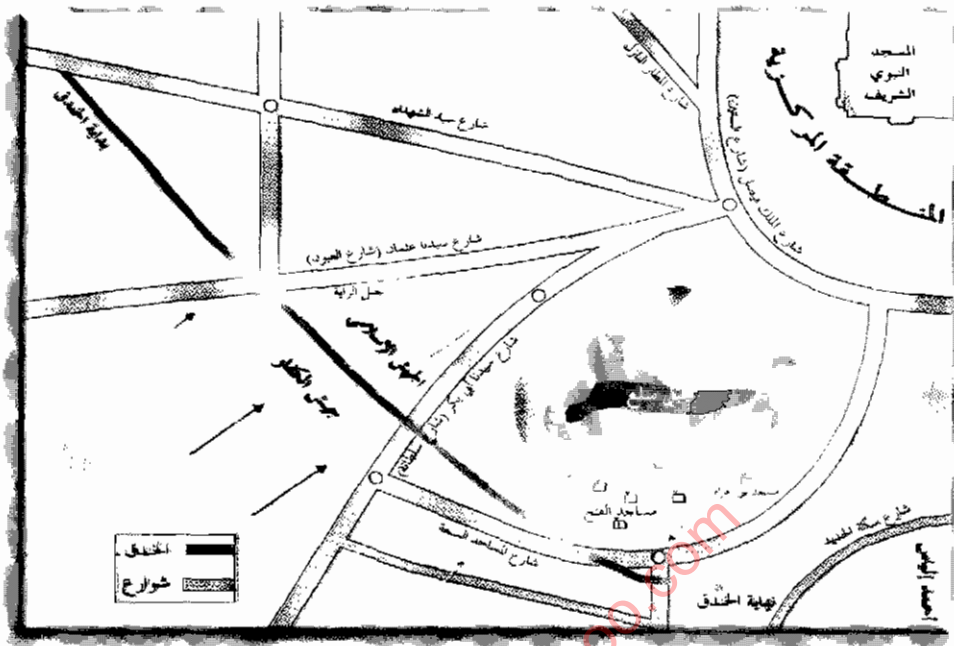
تو آقائے مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کی تجویز پیش کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمائی اور بنو حارثہ کی آبادی سے بنو عبید کے پہاڑ تک خندق کھودنے کی تجویز طے ہوئی۔

میری رائے میں خندق کھود لیں ہم گرد لشکر کے مہیا ہوں ہمارے سامنے انہار پتھر کے اگر ایک خطہ محفوظ میں ہو فوج اسلامی تو دیکھیں گے عدو اس مرتبہ بھی روئے ناکامی رسول پاکؐ نے اس رائے کی تحسین فرمائی پسند خاطر عالی ہوئی سلمانؓ کی دانائی اور ہر دس افراد کے گرد پ نے ۲۰ میٹر خندق کھودی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ کام کیا۔ آپؐ یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر تیرا فضل و احسان نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی ہم خیرات نہ کرتے اور نماز نہ پڑھتے، ہم پرسکون نازل کر اور دشمن کے سامنے ثابت قدم رکھ، ان کفار نے ہم پر لڑائی مسلط کی ہے لیکن ہم انہیں فتنہ و فساد پھیلانے نہیں دیں گے۔ جب مشرکین نے خندق دیکھی تو حیران ہو کر کہا: اللہ کی قسم عربوں میں یہ تدبیر متعارف نہ تھی۔

مگر خندق نے کھنڈت ڈال دی انکی انگلیوں میں نہ پیش آئی تھی یہ صورت عرب کو اپنی جنگوں میں الغرض مسلمانوں کی دفاعی تدبیر کامیاب ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء کی۔ اندازہ یہ ہے کہ خندق مسجد مستراح کے قریب سے شروع ہو کر جبل ذباب کے شمال سے گذرتی ہوئی مساجد فتح کے قریب پہنچ کر مکمل ہوئی جسکی لمبائی تقریباً ۲.۵ کیلومیٹر، چوڑائی ۴ میٹر اور گہرائی ۳ میٹر تھی۔ واللہ اعلم۔

جنگ خندق: جنگ سے پہلے خندق کھود لینے کے سبب یہ نام متعارف ہوا۔ کفار کے گروہ مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے آئے تھے لہذا اسے جنگ احزاب بھی

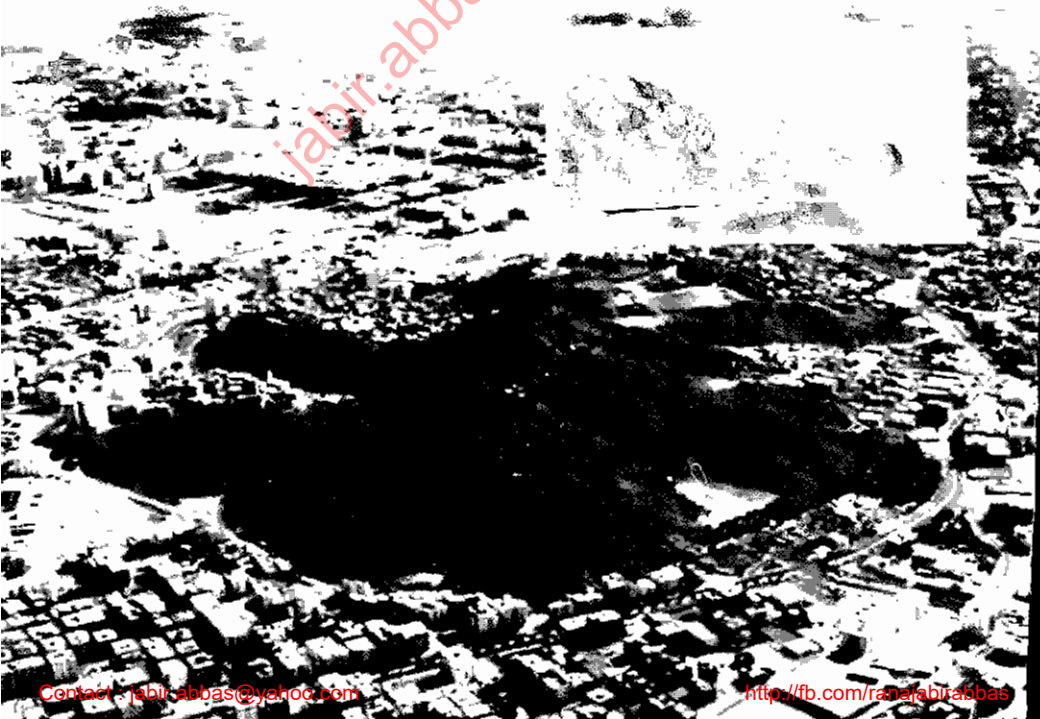


خندق اور جنگ خندق کا تقریبی نقشہ

جیل سلع

رسم تقريبي للخندق والغزوة

منظر جبل سلع



کہتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوا۔ نبی خاتم ﷺ نے بہت دعائیں کیں جو بالآخر قبول ہوئیں۔ اللہ کے فرشتوں نے کفار کے خیموں کی طنائیں کاٹ دیں۔ کفار کے گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرائے، انکے دلوں میں رعب آ گیا، فرشتوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا تو کافر بھاگ گئے۔

اُمّی دوڑتی اُٹھتی ہوئی بڑھتی ہوئی آندھی زمیں کو روندتی افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی
توے لئے آندھی چولہوں میں ہنڈیاں بجھ گئی آگیں جھلس کر رہ گئے مرنے والے کپڑوں میں لگیں آگیں
نہ چولہا تھا نہ ہنڈیا تھی نہ خیمہ تھا نہ ڈیرا تھا فظ دہشت ہی دہشت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا
غزوہ خندق کی بابت مزید تفصیلات:

موقع محل	سنہ	مسلمانوں کی تعداد	کفار کی تعداد	مدت جنگ	فوری سبب
سلح پہاڑ کا مغربی دامن	شوال ۵ھ ۶۲۷ء	۱۳۰۰۰ اور بقول ابن حزم ۹۰۰	۱۰۰۰۰	۲۲ دن	کفار مکہ اور حلیفوں کا حملہ
مسلم شہداء	مقتول کافر	قائد اسلام	قائد کفار	نتیجہ	نزول قرآن
۸		نبی خاتم ﷺ	ابوسفیان	دفاع مدینہ میں کامیابی	سورہ احزاب کی آیت ۲۵ تا ۲۹ آل عمران کی آیت ۲۶

(جبل سلح): مدینہ منورہ کے عین وسط میں ایک بڑا پہاڑ ہے، اس کے مغربی دامن میں قبیلہ بنو حرام کی آبادی تھی، قریب ہی وہ غار ہے جس میں نبی اکرم ﷺ جنگ خندق کے دوران رات کو قیام فرماتے۔ اسی پہاڑ کے ایک ٹیلے پر آپ ﷺ کا خیمہ تھا جہاں آپ ﷺ جنگی صورتحال کی نگرانی فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے۔

☆ آپ ﷺ کی بعض دعائیں یہ ہیں: اے اللہ! قرآن نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے کفار کو شکست دے اور انکے قدم اکھاڑ دے۔

لا إله إلا الله ومحمد آخر رسله وخطيب الأنبياء ومحمد فلا شئ بعده

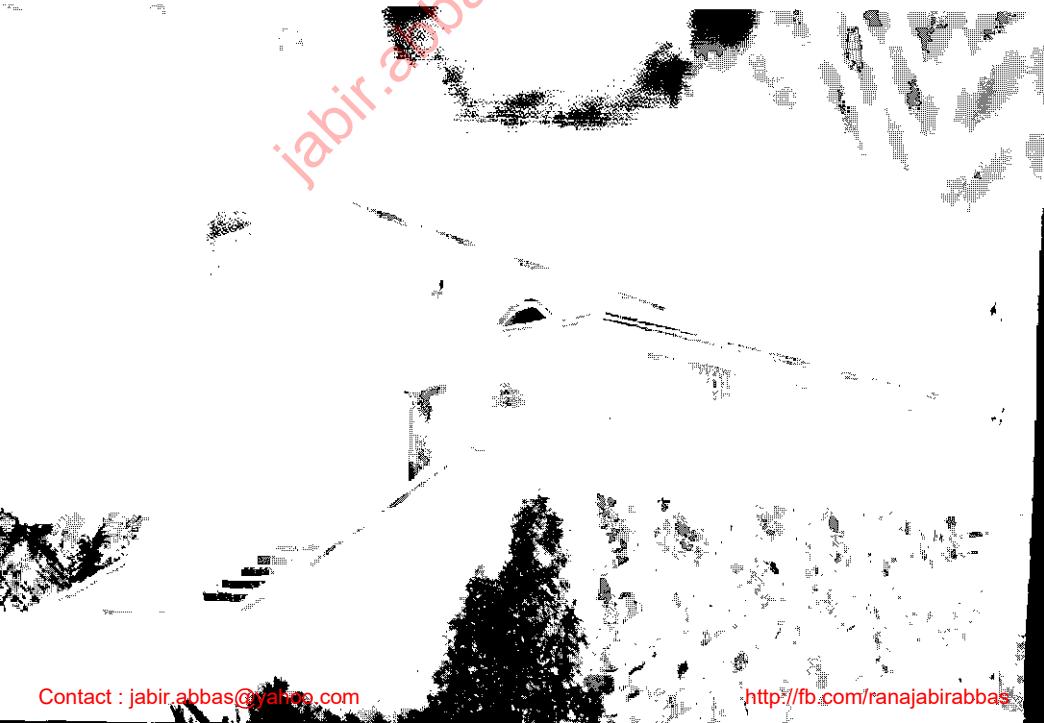


مساجد سبعة كآدم منظر

مسجد فتح

منظر للمساجد السبعة قديماً

مسجد الفتح



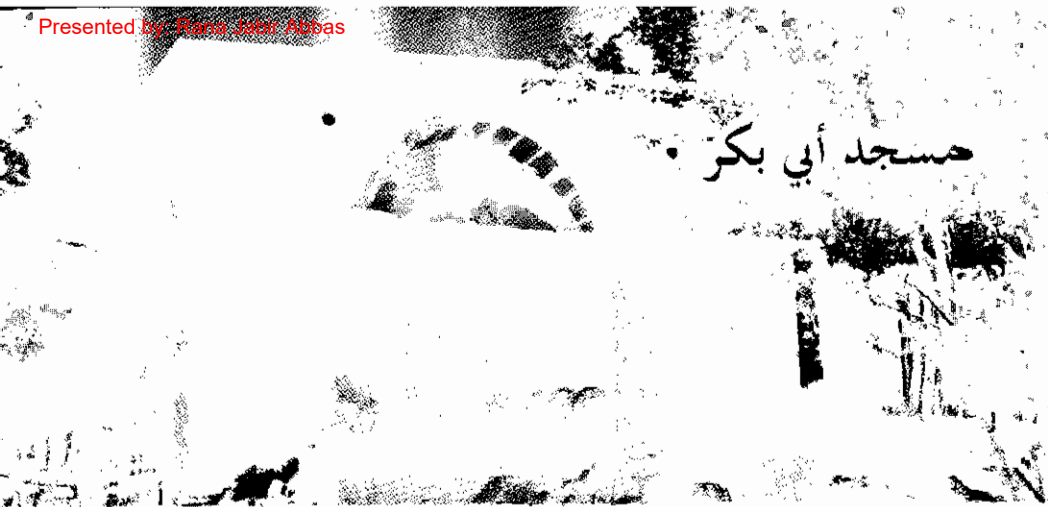
☆ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی اور کفر کی جماعتوں پر اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی نہیں۔
☆ بدھ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام فتح و نصرت کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔
بعد میں وہاں جو مسجد بنائی گئی وہ مسجد فتح کے نام سے متعارف ہو گئی۔

یہ پہاڑ مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے، حکومت سعودیہ نے اس کے ارد گرد لوہے کے مضبوط جنگلے نصب کر دیئے ہیں، اور اس کی خوبصورتی کیلئے مصنوعی آبشار بنائے ہیں جنگ خندق کے دوران اسی پہاڑ کے دامن میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا قیام تھا، اسے اب میدان فتح کہتے ہیں، حکومت سعودیہ نے یہاں ایک خوبصورت باغیچہ بنا دیا ہے جسے باغیچہ فتح کا عنوان دیا گیا اس کی وسعت ۶۰۷ مربع میٹر تھی لیکن ۱۴۲۴ھ میں بننے والی مسجد خندق سے اس میدان فتح کا رقبہ کم ہو گیا ہے۔ جبل سلع کی بابت مزید معلومات:

مسجد نبوی سے فاصلہ	بلندی	لمبائی	چوڑائی	محیط
۶۹۰ میٹر	۱۰۰ میٹر	۱۰۵۰ میٹر	۳۱۵ سے ۹۲۰ میٹر تک	۴۲ کیلو میٹر

پہاڑیوں کے سلسلے جد اجد ا طے کہیں پہ جو بہار ہے کہیں پہ آبشار ہے
میں وہ ارض پاک ہے شرف دیا گیا جسے کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سا گئی مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے

(مساجد سابعہ): سلع پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں: مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، مسجد عمرؓ، مسجد سعد بن معاذؓ، اور مسجد ابو بکرؓ غزوہ خندق کے دوران مسجد فتح کی جگہ آنحضور ﷺ نے دعائیں کیں شاہ فہد کے زمانہ میں انہیں سے بعض مساجد کی ترمیم کی گئی۔ ۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد خندق کے نام سے ایک بڑی مسجد بنائی گئی ہے اور مساجد سابعہ میں سے بعض مسجدیں اس میں شامل ہو گئی ہیں۔



نے فیصلہ دیا کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور انکی آل اولاد کو غلام بنالیا جائے۔
اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر	مسلم	یہودی	مسلم	فوری سبب
		مدینہ	مجاہد	تعداد	علمبردار	
عوالی میں مقام حاجزہ	ذیقعدہ ۵۵ھ = ۶۲۷ء	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ	۳۰۰۰ یا ۹۰۰	۶۰۰ جنگجو	حضرت علیؓ	غزوہ خندق میں غزاری، معاہدے سے دستبرداری
کافر علمبردار	مدت محاصرہ	مسلم شہداء	کافر مقتول	نتیجہ	فیصل	نزول قرآن
کعب بن اسد	۲۵ راتیں	۱+۱	۶۰۰	جنگجوؤں کا قتل اور آل اولاد کی غلامی	حضرت سعد بن معاذؓ	سورہ احزاب کی آیت ۲۷، ۲۶

مسجد میقات

مدینہ منورہ سے ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے۔ امام الانبیاء ﷺ مکہ مکرمہ جاتے اور آتے ہوئے یہاں ٹھہرتے اور نماز ادا فرماتے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی تعمیر نو اور توسیع ہوئی جس میں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ گنبد کی بلندی ۲۸ میٹر اور مینار کی بلندی ۶۳ میٹر ہے۔
اخراجات کا اندازہ دو سو ملین ریال ہے۔



مسجد الميقات اور ميقاتوں میں قدم مسجد منارین

مسجد منارتین

منارتین دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ یہ مسجد اُنکے قریب ہونے کی وجہ سے مسجد منارتین کہلاتی ہے۔ اس کا محل وقوع مسجد عنبر یہ اور دوسری گول سڑک کے درمیان ہے اور پٹرول پمپ سے چند میٹر کے فاصلہ پر ہے، مسجد منہدم ہو چکی تھی اور پتھروں کا ڈھیر اُس کی نشاندہی کرتا تھا۔

☆ اس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۲۴ھ میں اسکی تعمیر و توسیع کرائی۔

بیداء (آیت تیمم کے نزول کی جگہ)

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۹ کلو میٹر کے فاصلہ پر صحراء ہے، ذوالحلیفہ (ایبار علی) کے بعد بیداء کا علاقہ ہے پھر ذات الحیش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جب ہم بیداء یا ذات الحیش پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ آپ ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ٹھہرے رہے اور قریب قریب پانی دستیاب نہ تھا۔ بعض لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی کہ دیکھو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو روکے ہوئے ہے، یہاں پانی دستیاب نہیں، اور قافلے کے ہمراہ بھی پانی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا۔ صبح ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج دی کہ ایسی حالت میں تیمم کر لیا کرو، حضرت اُمید بن حذیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابو بکرؓ کی اولاد تمہارے طفیل عطاء ہونے والی یہ کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بالآخر جب اونٹ رواں لگی کیلئے اٹھا تو میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ (تفصیل: صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۴)

☆ بیداء کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ایک لشکر کعبہ پر

حملہ کرنے آئے گا۔ وہ بیداء میں دھنس جائے گا۔ (صحیح بخاری نمبر ۲۱۱۸)

انصار کے بعض قبائل

بنو نجار: نبی اکرم ﷺ کا ننھیال قبیلہ ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پردادا جناب ہاشم نے بنو نجار کی خاتون سلمیٰ بنت عمرو سے شادی کی تھی۔ آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب انہی کے فرزند ہیں۔ بنو نجار کے لئے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو گی کہ پیغمبر آخرازمائیں ﷺ کا خاندانی تعلق ان سے ہے۔

آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر طرف سے مرحباً مرحباً کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں لیکن آنجناب ﷺ بنو نجار کے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرما ہوئے، چونکہ حکم الہی کے مطابق اونٹنی یہیں آ کر بیٹھی تھی۔

☆ بنو نجار کی زمین پر ہی مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ ☆ حضرت حارثہ بن نعمان بنو نجار کے ایک فرد تھے جنہوں نے مسجد نبوی شریف کے ارد گرد اپنی مملوکہ زمین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی کہ اپنی بیویوں کے مکانات بنائیں اور مہاجر صحابہؓ میں تقسیم کر دیں۔ ☆ شاعر رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بھی بنو نجار میں سے تھے۔ ☆ انھیں میں سے حضرت امّ بردہؓ تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا، اور وہ انہی کی گود میں فوت ہوئے۔

☆ انصار کے اولین مبلغ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا جو بقیع میں سب سے پہلے دفن ہوئے۔

☆ بنو نجار کا اطلاق درج ذیل قبائل اور ان کی اولاد پر ہوتا ہے: بنو عدی، بنو مالک، بنو مازن اور بنو دینار۔ ☆ بنو نجار کی خدمات کے پیش نظر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں سب سے افضل بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالمطلب، پھر بنو حارث اور پھر بنو ساعدہ ہیں جبکہ بحیثیت عمومی تمام انصاری قبائل میں فضیلت ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۳۰۰)

بنو حارث

ان کو بلحارث بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کی آبادی عوالی میں سخ مقام پر قربان کے قریب تھی۔ انصار کے قبائل میں فضیلت کے اعتبار سے تیسرے نمبر تھے۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انہیں کے ہاں قیام کیا، اور نبی ﷺ نے اسی قبیلہ کے حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اُن کا بھائی بنایا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے آنحضور ﷺ کی شادی مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی۔ رواگی کی بابت روایت ہے کہ اسی قبیلے میں اُن کے قیام کے دوران ہوئی۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۸۹۴)۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی قبیلے کی خاتون حضرت حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ آپ کا انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں پھر ام کلثومؓ نامی بچی پیدا ہوئی۔

☆ اسی قبیلے کے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہو جانے کے بعد گفتگو کی۔ ☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے، شاعر رسول ﷺ تھے۔ غزوہ موتہ کے امیر تھے وہیں شہید ہوئے۔

☆ انہی میں سے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو آخری وقت میں فرمایا: اے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا: جزاک اللہ عنا خیرا۔ اور میری قوم کو سلام کہنا اور پیغام دینا کہ: خدا را بیعت عقبہ کی رات آنحضور ﷺ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا۔ اللہ کی قسم تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اگر تم میں ایک فرد بھی زندہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچے۔

☆ انہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ ﷺ سے میراث کی بابت پوچھنے آئیں تو سورہ نساء کی نمبر ۱۱ اور بعد والی آیات نازل ہوئیں۔

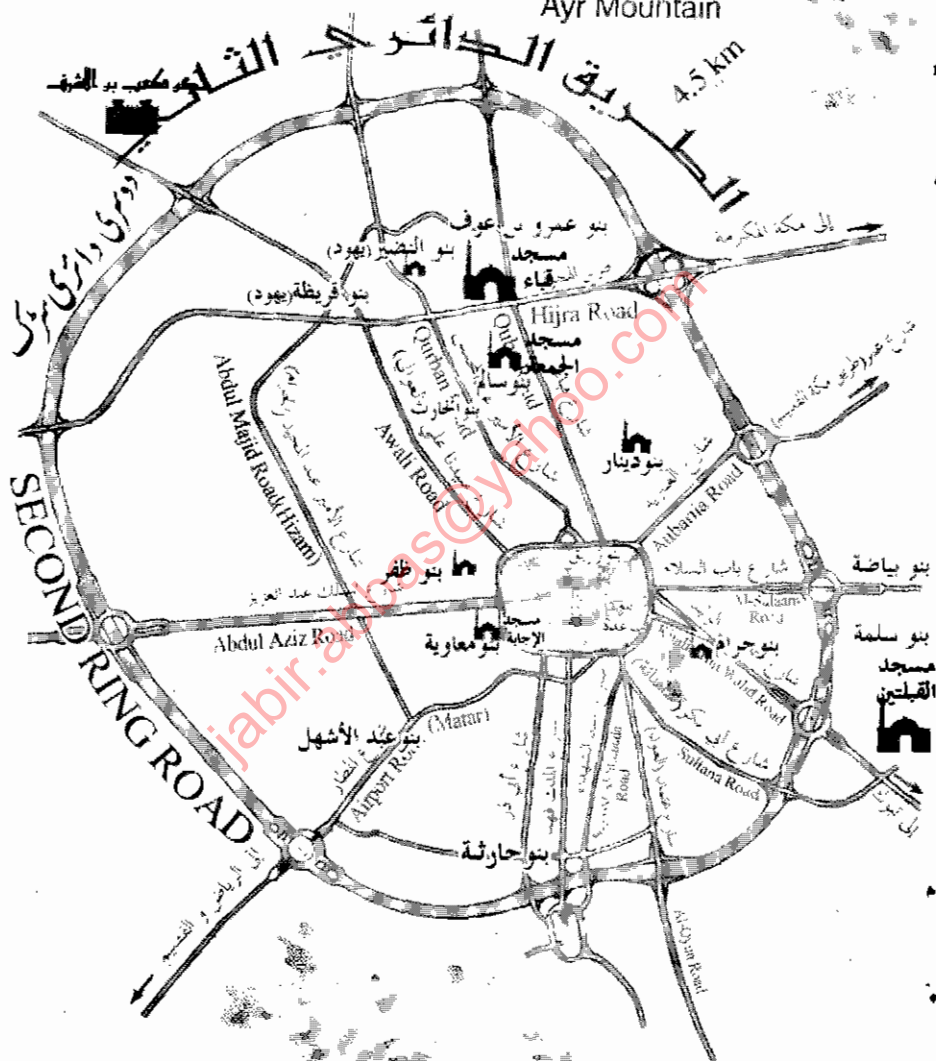


عَلَيْهِ السَّلَامُ

بالمدينة المنورة في عهد النبي

أحمد الجنوري حرره المدينة المنورة:

Ayr Mountain



جبل أحد

Uhud Mountain

بنو بياضہ (خزرجی)

ان کی آبادی حرہ غریبہ میں بنو سلمہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہاں سنگسار کیا گیا۔

☆ آنحضور ﷺ کی آمد سے قبل یہاں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔ جیسا کہ حضرت

عبدالرحمنؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کعب رضی اللہ عنہ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن

زارہ رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتے۔ میرے پوچھنے پر وجہ بتائی کہ انہوں نے بنو بياضہ کے

علاقے میں پہلا جمعہ پڑھایا تھا اور نمازیوں کی تعداد چالیس تھی۔ (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر ۱۰۶۹)

☆ غزوہ بنو مصطلق سے واپس آتے ہوئے عبداللہ ابن ابی منافق نے کہا:

عزت والا ذلیل کو مدینے سے نکال دیا۔ جب یہ منافق بنو بياضہ کی بستی میں پہنچا تو اُس

کے بیٹے نے تلوار سنت کر کہا: اللہ کی قسم نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر تو مدینے میں

داخل نہ ہوگا۔ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ تو ذلیل ہے یا اللہ کے رسول ﷺ۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اُسے مدینہ جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا کہ: میرے باپ کا

نفاق واضح ہو گیا ہے، اگر اجازت دیں تو قتل کر دوں، چونکہ مجھے گوارا نہیں کہ کوئی اور

اُسے قتل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر

سورہ منافقون نازل ہوئی۔

بنو عبد اللہ شہل

اوس کا مشہور قبیلہ ہے۔ اسلام کے لئے ان کی بڑی خدمات ہیں، اسی لئے بنو نجار

کے بعد فضیلت میں ان کا درجہ ہے۔ ان کی بستی حرہ شرقیہ میں بنو ظفر کے شمال مشرقی

جانب تھی۔



☆ تبلیغ اسلام کا حکیمانہ انداز: اوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنو عبد الاشہل کے چشم و چراغ تھے۔ ایک دن بڑے غضبناک ہو کر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت و تبلیغ سے روکنے کے لئے آئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذرا بیٹھ کر ہماری بات سُن لیں، اگر آپ کو اچھی لگے تو قبول کر لیں ورنہ ہم آپ کے علاقے سے چلے جائیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں تم نے اصول کی بات کی ہے۔ پھر آپ نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے انہیں قرآن کریم سنایا اور اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اور اپنے قبیلے میں واپس آ کر فرمایا: اے بنو عبد الاشہل: میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب ملا: تم ہمارے سردار ہو اور سردار زادے ہو اور ہم میں سب سے افضل رائے رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا: تمہارے مردوں اور عورتوں سے میری بول چال حرام ہے تا آنکہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے اسلام قبول کر لیا۔ سوائے ایک شخص اصیرم کے جو جنگ اُحد والے دن مسلمان ہوا اور شہید ہو گیا ابھی اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت زیادہ پا گیا۔

☆ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا۔

بنو ساعدہ

خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُن کی آبادی مسجد نبوی شریف کی شمال مغربی سمت تھی۔ اس میں ایک جگہ سقیفہ بنی ساعدہ تھی جس کا محل وقوع اب مسجد نبوی کی دوسری سعودی توسیعی عمارت سے ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر موجود باغیچہ میں ہے۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سقیفہ میں تشریف لائے، پانی پیا اور نماز پڑھی، صحابہ

بنو حارثة بنو ظفر

بنو مرة بنو عوف

بنو عبد الأشهل

بنو غنم

بنو جشم

بنو امرؤ القيس

بنو عمرو بن عوف

بنو معاوية

بنو وائف

بنو كلفة

بنو عمرو

بنو زعراء

بنو مرة الجعادرة

بنو عمر البيت

بنو مالك

بنو خطمة



کرام رحمہ اللہ بھی اس کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رحمہ اللہ یہاں جمع ہوئے اور حضرت ابو بکر رحمہ اللہ کو خلیفہ راشد منتخب کیا۔

☆ اسی سقیفہ کی شمالی جانب کچھ فاصلے پر بنو ساعدہ کا کنواں تھا جس کا تذکرہ احادیث شریفہ میں بر بضاعہ کے نام سے آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا پانی استعمال کیا۔

☆ بنو ساعدہ کے سربراہ حضرت سعد بن عبادہ رحمہ اللہ بڑے سخی اور بہادر تھے۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی۔

☆ حضرت ابو دجانہؓ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد میں ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی، اور انہوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے بنو ساعدہ کو انصار کے چار افضل قبائل میں شمار کیا۔

☆ بنو ساعدہ کی تین شاخیں درج ذیل ہیں: بنو عمرو بن ساعدہ، بنو ثعلبہ بن ساعدہ، بنو طریف بن ساعدہ

سقیفہ بنی ساعدہ

مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب ۲۰۶ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اب وہاں باغیچہ ہے، آنحضور ﷺ نے یہاں نماز ادا کی، آرام فرمایا اور پانی پیا۔ قبیلہ بنو ساعدہ کے صحابہ رحمہ اللہ کی مجلس یہیں تھی۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد مہاجرین و انصار کے ذمہ دار خلیفہ راشد کی تعیین کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے تو انصاری خطیب نے فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ألا أخبركم بخير دور الأنصار؟ قالوا: بلى يا رسول الله.
قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين
يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة.

صحح البعاري (رقم الحديث: ٥٣٠٠)

موقع سقيفة بني ساعدة ومكتبة الملك عبد العزيز
سقيفة بنو ساعدة اور كنگ عبد العزيز لاہور پر کا محل وقوع

②

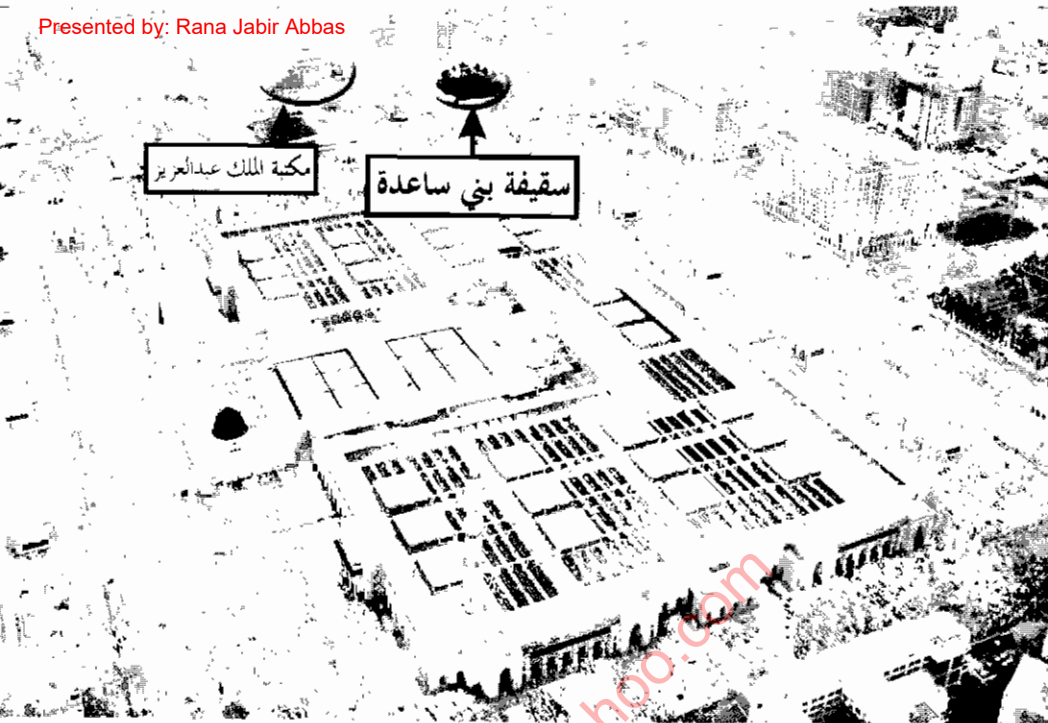
①

”ہم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہمیں انصار کے فضل و احسان کا اعتراف ہے، لیکن عربوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ قریش کے علاوہ کسی اور کی امارت قبول نہیں کریں گے لہذا امیر ہم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور اسکے وزراء آپ حضرات میں سے ہوں۔ میں اس مقصد کیلئے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نام پیش کرتا ہوں۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ ایمان قبول کرنے والے پہلے صحابی رسول ہیں، عمر میں بڑے ہیں، دو میں سے دوسرے ہیں (یار غار)، نبی اکرم ﷺ کی خلافت اور آپ لوگوں کے معاملات چلانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔“

انصاری خطیب نے فرمایا: ”پیغمبر اسلام ﷺ مہاجر تھے لہذا آپ کا خلیفہ بھی مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے مددگار تھے اب آپ کے خلیفہ کے مددگار (انصار) ہونگے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی تصدیق کی اور بیعت کیلئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بڑھایا تو ایک انصاری نے جلدی سے بیعت کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، دوسرے دن مسجد نبوی شریف میں بقیہ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم نے بیعت عمومی کی۔

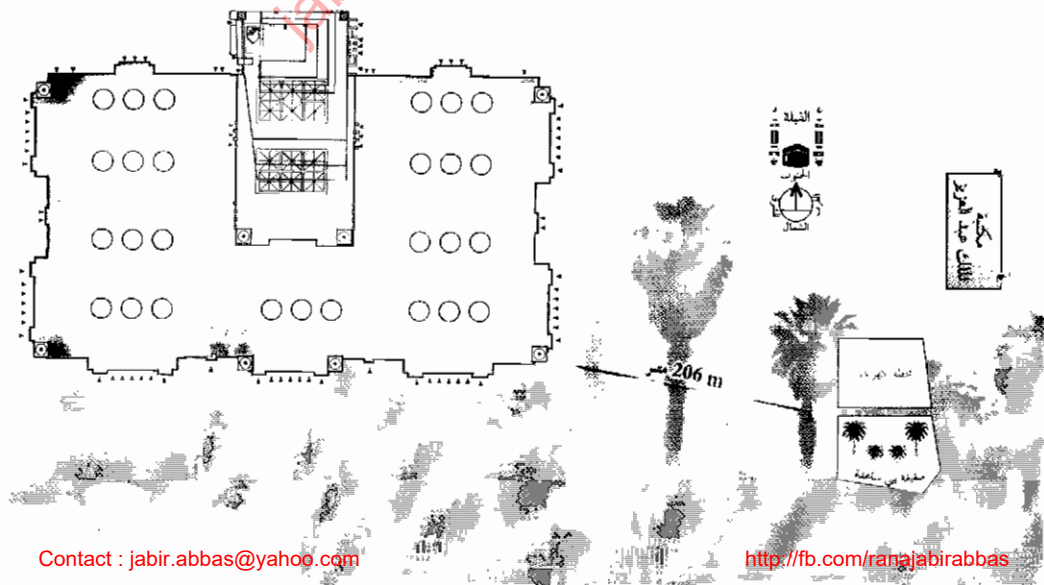


سقيفة بنو ساعدة کا مکمل وقوع

موقع سقيفة بني ساعدة

دوسری سعودی توسیع سے سقيفة بنو ساعدة کی جگہ

موقع السقيفة من توسعة المسجد النبوي



مدینہ منورہ کی وادیاں

وادی عقیق: طائف سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی ہے اور جاز کی طویل

ترین وادی ہے۔ راستہ میں اسکے نام نقیع، عقیق الحساء، اور عقیق ہیں۔ یہ وادی مقام غابہ (خلیل) پہنچ کر وادی بھان اور وادی قناتہ میں ضم ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ وادی عقیق کے دو میدان ہیں۔ ایک چھوٹا جس میں بُر عثمان ؓ اور مدینہ یونیورسٹی ہے دوسرا بڑا میدان جس میں ابیار علی ؓ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ہے: میرے اللہ نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ: اس مبارک وادی (عقیق) میں نماز ادا کر۔

یہ وادی اپنے میٹھے پانی، لطیف ہوا، نرم مٹی، اور زرخیز زمین کی وجہ سے ہمیشہ اعیان حکومت، اصحاب ثروت اور اہل ذوق کی توجہ کا مرکز رہی۔ حضرت عروہ بن زبیر ؓ، سعید بن عاص ؓ اور مروان بن حکم وغیرہ کے محلات و باغات یہیں تھے۔

وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا ہے

وہ سرسبز شاخیں خمیدہ خمیدہ

وہ شاداب سبزہ کھجوروں کے جھرمٹ

نہالان گلشن کشیدہ کشیدہ

وادی بھان: مدینہ منورہ کی مرکزی وادیوں میں سے ایک ہے۔ یہ قبا کے

مشرقی علاقے سے گذر کر مدینہ منورہ کے وسط میں مسجد غمامہ کے قریب پہنچتی ہے وہاں سے جبل سلع کے قریب مساجد فتح کے سامنے سے گذرتی ہوئی غابہ (خلیل) میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے تین نام ہیں۔ جہاں سے شروع ہوتی ہے ام عشر

صلیٰ علیٰ هذا الزاد المیزان

وادی عقیق پرترین کابل

وادی عقیق کا ایک منظر

جسر قدیم للقطار علی وادی عقیق

منظر من وادی عقیق

صلیٰ علیٰ هذا الزاد المیزان

کہلاتی ہے اس کا درمیانی حصہ قربان کہلاتا ہے، یہ وادی چونکہ مدینہ منورہ کی آبادی کے درمیان سے گذرتی تھی شاید اسی پس منظر میں مدینہ کی مرکزی آبادی کے قریب سے وادی کی گذرگاہ قربان کہلائی اور وہ علاقہ آج تک قربان کے نام سے متعارف ہے۔ جب یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے گذرتی ہے تو ابو جیدۃ کہلاتی ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بطحان جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔ (صحیح جامع صغیر ۷/۳) حکومت سعودیہ نے اس پر تین بند بنا کر اسے ڈیم کی شکل دیدی ہے نیز مدینہ منورہ میں اس کیلئے زیر زمین پختہ گزرگاہ بنادی گئی ہے تاکہ اس کے بہاؤ کے وقت گرد و پیش کی آبادی متاثر نہ ہو۔

وادی مذہب: یہ وادی بطحان کی ایک شاخ ہے جس کے کنارے بنو نضیر (یہودی) آباد تھے یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے تقریباً دس کیلومیٹر دور سے شروع ہو کر غابہ (خلیل) میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

وادی مہزور: یہ مدینہ منورہ کی مشرقی جانب سے شروع ہوتی ہے اور مختلف شاخوں میں تقسیم ہو کر عوالی کے قریب اکٹھی ہوتی ہوئی وادی مذہب میں جا ملتی ہے۔ پھر یہ دونوں وادی بطحان میں مل کر غابہ (خلیل) پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ بنو قریظہ (یہودی) عوالی میں وادی مہزور کے کنارے آباد تھے۔

وادی قنات: پانی کے بہاؤ کے اعتبار سے مدینہ منورہ کی سب سے بڑی وادی ہے جو طائف سے شروع ہو کر مدینہ منورہ کے قریب عاقول تک پہنچتی ہے اور حرہ شرقیہ کی شمالی جانب سے گذرتی ہوئی جبل رماۃ کے قریب پہنچ کر بالآخر غابہ

بطنان طو ترند نر ترند الیسنه

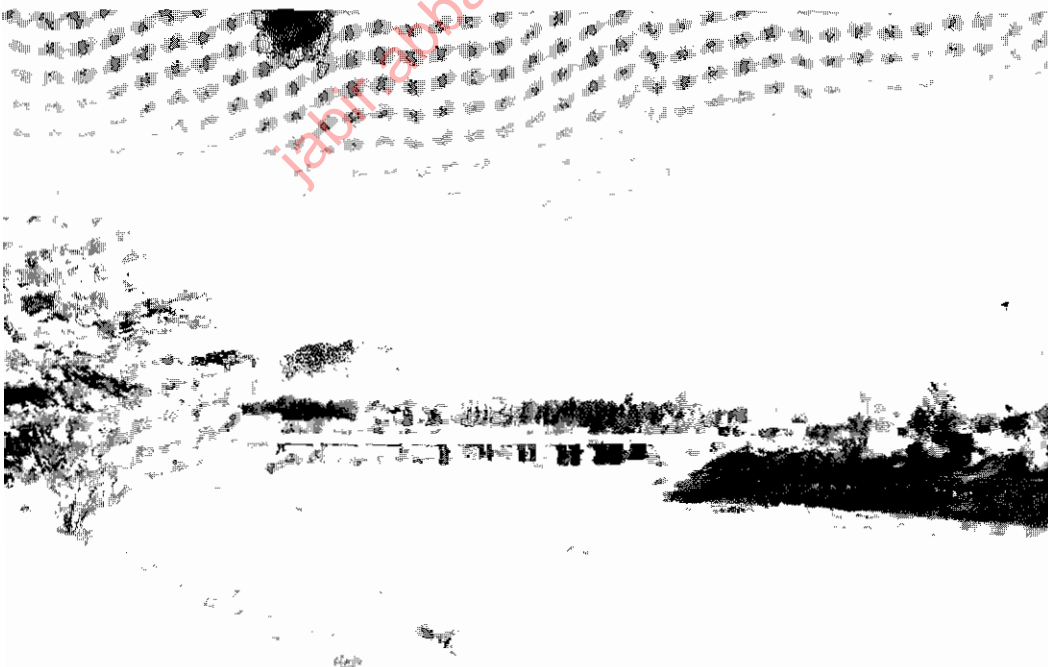


وادی بطحان ڈیم

سد وادی بطحان

جبل رماہ کے قریب وادی قنات کا منظر

منظر لجسر وادی قنات قرب جبل الرماہ



(خلیل) میں اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ اس کا نام وادی شظاۃ بھی ہے میدان اُحد سے پہلے اسکے جنوبی کنارے پر بنو حارثہ اور بنو عبد الاشہل کی آبادی تھی۔

حضرت حمزہؓ کی قبر کی منتقلی کا واقعہ: وادی قناتہ جبل رماۃ کے دونوں

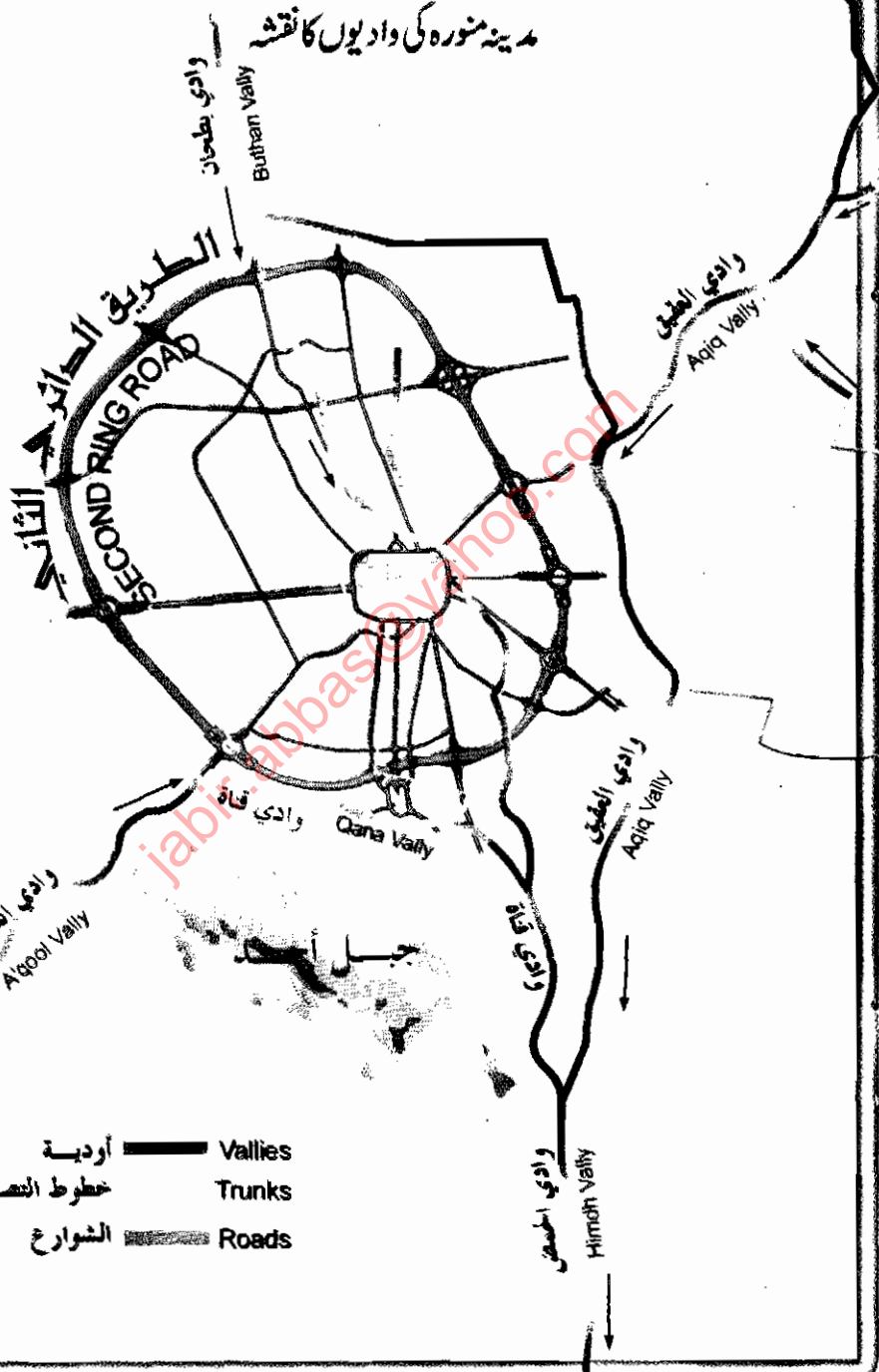
طرف سے یوں گذرتی تھی کہ جبل رماۃ اُسکے درمیان میں آجاتا۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ اور اُن کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کی قبور شریفہ وادی کے شمالی کنارہ پر تھیں۔ امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں وادی کا بہاؤ اتنا اونچا اور تیز تھا کہ قبور شریفہ متاثر ہونے کا خطرہ تھا، لہذا ان حضرات کے اجسام مبارکہ کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا جو آجکل قبرستان کی چار دیواری کے درمیان میں ہے، نیز بعض دیگر صحابہ کرامؓ کی قبور شریفہ کو بھی منتقل کیا گیا۔ وادی کی یہ شمالی شاخ ماضی قریب تک موجود تھی۔ حکومت سعودیہ نے اس کو بند کر دیا اور جنوبی شاخ کو باقی رکھا تاکہ موجودہ قبرستان سے وادی کو ممکنہ حد تک دور کر دیا جائے۔ نیز جبل رماۃ اور قبرستان کا درمیانی علاقہ زائرین کیلئے وسیع ہو جائے۔

عاقول ڈیم اور حجاز کی آگ

وادی عاقول اہالیان مدینہ منورہ کی اہم تفریح گاہ ہے، شارع مطار کے دوار سے ریاض روڈ پر تین کلومیٹر کے فاصلے پر دائیں طرف مڑیں تو مزید تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی عاقول اور ڈیم نظر آئے گا۔ بارش کے بعد وادی قناتہ بہتی ہے تو یہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور تاحد نظر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جسکی مقدار کروڑوں

رسم تقريبي للأودية الرئيسية بالمدينة المنورة
A MAP OF VALLIES IN MADINA MUNAWWARA

مدينة منورة کی وادیوں کا نقشہ



علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد وہ آگ ہے جو مدینہ منورہ کے ارد گرد سنہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی۔

علامہ قسطلانیؒ (جو اس آگ کے ظہور کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے) فرماتے ہیں: جمعہ کے روز دو پہر کے وقت یہ آگ نمودار ہوئی اور فضا اس کے دھوئیں سے کالی ہو گئی اور اندھیرا چھا گیا، رات کے وقت اس کے شعلے نظر آنے لگے، مدینہ منورہ کی جنوب مشرقی جانب یہ آگ ایک بڑے شہر کی طرح نظر آتی تھی پھر بنو قریظہ یہودیوں کے علاقہ کی طرف بڑھی پھر حرہ شرقیہ میں بڑھتی ہوئی وادی قناتہ میں بھڑکنے لگی جب وہ کسی پہاڑ اور چٹان سے گذرتی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیتی اسکے شعلے پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح محسوس ہوتے تھے، اور یہ پتھروں کو یوں دور پھینکتی تھی جیسے سمندر کی موجیں ہوں وہ یوں بڑھتی اور بھڑکتی تھی جیسے دریا میں طغیانی آگئی ہو اور اسکی آواز آسمانی بجلی کی گرج کڑک کی طرح تھی۔ وہ بڑے بڑے پتھروں کو بہاتی ہوئی لیجا رہی تھی جو وادی کے آخر میں جمع ہو گئے اور وادی پر ایک طبعی بند کی شکل بن گئی۔ بعد میں جب واوی میں پانی آیا تو یہاں رک گیا اور تاحد نظر پانی ہی پانی نظر آنے لگا پھر سنہ ۶۹۰ھ میں پانی کے دباؤ سے یہ بند ٹوٹ گیا اور وادی قناتہ اپنے طبعی انداز میں بہنے لگی۔

سعودی حکومت نے وادی قناتہ عاقول میں مختلف بند باندھ کر پانی کو ڈیم کی شکل دیدی ہے تاکہ یہ پانی زراعت میں استعمال ہو اور وادی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے مدینہ منورہ میں سیلاب کی شکل نہ بنے۔

(غابہ:) (جنگل) مدینہ منورہ کی شمالی سمت اور جبل احد کی مغربی جانب ایک جگہ ہے، جہاں گھنے درخت تھے، چونکہ تمام وادیوں کا پانی مدینہ منورہ سے گذر کر یہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اب وہاں ڈیم بنادیا گیا ہے تاکہ اس پانی سے استفادہ کیا جاسکے، آجکل یہ جگہ خلیل کہلاتی ہے جو مسجد نبوی شریف سے تقریباً بارہ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا منبر اسی جنگل کی لکڑی سے بنایا گیا۔
 ☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ملکیتی زمین بھی اسی علاقہ میں تھی۔
 ☆ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے بیس اونٹ یہاں پڑے تھے کہ عبدالرحمن فزاری کے لشکر نے حملہ کیا اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لے گیا۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے شامی ثنیۃ الوداع پر ایک آواز لگائی اور اکیلے ہی حملہ آوروں کا تعاقب کیا اور دشمن پر پتھر اور تیر برسائے تو وہ بھاگے، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے تعاقب جاری رکھا تا آنکہ مسلمان مکہ بھی پہنچ گئی اور دشمن اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر ۴۱۹۴ میں بھی ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنویں

مدینہ منورہ کے سات مشہور تاریخی کنویں درج ذیل ہیں۔ بئر عمن، بئر اریس، بئر خاتم، بئر بھتہ، بئر بضاعہ، بئر غرس، بئر رومہ، بئر عثمان، بئر حا۔

(بئر رومہ): (بئر عثمان ؓ) مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۳،۵ کیلو میٹر اور مسجد قبلتین سے ایک کیلو میٹر کے فاصلہ پر ازہری محلہ میں وادی عقیق کے کنارے واقع ہے۔ اور اب محکمہ زراعت کے تابع ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کا یہ بڑا کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا، جو لوگوں کو پینے کا پانی قیمتا مہنگا دیتا تھا۔ نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کیلئے بئر رومہ خریدے گا اسے جنت میں اس سے بہتر انعام ملے گا۔ حضرت عثمان ؓ نے آدھا کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ یہودی نے کہا: ایک دن آپ کا اور ایک دن میرا۔ حضرت عثمان ؓ والے دن مسلمان اپنی دودن ضرورت کا پانی بھر لیتے اور یہودی سے نہ خریدتے، وہ کہنے لگا: آپ نے تو میرا کاروبار خراب کر دیا۔ حضرت عثمان ؓ نے باقی نصف حصہ بھی خرید لیا، اور امیر، غریب و مسافر سب کیلئے وقف کر دیا۔ (تفصیل کیلئے۔ جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۶۹۹، ۳۸۰۳ سنن نسائی)

(بئر اریس): (بئر خاتم) مسجد قباء کے قریب مغربی جانب واقع تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر میں سرک کی توسیع کیلئے دفن کر دیا گیا۔ ایک دن نبی رحمت ﷺ نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بطور دربان کھڑے ہو گئے، تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ آئے اور حاضری کی اجازت مانگی۔

آپؐ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو فرمایا کہ: انہیں اجازت دید اور جنت کی بشارت سناؤ۔ وہ آ کر آپؐ کے دائیں طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ نے آ کر اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں بھی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ وہ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے اور اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: اجازت دید اور جنت کی بشارت سناؤ نیز بتادو کہ ان پر ایک بڑی آزمائش آئیگی، وہ آ کر سامنے بیٹھ گئے۔

☆ اس کنویں کو بئر خاتم (انگوٹھی والا کنواں) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی استعمال کی جو آپؐ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ اور پھر خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی کہ اچانک اس کنویں میں گر گئی۔ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۱)

(بئر حا:) مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کا باغ تھا، اس میں ایک کنواں تھا جو ماضی قریب تک موجود رہا۔ سنہ ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۴ء میں دوسری سعودی توسیع کے دوران مسجد میں شامل ہو گیا۔ اب اس کی جگہ باب ملک فہد نمبر ۲۱ میں داخل ہو کر چند میٹر کے فاصلہ پر بائیں طرف ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابو طلحہؓ کے زیادہ باغ تھے، مسجد نبوی کے سامنے بئر حا والا باغ انہیں بہت پسند تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لاتے اور بئر حا کا پانی نوش فرماتے، جب یہ آیت نازل ہوئی ”تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو“ [آل عمران: ۹۲]۔ تو حضرت ابو طلحہؓ نے اس فرمان الہی کے حوالے سے عرض کیا: آقا! بئر حا والا باغ جو مجھے زیادہ پسند ہے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ اسے جہاں مناسب سمجھیں

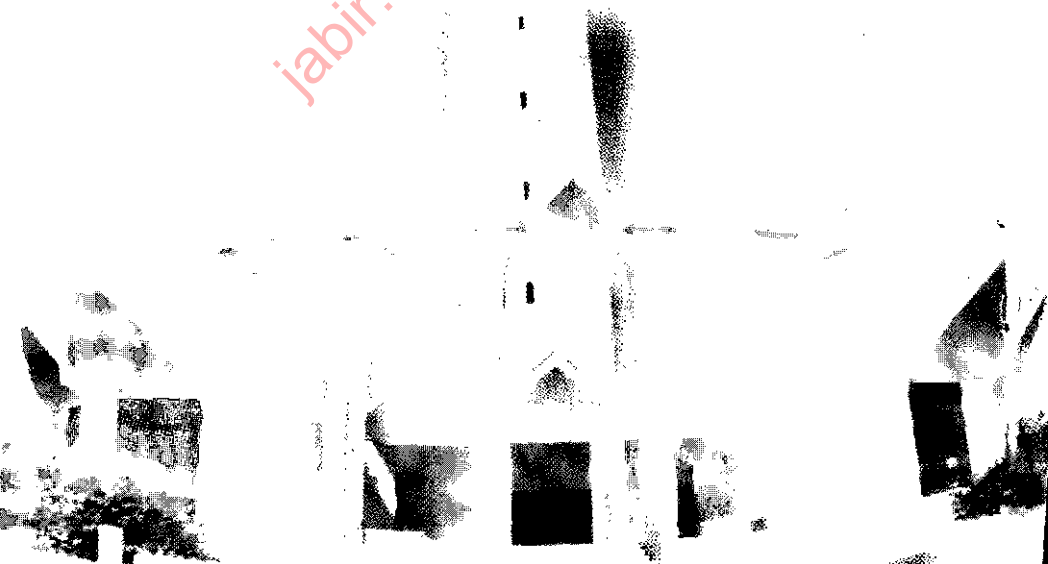
قصر عروہ

رسول رحمت ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی زمین عطا فرمائی اور یہ تحریر لکھ دی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اللہ کے رسول محمد ﷺ نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی یہ زمین عطا کی تاکہ وہ اسے آباد کرے۔“

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے تو فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ اس عطائے نبوی کو آباد کرو، جتنی زمین آباد کر لو وہ تمہاری ہے اور باقی زمین میں لوگوں میں تقسیم کر دوں گا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تم اللہ کے رسول ﷺ کا عطیہ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں یہ زمین اس شرط پر دی تھی کہ تم آباد کرو گے نہ اس لئے کہ تم اس پر قبضہ جمائے رکھو۔

الغرض جس زمین کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آباد نہ کر سکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اُن سے واپس لے کر مسلمانوں میں تقسیم کر دی۔ اور بُر عروہ کی جگہ کھڑے ہو کر فرمایا: یہ بڑی اچھی زمین ہے کون لینا چاہتا ہے؟ حضرت خوات بن جابر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مجھے دیدیں۔ آپؐ نے اُن کو دیدی۔

☆ سنہ ۴۱ھ میں حضرت عروہ بن زبیرؓ نے امیس سے کچھ جگہ خرید کر باغ لگایا اور بہت بڑا قلعہ نہاں بنا دیا جسکے آثار آج تک موجود ہیں۔



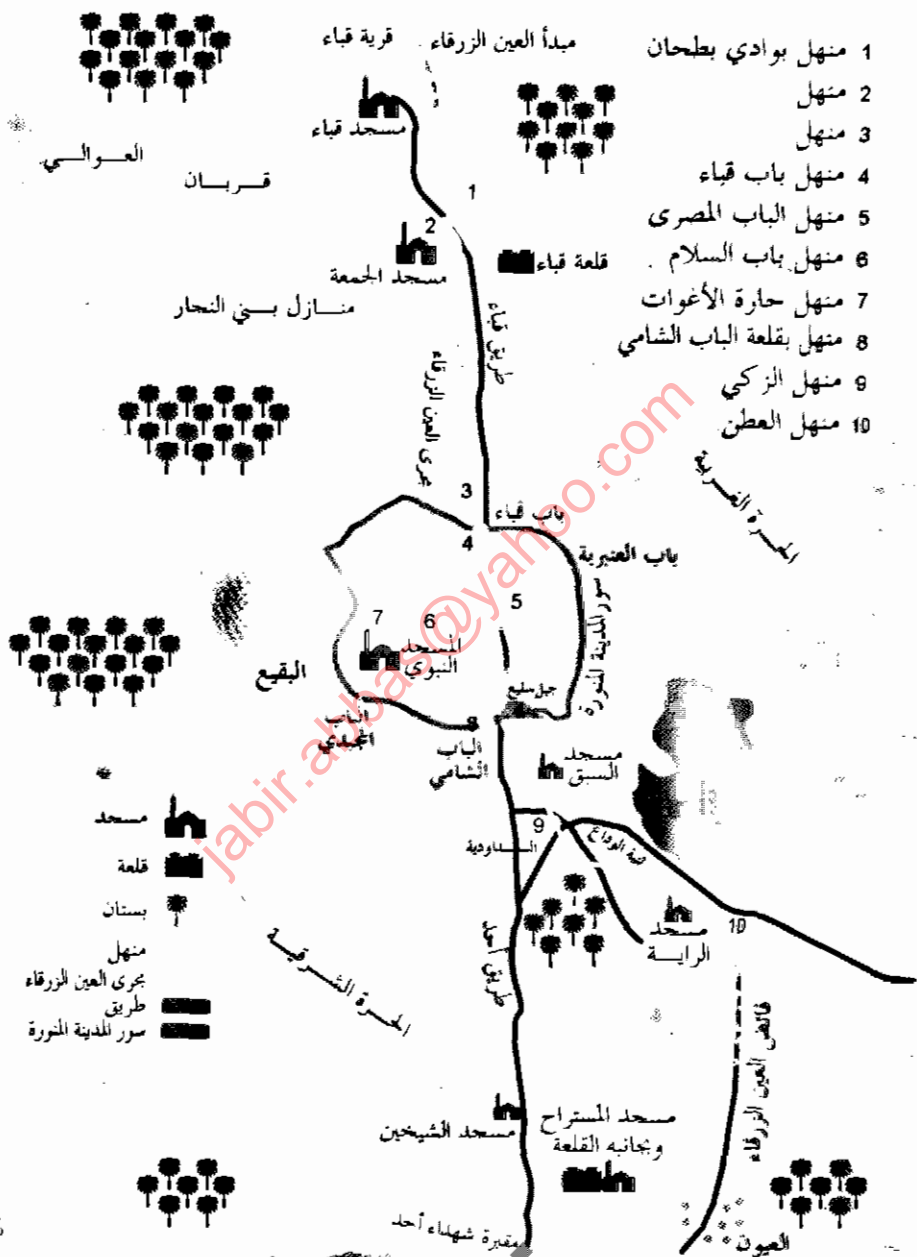
عین الزرقاء

مدینہ منورہ کے رہائشی کنوؤں کا پانی استعمال کرتے تھے، جب امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق میں آب رسانی کا جدید نظام قائم کیا تو مدینہ منورہ کے گورنر حضرت مروان کو لکھا کہ: مجھے حیا آتی ہے کہ دمشق کے باسیوں کو گھر کے قریب پانی میسر ہو اور مدینہ منورہ کے باسی دور دراز کنوؤں سے پانی لائیں، لہذا وہاں بھی آب رسانی کا بہتر نظام قائم کرو۔ مروان نے ماہرین کے مشورہ کے بعد قبا کے کنوؤں کو باہم ملایا اور اُنکے پانی کو ایک زیر زمین نہر میں جاری کیا جو قبا سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی، اور مختلف جگہ اُسے اس انداز سے کھولا کہ لوگ اپنی ضرورت کا پانی لے سکیں۔

یہ نہر چودھویں صدی کے وسط تک اہل مدینہ کو میراب کرتی رہی، ۱۳۳۹ھ میں ملک عبدالعزیز نے ایک ٹرانسمیٹیشن ڈیولپمنٹ کی جس نے اسکی مرمت کی اور پھر اس میں پائپ ڈال کر آب رسانی کے ایک جدید نظام کی بنیاد رکھی۔ تاآنکہ ہر گھر میں سرکاری پانی کا کنکیشن دیدیا گیا پھر پانی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر سمندری پانی کو صاف کر کے اس میں ملا دیا، اب محکمہ آب رسانی نے مختلف علاقوں میں میٹینکیاں بنادی ہیں جہاں سے پانی سپلائی ہوتا ہے۔ سب سے بڑی اور خوبصورت ٹینکی قبا میں ہے جسکی بلندی ۹۰ میٹر ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

رسم تقريبي لمحجر العين الزرقاء وما حولها سنة ١٣٥٤هـ



أحمد إلياس

۱	اسپینی	۲	البانی	۳	انڈونیشی	۴	انگریزی
۵	اُنگلو	۶	اردو	۷	اُرومی	۸	ایغوری
۹	پشتو	۱۰	بروہی	۱۱	بنگالی	۱۲	بوسنی
۱۳	برمی	۱۴	تغالو	۱۵	تامیلی	۱۶	ترکی
۱۷	تھائی لینڈی	۱۸	زولو	۱۹	صومالی	۲۰	چینی
۲۱	فارسی	۲۲	فرنسی	۲۳	قازاقی	۲۴	کشمیری
۲۵	کوری	۲۶	مقدونی	۲۷	ملنیاری	۲۸	ہوسا
۲۹	یوربا	۳۰	یونانی	۳۱	ایرانونی	۳۲	روسی
۳۳	عجری	۳۴	جرمن	۳۵	مندری	۳۶	شیشوا
۳۷	امازینی	۳۸	پرتگالی	۳۹	ویتنامی	۴۰	امہری

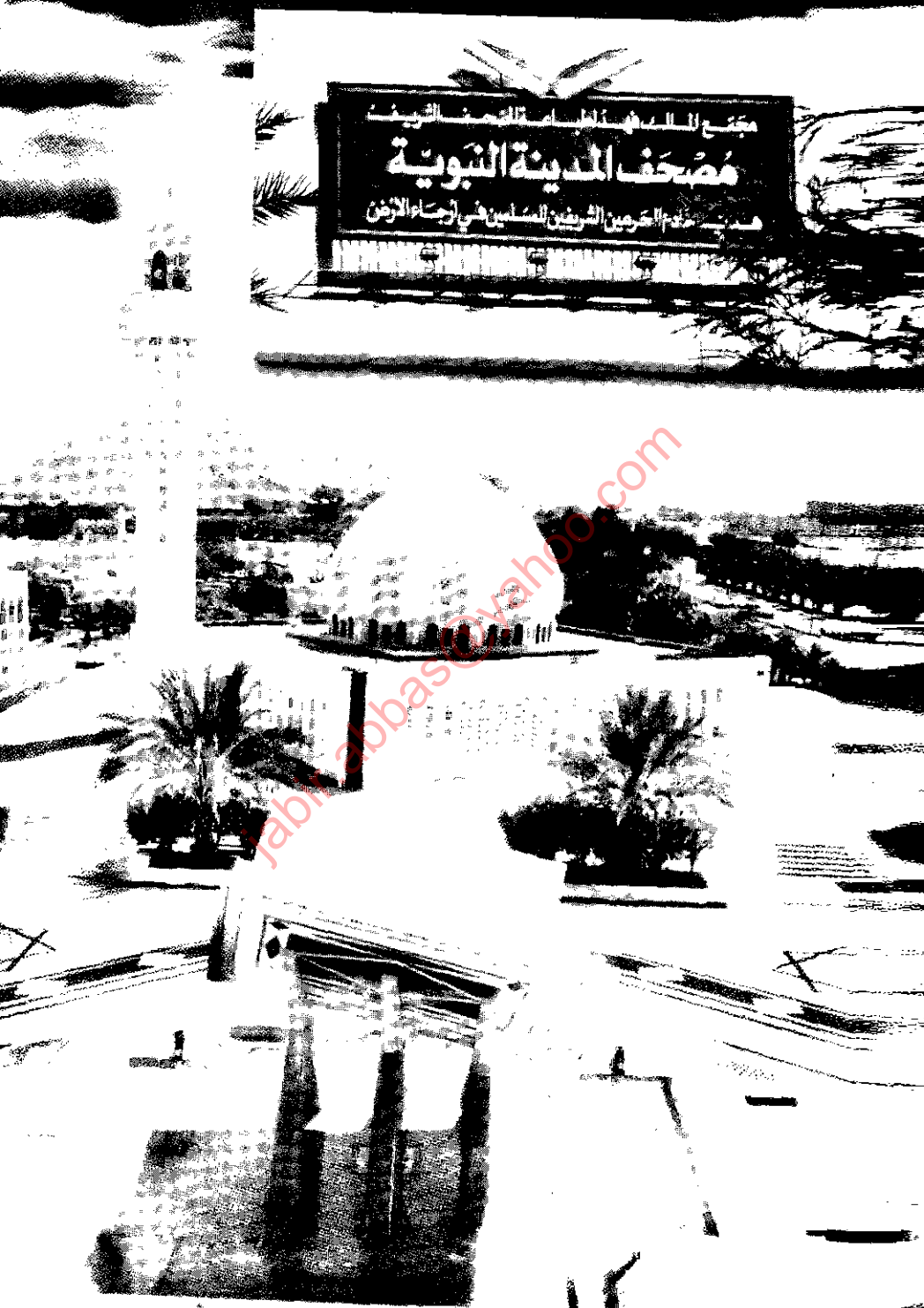
☆ جمع میں ملازمین کی تعداد تقریباً ۷۰۰ ہے، اس کا رقبہ دولاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جس میں مسجد، دفاتر، رہائش، سٹور، مارکیٹ، ڈسپنسری اور لائبریری وغیرہ ہیں۔

☆ جمع میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں قرآن کریم، سیرۃ و سنت اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:

www.qurancomplex.org - www.qurancomplex.net

ای میل : kfcphq@qurancomplex.org

ص ب ۶۲۶۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۶۱۵۶۰۰ ، فیکس ۸۶۱۵۵۲۵



رنگ روڈ اور ۷۰ کیلو میٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کیلو میٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہر روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل و حرکت کو آسان بنا دیا ہے اور تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام و علماء امت ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابو بکر صدیق ﷺ، شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروق ﷺ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورین ﷺ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضیٰ ﷺ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولید ﷺ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداء ﷺ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۴۳ کیلو میٹر لمبی شارع ہجرہ اور بنج کو ملانے کیلئے ۷۳ کیلو میٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کیلو میٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں ان سے لمبی اور تنگ تھیں۔ ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی، بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔

<http://fb.com/ranajabirabbas>



مسجد نبوی شریف کی لائبریری

سنہ ۱۳۵۲ھ میں یہ لائبریری قائم ہوئی اور شیخ احمد یاسین خیاری (متوفی ۱۳۸۰ھ) اس کے پہلے نگران مقرر ہوئے، سنہ ۱۳۹۹ھ میں اسے مسجد نبوی شریف کی شمالی سمت باب عمر ؓ سے متصل ہال میں منتقل کر دیا گیا، مسجد نبوی شریف کی دوسری سعودی توسیع کے بعد اب یہ لائبریری مسجد کے درمیان میں آچکی ہے دوسری سعودی توسیع کے ایک دروازہ کا نام باب عمر ؓ رکھ دیا گیا ہے لہذا لائبریری سے متصل اس دروازہ کو باب عمر ؓ قدیم کہا جاتا ہے، مسجد کی توسیع کے ساتھ ہی لائبریری کو بھی وسعت دی گئی جو سات مطالعہ ہالوں پر مشتمل ہے اور اس میں ساٹھ ہزار سے زائد مطبوعہ کتب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا اور دوسرا مطالعہ ہال باب عمر ؓ قدیم سے متصل ہے پہلے ہال میں علوم حدیث اور دوسرے ہال میں علوم تفسیر سے متعلقہ کتب ہیں، باب عثمان ؓ قدیم سے متصل تین ہالوں میں سے تیسرا ہال اصول فقہ اور فقہ کی کتب پر مشتمل ہے جو مذہب حنفی مذہب مالکی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے عنوانات کے تحت مرتب ہیں، چوتھا ہال تاریخی کتب اور پانچواں ہال مخطوطات پر مشتمل ہے، ۲۲ نمبر دروازے کے قریب تہہ خانہ میں رسائل و مجلات کی لائبریری ہے جبکہ ۲۹ نمبر دروازہ سے متصل خواتین کی لائبریری ہے۔

مسجد نبوی شریف کی لائبریری صبح ۳۰، ۷ سے شام ۹ بجے تک مسلسل کھلی رہتی

ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ میں دو لاکھ سے زائد افراد نے اس سے استفادہ کیا۔

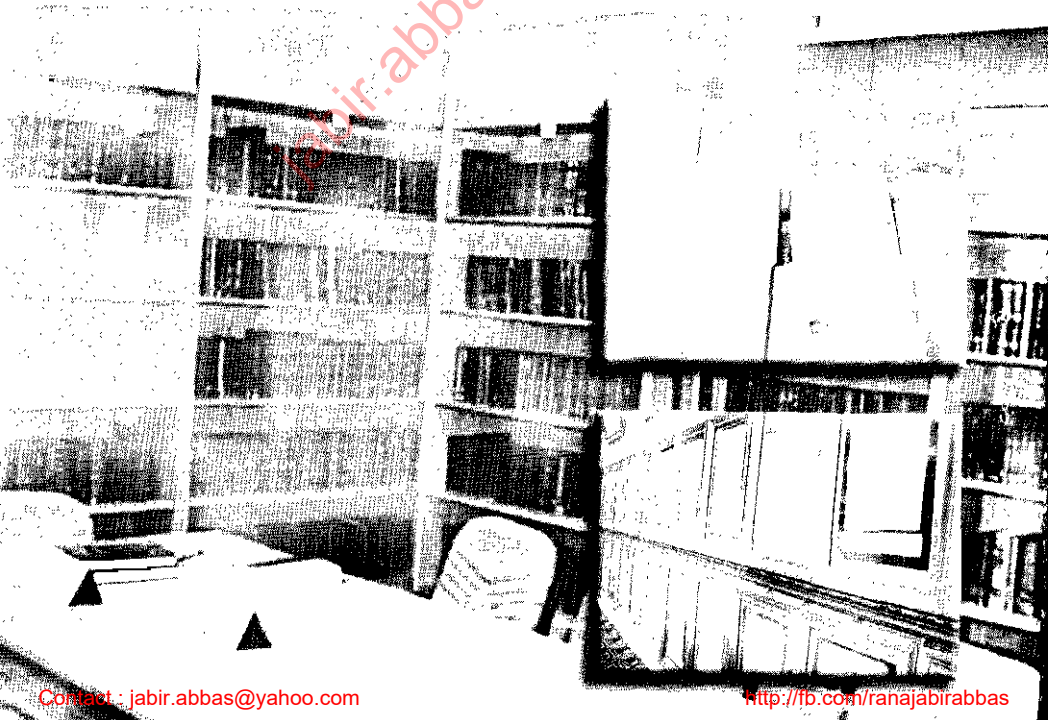


مسجد نبوی شریف کی لائبریری

مکتبۃ المسجد النبوی الشریف

مسجد نبوی شریف کی لائبریری

مکتبۃ المسجد النبوی الشریف



ملک عبدالعزیز لاہیری

ملک عبدالعزیز لاہیری مدینہ منورہ کی بڑی لاہیری ہے جس کا نظم و نسق سعودی وزارت مذہبی امور کے سپرد ہے۔ اسمیں بہت سی مطبوع کتابوں کے علاوہ مخطوطات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ فیصل مرحوم نے ۱۳۹۳/۱/۳ھ - ۱۹۷۳/۲/۷ء میں اسکا سنگ بنیاد رکھا، پھر ۱۴۰۳/۱/۱۶ھ - ۱۹۸۲/۱۱/۲ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکا افتتاح کیا۔

یہ لاہیری مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب مناخہ روڈ پر واقع ہے، اسکی چار منزلیں ہیں، جو شعبہ قرآن کریم، شعبہ مطبوعات، شعبہ مخطوطات، شعبہ برائے خواتین اور کانفرنس ہال وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اسمیں قرآن کریم کے ۸۷۸ مخطوط نسخے موجود ہیں جن میں قدیم ترین دو نسخے سنہ ۲۸۸ھ اور سنہ ۵۴۹ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ عام مخطوط کتب کی تعداد ۱۳۰۰۰ ہے جنکی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے، جبکہ نادر مطبوعہ کتابوں کے لئے ایک ہال مخصوص کیا گیا ہے جنکی تعداد ۲۵۰۰۰ ہے اور دیگر مطبوعہ کتب ۴۰۰۰۰ سے متجاوز ہیں، اس لاہیری میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات اور علمی مجلات کو جمع کرنے کا بھی اہتمام ہے۔

اس لاہیری کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں مدینہ منورہ کی

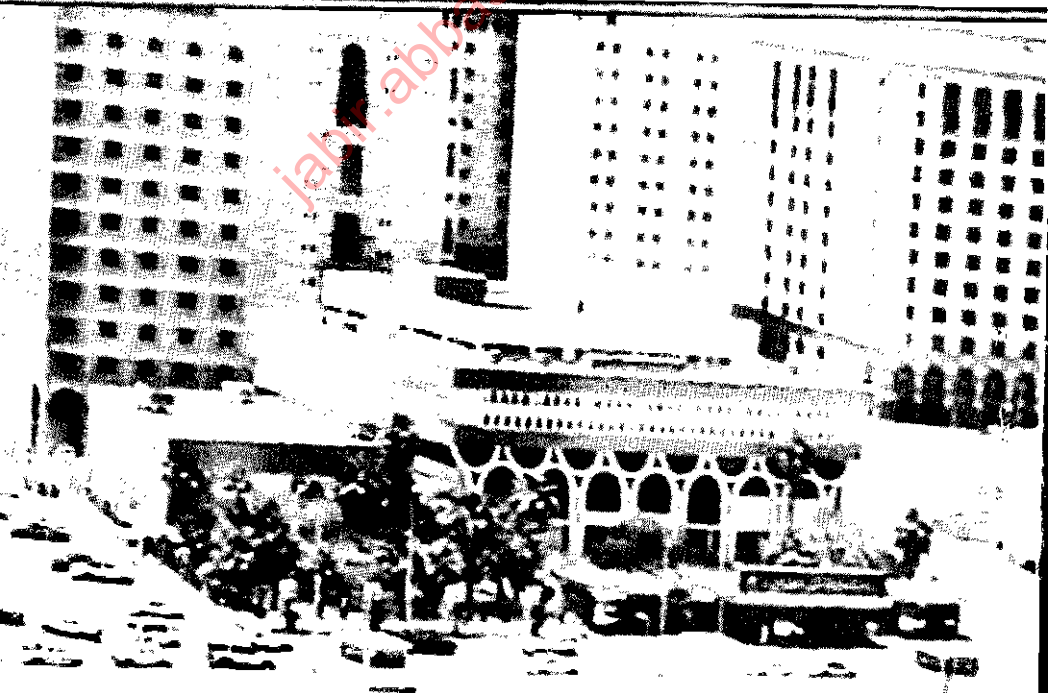


عيدگاه (منامہ)

ساحه مصلى العيد (المنامه)

کنگ عبدالعزیز لائبریری

مکتبہ الملک عبدالعزیز



بہت سی قدیم و جدید لائبریریوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جنہیں عارف حکمت لائبریری، محمودیہ لائبریری، مدینہ منورہ کی پبلک لائبریری اور مدرسہ احسان، مدرسہ ساقزی، مدرسہ شفاء، مدرسہ عرفانیہ، مدرسہ قازانیہ، مدرسہ کیلی ناظری، اور رباط سیدنا عثمان ؓ رباط جبرت، رباط قرہ باش، رباط بشیر آغا، اور مدینہ منورہ کے بعض علماء کی لائبریریاں شامل ہیں۔

یہ لائبریری صبح و شام کھلتی ہے۔ مطالعہ کے علاوہ اہم مضامین کی فوٹو کاپی کرنے کی سہولت بھی موجود ہے نیز یہاں مختلف اوقات میں علمی اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

فون: ۸۲۲۵۹۳۸ ، فیکس: ۸۲۳۲۱۲۶ ، پوسٹ بکس نمبر ۶۲۳۳۲ مدینہ منورہ



کنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اسکا سنگ بنیاد ۱۶/۱/۱۴۰۳ھ - ۲/۱۱/۱۹۸۲ء کو رکھا۔ اور ۲/۶/۱۴۰۵ھ - ۳۰/۱۰/۱۹۸۴ء کو اسکا افتتاح کیا۔ یہ ادارہ وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں سرگرم عمل ہے۔ اسکے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

- ۱- قرآن کریم کی طباعت و اشاعت
 - ۲- مشہور قراء کرام کی آواز میں قرآن کریم کی ریکارڈنگ
 - ۳- قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کی اشاعت
 - ۴- علوم قرآن پر ریسرچ و تحقیق
 - ۵- سیرۃ و سنت نبویہ شریفہ پر تحقیقی کام
 - ۶- اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اسکی اشاعت
 - ۷- اندرون و بیرون مملکت حسب ضرورت ادارہ کی مطبوعات کی فراہمی
 - ۸- مجمع کی مطبوعات کو انٹرنیٹ پر متعارف کرانا
- اس مجمع میں سالانہ مختلف قسم کے دس ملین سے زیادہ نسخے چھپتے ہیں جو ہدیہ تقسیم کیے جاتے ہیں البتہ ایک مخصوص مقدار فروخت کے لئے بھی چھاپی جاتی ہے۔ ابھی تک بیس مختلف سائزوں میں قرآن کریم چھپ چکے ہیں جبکہ چھ مختلف آوازوں میں اسکی ریکارڈنگ بھی مکمل ہو گئی ہے جو کہ آڈیو کیسٹ اور سی ڈی پر دستیاب ہیں۔ ابھی تک مجمع نے درج ذیل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کیے ہیں:

۱	اسپینی	۲	البانی	۳	انڈونیشی	۴	انگریزی
۵	اُنگو	۶	اردو	۷	اُردو	۸	ایغوری
۹	پشتو	۱۰	بروی	۱۱	بنگالی	۱۲	بوسنی
۱۳	برمی	۱۴	تغالو	۱۵	تامیلی	۱۶	ترکی
۱۷	تھائی لینڈی	۱۸	زولو	۱۹	صومالی	۲۰	چینی
۲۱	فارسی	۲۲	فرنسی	۲۳	قازاقی	۲۴	کشمیری
۲۵	کوری	۲۶	مقدونی	۲۷	ملنیاری	۲۸	ہوسا
۲۹	یوربا	۳۰	یونانی	۳۱	ایرانوی	۳۲	روسی
۳۳	غجری	۳۴	جرمن	۳۵	مندری	۳۶	شیشوا
۳۷	امازنشی	۳۸	پرتگالی	۳۹	ویتنامی	۴۰	امہری

☆ جمع میں ملازمین کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے، اس کا رقبہ دو لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جس میں مسجد، وفاتر، رہائش، سٹور، مارکیٹ، ڈسپنسری اور لائبریری وغیرہ ہیں۔

☆ جمع میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں قرآن کریم، سیرۃ وسنت اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:

www.qurancomplex.org - www.qurancomplex.net

ای میل : kfcphq@qurancomplex.org

ص.ب. ۲۴۲۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۶۱۵۲۰۰ ، فیکس ۸۶۱۵۵۲۵



جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی)

سنہ ۱۳۸۱ھ میں وادی عقیق کے کنارہ پر یہ یونیورسٹی قائم ہوئی جس میں بی اے کی سطح پر پانچ تخصصی شعبے ہیں: کلیۃ القرآن الکریم - کلیۃ الحدیث الشریف - کلیۃ الشریعہ - کلیۃ الدعوة و اصول الدین - کلیۃ لغۃ عربیہ - اس مرحلہ میں اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے والوں کو ایم اے اور پی ایچ ڈی میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے ماتحت ایک مڈل اور میٹرک سکول ہے نیز عربی سکھانے کا ایک شعبہ اور دارالحدیث مدینہ منورہ، دارالحدیث مکہ مکرمہ بھی ہیں۔

یہاں تقریباً ۱۳۸ ملکوں کے چھ ہزار طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں جنکی سالانہ آمدورفت کے اخراجات، رہائش، علاج اور نصابی کتب یونیورسٹی کے ذمہ ہیں بلکہ انہیں معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ میں نمائش کتب کا سالانہ اہتمام ہوتا ہے نیز اندرون و بیرون ملک مختلف تربیتی پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن سے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے ہیں، جامعہ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتب شائع کی ہیں اور مملکت سعودیہ کے سوسالہ جشن میں بھی شرکت کی ہے۔ (طیۃ والملک ص ۷۵-۷۷)

ای میل: 0(iu@ill.edu.sa) ویب سائٹ: www.iu.edu.sa

پوسٹ بکس نمبر ۱۷، مدینہ منورہ، فون و فیکس ۸۴۷۲۴۱۷

قانون قسمة ممتلكات فرقته مملوكة لقسمة ممتلكات فرقته
وغيره من الممتلكات (لا رجوع اليها) لقسمة ممتلكات فرقته

جامعہ اسلامیہ کابینہ گیت

مدیر جامعہ کادفتر

مدخل الجامعة الإسلامية

إدارة الجامعة الإسلامية



مرکز تحقیقات - مدینہ منورہ

یہ ادارہ مدینہ منورہ سے متعلق معلومات کو مختلف مصادر و مراکز سے جمع کرتا ہے اور تحقیق و ریسرچ کے بعد انہیں نشر و اشاعت کیلئے تیار کرتا ہے نیز اسکے تحقیقی کام کو ویب سائٹ سے منسلک کر دیا گیا ہے تاکہ مدینہ منورہ پر تحقیقی کام کرنے والے اُس سے استفادہ کر سکیں۔

ابھی تک اس مرکز نے سی ڈی پر مختلف پروگرام تیار کئے ہیں اور بعض تحقیقی کتابیں شائع کی ہیں جنہیں فیروز آبادی کی ”المغانم المطابة فى معالم طابة“ سرفہرست ہے یہاں سے ایک سہ ماہی تحقیقی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے مرکز نے مدینہ منورہ کے تین تاریخی ماڈل تیار کئے ہیں:

۱- قدیم فیصل (دیوار) کے درمیان مدینہ منورہ کے خذ و خال (ماڈل کا سائز: $۸.۵ \times ۵.۵ = ۴۵$ مربع میٹر ہے۔

۲- ا: شارع ملک فیصل کے درمیان ترقیاتی سکیم سے قبل مدینہ منورہ کا منظر۔
ماڈل کا سائز $۳ \times ۴ = ۱۲$ مربع میٹر ہے۔

ب: ترقیاتی سکیم کی تکمیل کے بعد کا منظر $۳ \times ۴ = ۱۲$ مربع میٹر ہے۔

مزید تفصیل کیلئے ویب سائٹ: www.almadinah.org

ای میل: info@almadinah.org

ص.ب ۳۶۲۲، مدینہ منورہ، فون ۸۲۷۰۵۶۱، فیکس ۸۲۲۶۲۸۵

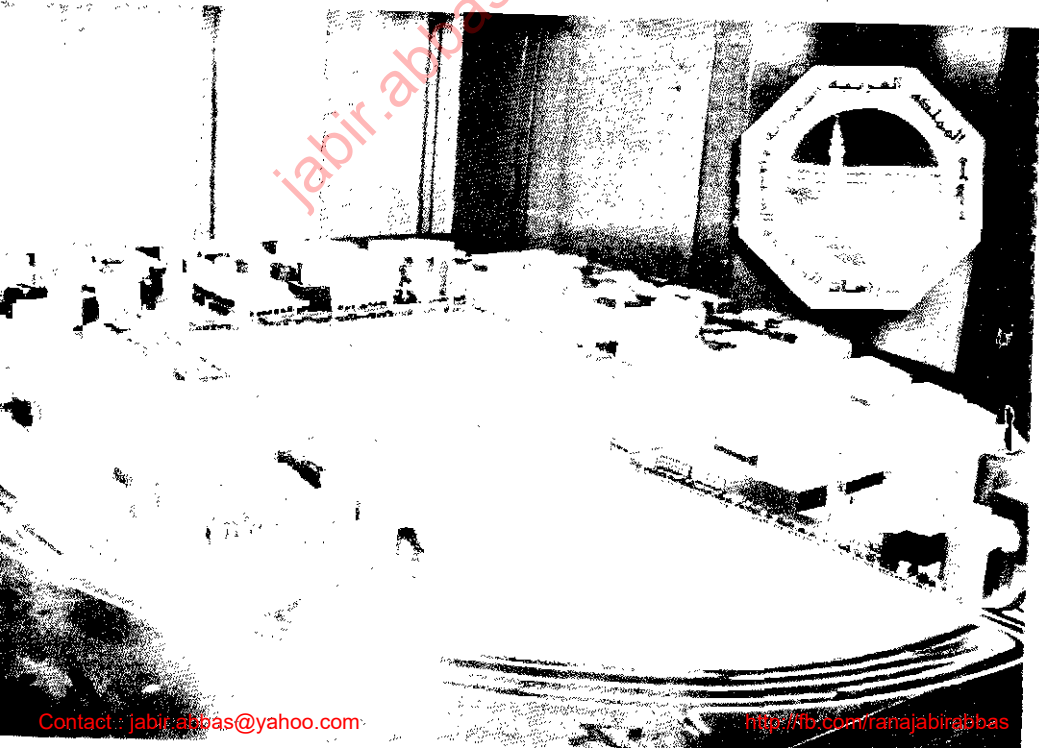


مدينة منورة كاماؤل (قديم منظر)

جانب من مجسم المدينة المنورة (منظر قديم)

تعمير وترقي کے بعد منطقہ مرکزی کاماؤل

مجسم المنطقة المركزية بعد التطوير



مدینہ منورہ، ترقیاتی پروگرام

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز - حفظہ اللہ - نے فرمایا:

☆ حرمین شریفین اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی ترقی کیلئے میں جو کچھ کر سکتا ہوں اس میں ایک لمحہ بھی تردد نہیں کروں گا۔

☆ ان شاء اللہ ہم اسلام، مسلمانوں، بیت اللہ اور مسجد نبوی شریف کی خدمت کرتے رہیں گے۔

☆ آج مدینۃ الرسول ﷺ میں یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جب سے میں نے اپنے وطن عزیز کا اقتدار سنبھالا ہے اس دن سے میری شدید خواہش تھی کہ میں اپنے لئے صاحب الجلالہ کی بجائے خادم حرمین شریفین کا لقب اپناؤں جو کہ میرے لئے باعث شرف ہے۔

☆ حکومت سعودیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے کہ جب تک اللہ کو منظور ہے طواف اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے حرمین شریفین پاک صاف رہیں اور ہر اس چیز سے دور رہیں جو حج و عمرہ اور صحیح عبادت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

خادم حرمین شریفین - حفظہ اللہ - نے مدینہ منورہ کی ترقیاتی سکیموں کو آگے بڑھا کر اپنے ان اقوال کو عملی جامہ پہنایا، مسجد نبوی شریف کی تعمیر و توسیع، تاریخی مساجد کی تعمیر و ترمیم، بقیع شریف کی توسیع، منطقہ مرکزیہ کی تنظیم نو اور سڑکوں کا جال اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے۔ پہلی رنگ روڈ کی تنظیم و توسیع، ۲۷ کیلو میٹر لمبی دوسری

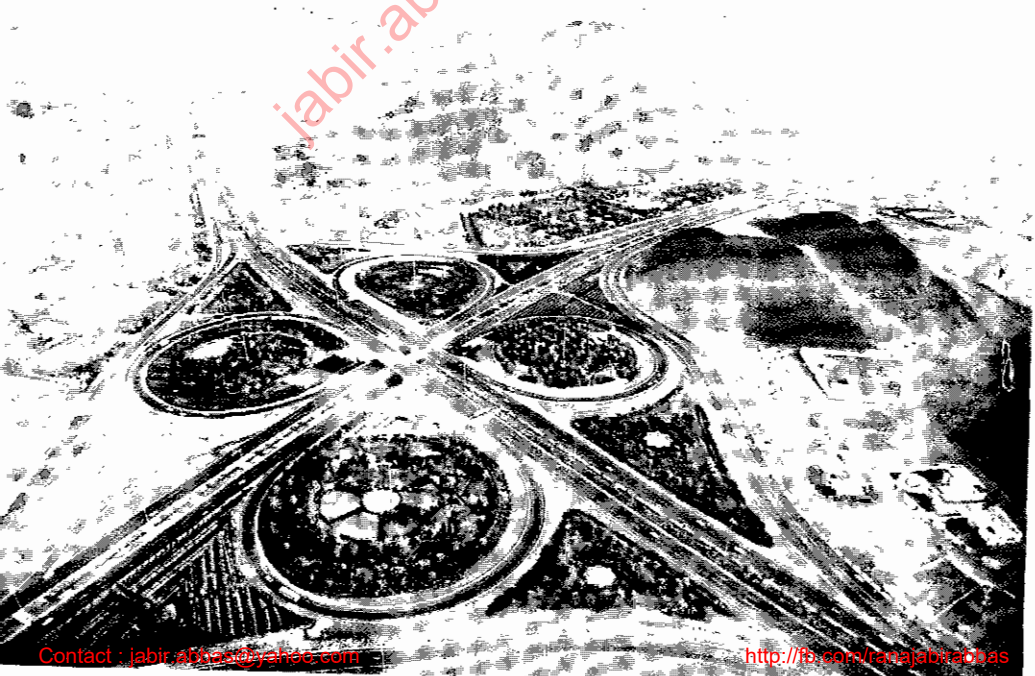


منظر للمدينة المنورة سنة ١٣٢٠هـ

منظر للمدينة المنورة سنة ١٣٢٠هـ

منظر للمدينة المنورة بعد التطوير

منظر للمدينة المنورة بعد التطوير



رنگ روڈ اور ۷۰ کیلو میٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کیلو میٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہد روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل و حرکت کو آسان بنا دیا ہے اور تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام و علماء امت ؓ کی طرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابو بکر صدیق ؓ، شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروق ؓ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورین ؓ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضیٰ ؓ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولید ؓ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداء ؓ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۴۳ کیلو میٹر لمبی شارع جہرہ اور بینع کو ملانے کیلئے ۱۷۳ کیلو میٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کیلو میٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں ان سے لمبی اور تنگ تھیں۔

ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی، بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔



اهم مصادر ومراجع

١. القرآن الكريم
٢. آثار المدينة المنورة . عبد القدوس الأنصاري (ت: ١٢٠٣هـ)
٣. أخبار مدينة الرسول ﷺ محمد محمود بن النجار (ت: ١٢٣٣هـ)
٤. أسبوع العناية بالمساجد ١٢١٣هـ، وزارة الأوقاف
٥. الاستبصار في معرفة الصحابة من الأنصار . ابن قدامة المقدسي
٦. تاريخ المدينة المنورة . عمر بن شبة النميري (ت: ٢٢٢هـ)
٧. تاريخ معالم المدينة المنورة قديماً وحديثاً . أحمد ياسين البخاري (ت: ١٣٨٠هـ)
٨. تحقيق النصرة بتلخيص معالم دار الهجرة . زين الدين المراغي (ت: ١٣٨٠هـ)
٩. التعريف بما آتت الهجرة من معالم دار الهجرة . محمد المطري (ت: ١٤٢١هـ)
١٠. تفسير القرطبي . أبو عبد الله محمد القرطبي (ت: ٢٨١هـ)
١١. تفسير الطبري . أبو جعفر محمد بن جرير الطبري (ت: ٣١٠هـ)
١٢. تفسير القرآن العظيم . عماد الدين إسماعيل بن كثير (ت: ٧٤٣هـ)
١٣. الجامع لأبي عيسى الترمذي . (ت: ٢٤٩هـ)
١٤. الجامع الصحيح . أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري (ت: ٢٥٦هـ)
١٥. جوامع السيرة النبوية ابن حزم (ت: ٢٢٥هـ)
١٦. الجواهر الثمينة في محاسن المدينة محمد كبريت الحسيني (ت: ١٠٤٠هـ)
١٧. خلاصة الوفاء نور الدين السهودي (ت: ٩١١هـ)
١٨. الجامع الصحيح . أبو الحسين مسلم بن الحجاج (ت: ٢٦١هـ)

١٩. دليل الإنجازات السنوى ١٤٠٩ هـ. وزارة الحج والأوقاف
٢٠. السنن لأبى داود السجستاني. (ت: ٢٤٥ هـ)
٢١. السنن لأبى عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه. (ت: ٢٤٣ هـ)
٢٢. السيرة النبوية أبو محمد عبدالملك بن هشام
٢٣. الطبقات الكبرى محمد بن سعد (ت: ٢٣٠ هـ)
٢٤. عمدة الأخبار في مدينة المختار. أحمد بن عبدالحميد العباسي (ت: القرن الحادى عشر الهجرى)
٢٥. فتح البارى. الحافظ ابن حجر العسقلاني (ت: ٨٥٢ هـ)
٢٦. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد نور الدين الهيتمي (ت: ٨٠٤ هـ)
٢٧. مجموع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية
٢٨. المدينة المنورة بين الماضى والحاضر. إبراهيم العياشى (ت: ١٢٠٠ هـ)
٢٩. المدينة المنورة تطورها العمراني. صالح لمعى مصطفى
٣٠. المدينة المنورة في رحلة العياشى أبو سالم عبدالله العياشى
٣١. مرآة الحرمين الشريفين. إبراهيم رفعت باشا (ت: ١٣٥٣ هـ)
٣٢. المساجد الأثرية في المدينة النبوية. د/ محمد إلياس عبدالغنى
٣٣. المسند الإمام أحمد بن حنبل
٣٤. المغامم المطابة في معالم طابة. مجد الدين محمد الفيروز آبادى (ت: ٨١٤ هـ)
٣٥. وصف المدينة المنورة. علي بن موسى الأفتدى
٣٦. وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ نور الدين علي السمهودى (ت: ٨١١ هـ)
٣٧. هذه بلادنا. وزارة الإعلام ١٣٠٩ هـ

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳	بقیع شریف (نقشہ اور فضائی منظر).....	۵	مقدمہ.....
۱۶	طیبہ، طابہ.....	۷	مدینہ منورہ کے نام.....
۱۶	مدنی کھجور کی فضیلت.....	۸	مدینہ منورہ کی حدود (جدید نقشہ).....
۱۸	مدنی مٹی کی فضیلت.....	۱۰	مشرقی محلہ (تقریبی نقشہ).....
۱۸	مدینہ منورہ میں ظلم کی سخت سزا.....	۱۰	مغربی محلہ.....
۱۹	مدینہ منورہ کا قدیم نقشہ.....	۱۰	جبل عیر، جبل ثور.....
۲۰	مدینہ منورہ میں دجال نہ آئے گا.....	۱۱	مدینہ منورہ کیلئے آقا ﷺ کی دعا.....
۲۰	دجال کی بابت مفصل حدیث.....	۱۳	مدینہ منورہ میں رہنے کی فضیلت.....
		۱۴	مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت.....

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد

۳۸	تدفین کا واقعہ.....	۲۴	مسجد نبوی شریف کی فضیلت و آداب.....
۳۴-۳۰	مسجد نبوی شریف کے مختلف مناظر.....	۲۶	مسجد نبوی شریف کی تعمیر و توسیع.....
۳۶	مسجد قباء (نقشہ اور تصویر).....	۲۸	مسجد نبوی شریف کے مینار.....
۳۶	قبیلہ بنو عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ.....	۳۰	دوسری سعودی توسیع کی بابت معلومات.....
۳۸	مسجد دار سعد رضی اللہ عنہ (نقشہ اور تصویر).....	۳۲	ریاض الجنہ (نقشہ اور تصویر).....
۳۸	قوت ایمانی کا حسین مظاہرہ.....	۳۲	منبر کی فضیلت.....
۵۰	مسجد جمعہ (تصویر).....	۳۲	ستون حنّانہ.....
۵۰	قبیلہ بنو سالم رضی اللہ عنہ.....	۳۳	ستون عاکثرہ رضی اللہ عنہ.....
۵۲	مسجد عثمان رضی اللہ عنہ (موقع محل اور تصویر).....	۳۴	ستون ابی لبابہ رضی اللہ عنہ.....
۵۲	مسجد بنی انیف رضی اللہ عنہ (تصویر).....	۳۶	حجرہ شریفہ (نقشہ).....
۵۴	مسجد سقیّا (تصویر).....		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۰	ثنیۃ الوداع (موقع محل)	۵۴	سقا کنواں
۸۲	مسجد شیعین (تصویر)	۵۶	عید گاہ (مفصل نقشہ)
۸۲	مسجد مستراح (تصویر)	۵۸	مسجد غمامہ (تصویر)
۸۲	قبیلہ بنو حارثہ رضی اللہ عنہم	۵۸	مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ (تصویر)
۸۶	احد پہاڑ اور اسکی فضیلت (تصویر)	۵۸	مسجد عمر رضی اللہ عنہ (تصویر)
۸۶	تیر اندازوں کا پہاڑ (تصویر)	۶۰	مسجد علی رضی اللہ عنہ (تصویر)
۸۸	جنگ احد (نقشہ)	۶۰	غزوہ بنو قینقاع
۹۰	مسجد فح (تصویر)	۶۲	مسجد عثمان و مسجد بلال رضی اللہ عنہما بابت لوٹ
۹۰	شہداء احد کا قبرستان (تصویر)	۶۴	مسجد قبلتین (تصویر)
۹۲	غزوہ حراء والاسد	۶۴	قبیلہ بنو سلمہ رضی اللہ عنہم
۹۴	مسجد رایہ (تصویر)	۶۶	مسجد ابوذر رضی اللہ عنہ (تصویر)
۹۴	ذباب پہاڑی (تصویر)	۶۶	مسجد بنو نزار رضی اللہ عنہم (تصویر)
۹۴	خندق کی کھدائی (نقشہ خندق)	۶۸	مسجد اجابہ (نقشہ اور تصویر)
۹۶	جنگ خندق	۶۸	قبیلہ بنو معادیہ رضی اللہ عنہم
۹۸	سلع پہاڑ (تصویر)	۷۰	مسجد بنو ظفر (موقع محل)
۱۰۰	مساجد فتح (سید) (تصاویر)	۷۰	قبیلہ بنو ظفر رضی اللہ عنہم
۱۰۲	مسجد بنو حرام (تصویر)	۷۲	مسجد فضح (موقع محل)
۱۰۲	قبیلہ بنو حرام رضی اللہ عنہم	۷۲	غزوہ بنو نضیر
۱۰۴	مسجد بنی قریظہ (قدیم تصویر)	۷۴	کعب بن اشرف یہودی کا قلعہ (تصویر)
۱۰۴	غزوہ بنی قریظہ	۷۷	جُرف
۱۰۶	مسجد میقات (تصویر)	۷۸	مسجد سبق (موقع محل اور تصویر)
۱۰۸	مسجد منارتین (تصویر)	۷۸	قبیلہ بنو زریق رضی اللہ عنہم (موقع محل)
۱۰۸	بیداء	۷۸	ہشام

صفحہ

عنوان

صفحہ

عنوان

انصار کے بعض قبائل

۱۱۳	۱۰۹	بنو نجار رحمہ اللہ
۱۱۴	۱۱۰	بنو حارث رحمہ اللہ
۱۱۴	۱۱۱	انصار کی بستیوں کا محل وقوع (نقشہ)
۱۱۵	۱۱۲	بنو یاسفہ رحمہ اللہ
۱۱۶	۱۱۲	بنو عبد الاشہل رحمہ اللہ

مدینہ منورہ کی بعض وادیاں

۱۲۳	۱۲۰	وادی عقیق (تصویر)
۱۲۳	۱۲۰	وادی بطحان (تصویر)
۱۲۵	۱۲۲	وادی مذنب
۱۲۶	۱۲۲	وادی مہرور
۱۲۹	۱۲۲	وادی قناتہ (تصویر)

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنوئیں

۱۳۲	۱۳۰	بئر عثمان رحمہ اللہ (بئر رومہ)
۱۳۶	۱۳۰	بئر خاتم (بئر اریس)
۱۳۷	۱۳۱	بئر حاء
۱۳۷	۱۳۲	بئر بضاعہ

مدینہ منورہ کے اہم اسلامی مراکز

۱۳۸	۱۳۸	مسجد نبوی میں لائبریری (تصویر)
۱۵۰	۱۴۰	کنگ عبدالعزیز لائبریری (تصویر)
۱۵۳	۱۴۳	کنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس (تصویر)
۱۶۰-۱۵۴	۱۴۶	جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) (تصویر)

اپنے بچوں کی معلومات کیلئے یہ الیکٹرونک کاپی بنائی
طالب دہما